سونے والے رب کو سجدہ کر کے سو

کیا خبر اُٹھے نہ اُٹھے صبح کو

نمازی بننے کا نسخہ

ابو المدنی
حافظ حفیظ الرحمن قادری رضوی

- فضائل نماز
- باجماعت نماز کے فضائل
- قضاء نمازیں ادا کرنے کا طریقہ
- فضائل نوافل
- فرائض و شرائط نماز
- وُضو کے دوران پڑھی جانے والی دُعائیں
- وسوسوں کی حقیقت اور علاج
- خُطباتِ جمعہ، عیدین اور نکاح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نمازی بننے کا نسخہ

ابوالمدنی حافظ محمد حفیظ الرحمٰن قادری

مسلم کتابوی
دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور
042-7225605

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

الصلوٰۃ والسّلام علیٰ رسولہ الکریم۔

حافظ صاحب مدظلہ کے تمام مطبوعہ وغیر مطبوعہ
بیانات کے جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

نام کتاب	نمازی بننے کا نسخہ
موضوع	مسائل نماز
بیانات	ابوالمدنی حافظ محمد حفیظ الرحمٰن قادری لاہور (ایم۔اے)
ترتیب	محمد زاہد عطاری 0321-9226463
صفحات	160
کمپوزنگ ڈیزائننگ	محمد یاسر عطاری 0344-4195144
پروف ریڈنگ	علامہ حافظ محمد عمیر عطاری قادری اویسی
بائنڈنگ	خرم بک بائنڈر سردار چیل چوک 0300/9495094
تاریخ اشاعت	یکم ربیع الاول ۱۴۳۱ھ، 16۔فروری 2010ء
ہدیہ	80 روپے

ملنے کا پتہ:

مسلم کتابوی

دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہو

رفون نمبر # 042-7225605

marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	حمد باری تعالیٰ	6
2	نعت رسول مقبول ﷺ	7
3	مولا سے اپنے ملتا ہے بندہ نماز میں	8
4	انتساب	9
5	مصنف کے حالات	12
6	تقریظ جلیل ۔از علامہ عبد الغفور ہزاروی	17
7	تقریظ جلیل ۔از علامہ عمیر عطاری	19
8	مقدمہ	22
9	نماز کی اہمیت	24
10	ارکان اسلام	24
11	نماز کی حقیقت	28
12	نماز کے بعد سلام کرنے کی حکمت	31
13	انسان افضل ہے کہ کتا؟	37
14	عیسائی پادری مسلمان ہو گیا	39
15	مرزائی مسلمان ہو گیا	40
16	مرزائیوں اور قادیانیوں سے سوال	40
17	مومن جھوٹا نہیں ہو سکتا	41
18	پرچہ آؤٹ کر دیا	44
19	نماز کو بوجھ مت سمجھو	45
19	بے نمازی کی سزا	47

marfat.com

20	زندگی کی قضاء نمازیں ادا کرنے کا طریقہ	52
21	نماز با جماعت ادا کرنے کے فضائل	53
22	اچھوں کے ساتھ بروں کا سودا	58
23	بقایا رکعتیں ادا کرنے کا طریقہ	58
24	مسجد کی بددعا	61
25	دعوت اسلامی کا مقصد	64
26	نمازی بننے کے نسخہ جات	66
27	نسخہ نمبر 1	67
28	نسخہ نمبر 2	69
29	نسخہ نمبر 3	73
30	نسخہ نمبر 4	80
31	نسخہ نمبر 5	82
32	برائیوں سے بچنے کا نسخہ	83
33	شرائط نماز کا مفصل بیان	86
34	غسل کے فرائض وشرائط	88
35	وضو کے فرائض اور مسنون طریقہ	91
36	مسواک کرنے کا مسنون طریقہ	94
37	سنت پر عمل کرنے کا جذبہ	96
38	وضو کے دوران پڑھی جانے والی دعائیں	97
39	نواقص وضو	100
40	معذور کون	102

marfat.com

41	وسوسوں کی حقیقت	103
42	وسوسوں کا علاج	106
43	وسوسے آنے پر شکریہ ادا کرنا	109
44	وسوسے کا ایمان پر اثر	109
45	شیطان کو کیوں بنایا گیا	111
46	تقویٰ اور فتویٰ میں فرق	114
47	میت کو غسل کیسے دیا جائے	116
48	تیمم کا بیان اور طریقہ	119
49	شرائط نماز	120
50	قیام کے دوران احتیاطیں	130
51	نبی علیہ السلام کو اپنے جیسا مت سمجھو	132
52	سورج مغرب سے نکل آیا	133
53	سجدہ سہو کا طریقہ	146
54	نفل نماز کا بیان	148
55	صلوٰۃ التسبیح	151
56	خطبہ جمعہ	153
57	خطبہ عیدین	155
58	خطبہ نکاح	159

marfat.com

حمد باری تعالیٰ

گناہوں کی عادت چھڑا میرے مولیٰ
مجھے نیک انسان بنا میرے مولیٰ
میری سابقہ ہر خطا میرے مولیٰ
تو رحمت سے اپنی مٹا میرے مولیٰ
تو قدرت سے اپنی بدل نیکیوں سے
ہر اک میری لغزش خطاء میرے مولیٰ
جو تجھ کو جو تیرے نبی کو پسند ہے
مجھے ایسا بندہ بنا میرے مولیٰ
تو مطلوب میرا میں طالب ہوں تیرا
مجھے دے دے اپنی وِلا میرے مولیٰ
تجھے تو خبر ہے میں کتنا برا ہوں
تو عیبوں کو میرے چھپا میرے مولیٰ
تو لے گا عدل سے اگر کام اپنے
میں ہوں مستحق نار کا میرے مولیٰ
جو رحمت تیری شامل حال ہو تو
ٹھکانہ ہے جنت میرا میرے مولیٰ
ہیں کعبہ پہ نظریں عبیدرضا کی
ہو پوری میری ہر دعا میرے مولیٰ
گناہوں کی عادت چھڑا میرے مولیٰ
مجھے نیک انسان بنا میرے مولیٰ

marfat.com

نعت شریف

اللہ اللہ شاہ کونین جلالت تیری
فرش کیا عرش پہ جاری ہے حکومت تیری
تیرے انداز یہ کہتے ہیں کہ خالق کو تیری
سب حسینوں میں پسند آئی صورت تیری
دیکھنے والے کہا کرتے ہیں اللہ اللہ
یاد آتا ہے خدا دیکھ کہ صورت تیری
تو ہی مِلک خدا مُلک خدا کا مالک
راج تیرا ہے زمانے میں حکومت تیری
موت آ جائے مگر آئے نہ دل کو آرام
دم نکل جائے مگر نکلے نہ الفت تیری
مجمع حشر میں گھبرائی ہوئی پھرتی ہے
ڈھونڈنے نکلی ہے مجرم کو شفاعت تیری
ہم نے مانا کہ گناہوں کی نہیں حد لیکن
تو ہے ان کا تو حسن تیری ہے جنت تیری

☆☆☆

marfat.com

مولیٰ سے اپنے ملتا ہے بندہ نماز میں

مولیٰ سے اپنے ملتا ہے بندہ نماز میں
اٹھ جاتا ہے جدائی کا پردہ نماز میں

آ پہنچا خاص اپنے شہنشاہ کے حضور
جب بندہ ہاتھ باندھ کہ آیا نماز میں

کیا جانے تو رکوع و سجود و قیود کو
ہے کن حقیقتوں کا اشارہ نماز میں

تن کی صفائی حق کی رضا دل کی روشنی
اے بندے خوبیاں نہیں کیا کیا نماز میں

پڑھ پڑھ کہ تو نماز دعا صدق دل سے مانگ
مقصود کیا ہے جو نہیں ملتا نماز میں

مت کر قضاء نماز سر پہ کھڑی ہے قضاء
سن مالک قضاء کا تقاضا نماز میں

گر قبر کی اندھیری سے ڈرتا ہے پڑھ نماز
ہے ظلمت لحد کا اجالا نماز میں

رکھتا ہے سر بلند انہیں پاک و بے نیاز
ہے جن کا سر نیاز سے جھکتا نماز میں

بیدلؔ نماز کیوں نہ ہو معراج مومنین
پاتا عروج و قرب ہے بندہ نماز میں

☆☆☆

marfat.com

انتساب

بیت المقدس کی پاک سرزمین پر اللہ عزوجل کے ایک ولی کی بارگاہ میں ایک یہودی حاضر ہوتا ہے اور کہنے لگا کہ میں نے سنا ہے کہ مسلمانوں کی کتاب قرآن مجید کے حافظ بھی ہوتے ہیں۔ اگر مجھے قرآن پاک حفظ ہو جائے تو میں 27 افراد کے کنبے کا سربراہ ہوں۔ ہم سارے کے سارے مسلمان ہو جائیں گے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا تم مسلمان ہو جاؤ اور محنت کرو جلدی حافظ بن جاؤ گے۔ کہنے لگا نہیں مجھے ابھی حفظ ہونا چاہیے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ کلمہ پڑھو اور اللہ عزوجل کے نام سے قرآن پاک پڑھنا شروع کردو۔ اس نومسلم نے قرآن پاک زبانی پڑھنا شروع کیا اور ساڑھے چار گھنٹوں میں پورا قرآن پاک سنا دیا۔

اس ناچیز نے بھی BSc کے بعد قرآن پاک حفظ کرنا شروع کر دیا۔ یاد نہیں ہوتا تھا۔ انہیں کی بارگاہ میں عرض کی گئی۔ میرے اوپر بھی نگاہ فرمائیں۔ میں بھی حافظ بن جاؤں ۔ ارشاد فرمانے لگے اللہ عزوجل نے مجھے یہ طاقت عطا فرمائی ہے۔ کہ میں کہہ دوں تو تم حافظ بن جاؤ گے۔ لیکن قیامت کے روز جب تم نے ان حفاظ کرام جنہوں نے محنت کر کے حفظ کیا ہوگا پر انعام واکرام کی بارش ہوتی دیکھو گے تو مجھ سے شکایت کرو گے کہ آپ نے مجھے اس سعادت سے محروم کیوں کیا۔ لہٰذا میں تمہیں بتا دینا چاہتا ہوں کہ لوح محفوظ پر تمہارا نام حافظوں کی لسٹ میں درج کر دیا گیا ہے۔ محنت کرو حافظ بن جاؤ گے۔

یک زمانہ صحبت با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

اللہ عزوجل کے دوست کی صحبت میں ایک پل گزارنا سو سالہ بے ریا عبادت سے اس لئے افضل ہے کہ جو یقین کی دولت ان بزرگوں کی صحبت میں بیٹھ کر نصیب

marfat.com

ہوتی ہے۔ وہ عبادت وریاضت سے ہرگز حاصل نہیں ہوتی۔

یہ وہی بزرگ ہیں جنہوں نے میرے اعمال کی خبر رکھی اور جہاں غلطی کرتا چاہے تنہائی میں یا دوست احباب کے درمیان بتادیتے کہ تم نے فلاں کام غلط کیا ہے۔ معافی مانگو۔ اس طرح یقین کی دولت ایسی پیدا ہوئی کہ اگر ایک نیک بندہ میرے احوال سے واقف ہے۔ تو جو اس کا بھی خالق ہے اس سے میرا کون سا عمل پوشیدہ ہوسکتا ہے۔ بس اس یقین نے میری زندگی کا رخ تبدیل کردیا۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ آپ اتنے بڑے بزرگ اور میرے جیسے بدکار کی طرف اتنی کرم نوازی کیسے ہوئی تو فرمانے لگے کہ حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے میری ڈیوٹی لگائی ہے۔

ایسا ولی کامل جو رمضان المبارک میں تریسٹھ قرآن پاک ختم کرتا ہو۔ اور ایک پل میں لاہور اور دوسرے لمحے میں بیت المقدس کی سرزمین اور پھر جنہوں نے اپنے پردہ فرمانے کا وقت پہلے ہی ارشاد فرمادیا کہ دن پیر کا ہوگا اور ربیع الاول کی بارہ تاریخ ہوگی۔ ہم اس دنیا فانی سے کوچ کرجائیں گے۔ اور ایسا ہی ہوا۔

جب ان سے حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کا مقام پوچھا گیا۔ تو فرمانے لگے کہ جب کسی ملک کا سربراہ آئے تو سڑک کے کناروں پر پولیس والے کھڑے ہوتے ہیں۔ تو فرمانے لگے کہ اگر تم داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو سربراہ سمجھو تو میں ان کے راستے کا ایک پہرہ دار ہوں۔

یہ شان ہے خدمت گاروں کی ۔۔۔ سردار کا عالم کیا ہوگا

هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ۔ (الرحمٰن: پارہ ۲۷)

ترجمہ کنزالایمان: نیکی کا بدلہ کیا ہے مگر نیکی

بدکار سیاہ کار اس احسان عظیم کا بدلہ تو نہیں ادا کرسکتا۔ البتہ اپنی تحریر کردہ کتاب (نمازی بننے کا نسخہ) کی نسبت انہیں بزرگوں اور قبلہ سید ابوالبرکات سید احمد شاہ صاحب، مفتی عزیز احمد بدایونی، علامہ احمد حسن نوری رحمہم اللہ کی طرف کرتا ہوں اور

marfat.com

خاص الخاص حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کہ جن کا فیض صرف پاکستان میں ہی نہیں بلکہ پورے عالم پر موجود ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ ولی کو ولی ہی پہچان سکتا ہے۔ خواجہ خواجگان ولی ہند خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ظاہری اور باطنی آنکھوں سے خزانے بٹتے دیکھ کر فرمایا

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں را پیر کامل کاملاں را راہنما

اور اس کتاب کی نسبت تمام اولیاء اللہ رحمہم اللہ کی طرف کر رہا ہوں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اللہ عزوجل ان کے مزارات پر مزید انوار و تجلیات کی بارش نازل فرمائے۔ اور ان کے درجات کو مزید بلندی عطا فرمائے۔ اور ان کی بارگاہ میں جتنے بھی حاضری دینے والے ہیں۔ سب نمازی بن جائیں۔ عاشق رسول بن جائیں اور ان تمام کی جھولیاں مرادوں سے بھر جائیں۔

اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اپنے پیارے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اس کتاب کو امت محمدیہ کی اصلاح کا باعث بنائے اور اس کو مقبول عام بنائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

ابوالمدنی حافظ محمد حفیظ الرحمٰن قادری رضوی
138-A رحمانی روڈ مغل پورہ لاہور
فون نمبر: 0300/0321-9461943

☆☆☆☆☆

marfat.com

مصنف کے حالات

نام: حفیظ الرحمٰن

نسب: حفیظ الرحمٰن بن عبدالرحمٰن بن احمد دین

لقب: آپ کا لقب حافظ صاحب جو کہ زبان خاص وعام ہے۔

تاریخ پیدائش: 1955ء

جائے پیدائش: آپ کی جائے پیدائش داتا صاحب کا نگر لاہور ہے۔

خاندان: آپ کا تعلق مغلیہ خاندان سے ہے۔

ابتدائی تعلیم

قبلہ حافظ صاحب مدظلہ العالی نے میٹرک علامہ اقبال ہائی سکول گڑھی شاہو لاہور سے کیا پھر گورنمنٹ کالج باغبانپورہ سے ایف ایس سی کا امتحان دیا۔ جس میں اعلیٰ پوزیشن حاصل کی۔ جبکہ بی ایس سی کی ڈگری گورنمنٹ کالج لاہور سے حاصل کی۔ اس کے بعد پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے اسلامیات کی ڈگری حاصل کی لیکن اللہ کے فضل اور رسول اکرم ﷺ کی نظر عنایت سے بی ایس سی کے بعد قرآن پاک بھی حفظ کیا۔

صحبت اولیاء

ابتداء ہی سے گناہوں سے نفرت اور نیکیوں سے محبت تھی۔ دنیاوی تعلیم سے بہرہ ور ہونے کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم کی طرف بڑھنے کا اشتیاق دل ہی دل میں پیدا ہوا۔ اسی دوران مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت

marfat.com

نصیب ہوئی جنہوں نے آپ کے دل پر نظر ڈالی تو زندگی کا رخ یکسر بدل دیا۔آپ ہی کی توجہ سے حفظ قرآن مکمل کیا۔اکثر اوقات آپ کے پاس محض علمی پیاس بجھانے اور اللہ کا قرب پانے کے لئے تشریف لے جایا کرتے۔

جن علماء کرام کی صحبت سے فیض یاب ہوئے وہ درج ذیل ہیں۔

(۱) حضور سید ابوالبرکات سید احمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بانی دارالعلوم حزب الاحناف لاہور

(۲) غزالی زماں حضرت علامہ مولٰنا سید احمد سعید کاظمی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بانی دارالعلوم انوار العلوم ملتان

(۳) حضرت علامہ مفتی عزیز احمد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ جامعہ نعیمیہ لاہور

(۴) حضرت علامہ مولانا احمد حسن نوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ خطیب جامعہ مسجد حنفیہ فاروقیہ مغل پورہ لاہور

(۵) حضرت علامہ مولٰنا قاری کریم الدین رحمۃ اللہ مجاہد آباد لاہور

(۶) حضرت علامہ مولٰنا واحد بخش غوثوی صاحب مسکین پورہ لاہور

سلسلہ بیعت

جید علماء کرام کی معیت نے آپ کو اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کا پروانہ بنا دیا آپ کے دل میں والہانہ عقیدت اور محبت تھی۔اکثر آپ کی تصانیف اور فرمودات کا مطالعہ فرماتے رہتے اس طرح آپ جان گئے کہ یہی وہ خاندان ہے جو میری تقدیر بدل سکتا ہے۔دلی خواہش ہوئی کہ ان کے خاندان کے کسی بھی چشم و چراغ سے بیعت کی سعادت حاصل ہو جائے۔اللہ عزوجل نے کرم فرمایا ان دنوں مسند اعلیٰ حضرت کے

marfat.com

جانشین ولی کامل پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولٰینا مفتی اختر رضا خان الازہری دامت برکاتہم العالیہ جو کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے ہیں۔ لاہور تشریف لائے نورانی چہرہ دیکھتے ہی ان کے گرویدہ ہو گئے۔ پھر آپ ہی کے دست حق پرست پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔

تحریری میدان

قبلہ حافظ صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے بیانات لوگوں کے دلوں پر اثر کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے آپ کے بیانات سے متاثر ہو کر چند اسلامی بھائیوں بموسوم ''سنتوں بھرے اصلاحی بیانات'' شائع کر دیئے۔ جس کو بے حد مقبولیت و پذیرائی حاصل ہوئی۔ یہ کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے الحمد للہ دوسرا حصہ بھی منظر عام پر آ گیا۔ ان بیانات کو پڑھ کر اسلامی بھائیوں نے اسرار کیا جس پر آپ مزید لکھنے کے لئے تحریر کے میدان میں اتر پڑے۔ لہٰذا آپ نے ایک جاندار تحریر ''ہم میلاد کیوں مناتے ہیں'' لکھی جس کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ چند ہی ایام میں دس ہزار سے زائد کتب فروخت ہو گئیں۔ اس کے بعد شرک کیا ہے اور بدعت کی حقیقت'' کے نام سے تصنیف فرما کر اہل اسلام پر بے حد احسان فرمایا۔ اس کتاب کو بھی ہاتھوں ہاتھ خریدا گیا۔ اس کا پہلا ایڈیشن ہی دس ہزار کتب پر مشتمل تھا۔ اسی طرح ''اصلاح معاشرہ، کیا تقدیر بدل سکتی ہے؟ تحریریں جن کو بے حد پسند کیا گیا اب ''نمازی بننے کا نسخہ'' بھی آپ کے ہاتھوں میں ہے

دعوت اسلامی اور حافظ صاحب

آپ پر اللہ عزوجل کا احسان عظیم ہے کہ آپ 1985ء میں دعوت اسلامی کے

marfat.com

مدنی ماحول سے وابستہ ہوئے اور آج تک اسی ماحول سے منسلک ہیں۔ پاکستان کے مختلف شہروں میں سالانہ اجتماعات اور بیرونی ممالک میں مدنی ماحول کی بہاریں لٹارہے ہیں۔ان بیانات میں علامہ احمد حسن نوری ﷫ کا رنگ موجود ہے جو کہ عام فہم اور سادہ سی مثالوں سے بڑے بڑے مسائل سمجھا دیتے تھے۔

خطابت

آپ جہاں پورے ملک اور بیرونی ممالک اپنی خطابت کے پھول نچھاور کر رہے ہیں وہاں آپ ایک ذمہ دار خطیب بھی ہیں۔ اور خطبہ جمعۃ باقاعدگی سے پڑھاتے ہیں۔آپ اس وقت دو مساجد میں خطبہ جمعۃ المبارک فرمارہے ہیں۔جامع مسجد انوار احمد یہ مجاہد کالونی مغلپورہ میں خطبہ ارشاد فرمانے کے بعد باغبانپورہ کی مشہور اور مرکزی مسجد باغیچی سیٹھاں والی میں خطبہ ارشاد فرماتے ہیں اور نماز جمعہ پڑھاتے ہیں۔

زیارت حرمین شریفین

شب و روز جس لجپال کی باتیں زبان پر ہوں قول وفعل میں ہوں خلوت یا جلوت میں ہوں وہ لجپال اپنے سچے غلام اور ثنا خوان کو مایوس نہیں فرماتے۔آپ کو سرکار ﷺ نے تین بار حج کی سعادت سے بہرہ ور فرمایا ایک بار والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا کے ساتھ حج کی سعادت نصیب ہوئی۔ دوسری بار امیر دعوت اسلامی مولانا الیاس عطار قادری کے ساتھ حج کی سعادت حاصل کی۔اس کے علاوہ گیارہ بار عمرہ کی سعادت حاصل کی ہے۔

marfat.com

دروس قرآن

اسوقت مختلف علاقوں میں قبلہ حافظ صاحب کا ہفتہ وار درس قرآن کا سلسلہ بھی جاری ہے۔

دنیاوی شغل:

اس وقت پاکستان ریلوے کے اپرنٹس ٹریننگ سنٹر میں بطور انچارج اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

کلمات اختتام

اللہ تعالیٰ پیکر استقامت علم وحکمت کے روشن چراغ مسلک اعلیٰ حضرت کے ترجمان بے نظیر خطیب، حضرت علامہ مولانا حافظ حفیظ الرحمٰن کو صحت وتندرستی کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے فیضان کو جاری وساری فرمائے۔ اور آپ کے علم وفضل میں برکت فرمائے باری تعالیٰ آپ کی خدمات جلیلہ کو شرف قبولیت بخشے اہل علم وعوام کے لئے علمی تشنگی کی سیرابی کا ذریعہ بنائے۔ واللہ اعلم بالصواب

آمین ثم آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

خادم الاسلام والمسلمین

محمد ندیم قمر حنفی ورضوی فاضل جامعہ نعیمہ لاہور

پرنسپل جامعہ قمریہ طاہر العلوم شاہ جہاں روڈ عقب تھانہ مغلپورہ لاہور۔

فون نمبر 0300-6996016/0300-4046761

☆☆☆

marfat.com

تقریظ جلیل

از پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولٰینا عبد الغفور ہزاروی خطیب جامع مسجد بکر منڈی مہتمم و بانی مدرسہ شریفیہ کریمیہ ضلع شیخوپورہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد فاعوذ باللّٰہِ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرَّحِیْم

محترمی و مکرمی ابو المدنی حافظ محمد حفیظ الرحمٰن قادری رضوی کی زیر طبع کتاب ''نمازی بننے کا نسخہ'' سنی اور کچھ پڑھی۔ الحمد للہ عزوجل نماز کے موضوع پر بے شمار کتابیں تحریر کی گئیں اور نظروں سے بھی گزریں۔ لیکن جس انداز سے یہ کتاب ترتیب دی گئی ہے جس میں ارکان اسلام پھر ان میں سب سے اہم رکن نماز جو کہ معراج شریف کا تحفہ ہے۔ ایسی کتاب پہلے نظر سے نہیں گزری۔ دور حاضر میں جن مسائل کی اشد ضرورت تھی۔ حافظ صاحب نے تقریباً ان سب کو عام فہم زبان میں تحریر کر دیا ہے۔ تاکہ وہ افراد جو اردو پڑھ سکتے ہیں وہ بھی آسانی سے سمجھ سکیں۔ ان کی تحریر کردہ اصلاح معاشرہ 2۔ شرک کیا ہے اور بدعت کی حقیقت 3۔ ہم میلاد کیوں مناتے ہیں؟ 4۔ کیا تقدیر بدل سکتی ہے؟ 5۔ اور سنتوں بھرے اصلاحی بیانات حصہ اول اور حصہ دوئم نے نہ صرف پاکستان بلکہ بیرون ممالک میں پذیرائی حاصل کی۔ انشاء اللہ عزوجل اس کتاب کو بھی بہت مقبولیت حاصل ہوگی۔ ان کی تحریر پڑھ کر مجھے یہ شعر یاد آتا ہے۔ کہ

جیہڑا اللہ دے ولیاں دا کردا اے سنگ
اور کچ تے وی ہوندا اے ہیرے دا رنگ
اوس ہیرے دا پیندا نہ کوڈی وی مل
ٹٹ کے ڈگ جائے جیہڑا کسے ہار چوں

☆

marfat.com

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

حافظ صاحب کی تحریر پڑھ کر محسوس ہوتا ہے کہ اولیاء اللہ رحمہم اللہ کی صحبت رنگ لارہی ہے۔ جوانہیں مفتی اعظم پاکستان علامہ سید ابوالبرکات سید احمد شاہ صاحب، قبلہ مفتی عزیز احمد بدایونی علامہ احمد حسن نوری رحمہم اللہ اور امیر اہلسنت امیر دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی کی شکل میں میسر آئی۔

اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ان کے قلم میں مزید طاقت عطا فرمائے اور ان کو صحت وتندرستی سلامتی ایمان اور عشق مصطفیٰ ﷺ کی لازوال دولت نصیب فرمائے۔ تاکہ یہ دین اسلام کی سربلندی کے لئے تحریری وتقریری میدان میں خدمات سرانجام دیتے رہیں۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

منجانب

علامہ عبدالغفور ہزاروی
مہتمم وبانی مدرسہ شریفیہ کریمیہ
بمقام سیکھم مریدکے شیخوپورہ روڈ ضلع شیخوپورہ
فون نمبر 0301-4102760

☆☆☆☆☆☆

marfat.com

تقریظ جلیل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلصَّلٰوةُ تُحْفَةٌ مِنْ لَّدَيْهِ وَكُلُّ نِعْمَةٍ يَعُوْدُ اِلَيْهِ لَهُ الْحَمْدُ عَلٰى مَاجَعَلَ الصَّلٰوةَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا مَّوْقُوْتًا وَاَمَرَهُمْ اَنْ يُّحَافِظُوْا عَلَيْهَا فَيَحْفَظُوْهَا اِرْكَانًا وَّشُرُوْطًا وَّوُقُوْتًا وَاَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ وَاَكْمَلُ التَّحِيَّاتِ عَلٰى مَنْ عَيَّنَ الْاَوْقَاتِ وَبَيَّنَ الْعَلَامَاتِ وَحَرَّمَ عَلٰى اُمَّتِهٖ اِضَاعَةَ الصَّلٰوةِ وَعَلٰى اٰلِهِ الْكِرَامِ وَصَحْبِهِ الْعِظَامِ اَمَّا بَعْدُ

بے شک عبد فقیر، احقر العباد، اپنے قلم کو اس صلاحیت سے عاری پاتا ہے کہ اس کتاب یا کسی بھی کتاب مستطاب پر ناقدانہ یا فاضلانہ تبصرہ کر سکے کہ جولیاقت وافی اس امر کے لئے کافی ہو وہ نا کافی ہے۔ اس کے باوجود بھی رقم سطور کا سبب صاحب کتاب کا حکم ہے۔ اور فقط تعمیل حکم کے موجب رقم طراز ہوں کہ بے شک یہ بات حقیقت ہے کہ ہمارا معاشرہ تباہی کے عمیق گڑھے میں گر چکا ہے۔ کیونکہ مسلمانوں کی عملی کیفیت دن بدن تنزلی کا شکار ہو رہی ہے اور دن بدن بد سے بدتر ہوتی چلی جارہی ہے۔ اسلامی اور تہذیبی اقدار ختم ہوتی نظر آرہی ہیں۔ معاشرے کی گود میں جنم لینے والے نئے سے نئے فتنے مسلمانوں کی ثقافت یعنی سنت نبوی ﷺ کے تصور کو وجود خارجی سے منتقل کر کے فقط تصور ذہنی کے دائرے میں محصور کرتے نظر آرہے ہیں۔ فحاشی، بے حیائی، عریانی، بے باکی، حرام کاری، فرائض میں تقصیر عاری اور بالخصوص نمازوں میں سستی نیز اس جیسی دیگر بہت سی برائیاں معاشرے کے ناسور بن کر ہمارے معاشرے کو تباہ کر رہے ہیں۔ یہاں ایک بات قابل توجہ ہے کہ مندرجہ بالا سطور میں نماز میں خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ اس کی

marfat.com

وجہ یہ ہے کہ بے شک نماز ایک ایسی عبادت ہے۔ جو ارکان اسلام میں توحید کے بعد سب سے اہم عبادت ورکن ہے۔ اور اس کے بارے میں قرآن مجید کا فیصلہ یہ ہے کہ "بے شک نماز بے حیائی اور برے کاموں سے بچاتی ہے" لہٰذا قارئین میری اس بات سے یقیناً اتفاق کریں گے کہ اگر ہمارا معاشرہ فقط نماز کا دامن صحیح معنوں میں تھام لے یعنی خلوص دل کے ساتھ صحیح معنوں میں نماز کی ادائیگی پر کاربند ہو جائے تو قسم ہے رب ذوالجلال کی کہ جس کے کلام میں صداقت و حقانیت میں شک وشبہ کی گنجائش ہی نہیں۔ کہ اس کی صداقت کی کرنیں اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ آسمان عالم پر اس طرح جلوہ گر ہیں کہ کسی بھی باطل پرست کو ان حقائق کے خلاف دم مارنے کی ہمت نہیں۔

بے شک نماز ہمارے معاشرے کو سنوار سکتی ہے۔ لیکن اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ نماز اس کے ظاہری اور باطنی آداب کے ساتھ ادا کی جائے۔ تب یہ برکات حاصل ہوں گی اور اس کے لئے ضروری ہے کہ مسائل نماز سے پوری طرح آگاہی ہو۔

لہٰذا وقت حاضر کی ضرورت بھی اس بات کی متقضی تھی کہ اس امر کو موضوع بنا کر خطباء ومقررین، علماء ومبلغین، معلمین ومحررین تقریراً یا تحریراً لوگوں میں نماز کی ہر طرح سے وضاحت فرمائیں اور اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ (آیہ) کے تحت زیرکانہ حکمت عملی سے ان کی اصلاح کی کوشش کریں۔ لہٰذا وقت کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے جن حضرات نے اس پر اقدام عمل کیا۔ ان میں ایک قابل ذکر شخصیت جو اپنے سینے میں تبلیغ دین وخدمت دین کا شوق وجذبہ، اصلاح امت کا درد اور احیائے سنت کی تڑپ رکھتے ہیں اور اس مقصد کے حصول کے لئے دن رات کوشاں ہیں اور "بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً" (الحدیث) میں بیان کردہ منتہائے تبلیغ کو پانے کی کوشش میں ہیں۔ اس جذبے کے ساتھ کہ

جو سیکھا ہے سب کو سکھاتے چلو
دیے سے دیے کو جلاتے چلو

اس سلسلے میں استقامت لائق تحسین اور ان کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔

marfat.com

میری مراد قبلہ حضرت الحافظ المبلغ ابوالمدنی مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب (حَفِظَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی مِنْ كُلِّ بَلَاءٍ وَّوَبَاءٍ وَمِنْ شَرِّالشَّرِيْرِيْنَ وَمِنْ حَسَدِالْحَاسِدِيْنَ) ہیں۔

اصلاح امت کے لئے موصوف نے بہت احسن طریقہ پر کام کیا اور تقریر و تحریر دونوں کو ذریعہ بنایا اور اللہ تبارک وتعالیٰ ان دونوں میں برکت مزید عطا فرمائے۔ زیر نظر کتاب ''نمازی بننے کا نسخہ'' بھی ان کے سلسلہ تصانیف کی ایک کڑی ہے۔ مصنف کتاب (عَامَلَهُ اللّٰهُ بِلُطْفِهِ الْخَفِيِّ) نے اس میں ہر موضوع کو حتی الامکان سہل ترین اسلوب میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور احسن انداز میں نماز کی اہمیت واضح کی اور نمازی بننے کے نسخے بیان فرمائے ہیں۔ باقی تصنیفات کی طرح اس میں بھی مثالوں اور دلچسپ حکایتوں کے ذریعے مخصوص انداز تفہیم اپنایا ہے۔ کہ جس امتیازی خصوصیت کی بناء پر اسے انفرادیت حاصل ہے۔ اللہ کی بے نیاز بارگاہ میں نیازمندانہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مصنف کی اس سعی جمیل کو قبول فرمائے۔ اور لوگوں کو اس سے مستفید فرمائے۔ اور ان کی تحریر میں مزید برکت عطا فرمائے۔ اور خدمت دین میں آنے والی ہر رکاوٹ دور فرمائے۔ وَبَارَكَ اللّٰهُ فِيْ لَطَافَتِهٖ وَمَتَانَتِهٖ وَكِتَابَتِهٖ وَصِمَامَتِهٖ وَزَكَاوَتِهٖ وَحَلَاوَتِهٖ وَتِلَاوَتِهٖ وَفِيْ اَوْلَادِهٖ بَرَكَةً كَافَّةً آمِيْن بِجَاهِ طٰهٰ وَيٰسٓ فَصَلَّى الْمَوْلٰى الْمَتِيْنُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ)

ابونمیر محمد عمیر عطاری قادری اویسی غفرلہ
موبائل# 0322-8076276
بمقام مغلپورہ نزد جامع مسجد انوار محمدیہ
(المعروف بہ کھلو والی مسجد) لاہور

☆☆☆

marfat.com

مقدمہ

ہم مسلمان ہیں مسلمان کا ہر کام اللہ عزوجل اور اس کے پیارے حبیب ﷺ کی خوشنودی کے لئے ہونا چاہیے۔ مگر افسوس آج ہم دین سے بہت دور ہوتے جا رہے ہیں۔ حالانکہ ہر مسلمان عاقل بالغ پر دن میں پانچ وقت کی نماز فرض ہے۔ مگر افسوس آج ہماری مسجدیں ویران نظر آ رہی ہیں۔ اور بازار آباد نظر آ رہے ہیں۔ جب کہ حدیث مبارکہ میں ہے کہ اللہ عزوجل کو سب سے زیادہ محبوب مسجدیں ہیں اور سب سے زیادہ ناپسند بازار ہیں۔ (بہار شریعت حصہ سوئم جلد نمبر ۱ صفحہ ۶۴۲، صحیح المسلم کتاب المساجد باب فضل الجلوس فی المصلی ۶۷۱ صفحہ ۳۳۷) مگر صد افسوس! بازار تو بازار، جوئے کے اڈے، کیرم کلب، بلئیرڈ کلب، آباد نظر آ رہے ہیں۔ اور مسجدیں ویران۔

ایک مرتبہ مجھے داتا صاحب علیہ الرحمۃ کے مزار کے قریب ایک مسجد میں بیان کے لئے جانا تھا۔ مسجد تقریباً دو مرلے زمین پر بنی ہوئی تھی۔ جس میں گنتی کے چند نمازی موجود تھے۔ اور مسجد کے قریب ہی بلئیرڈ کلب جو کہ تقریباً دس بارہ مرلے رقبے پر بنا ہوا تھا۔ جس میں رش کا یہ عالم تھا کہ لوگ کلب کے باہر بھی کھڑے تھے۔ اسی طرح اندرون شہر میں کئی ایسی مساجد ہیں کہ جن میں نماز پنجگانہ کا اہتمام نہیں ہوتا۔

جیسے ایک مرتبہ مجھے مزنگ میں نماز فجر ادا کرنے کا موقع ملا جب مسجد میں داخل ہوا تو امام صاحب اکیلے ہی موجود تھے۔ میں نے پوچھا جماعت ہو چکی ہے۔ فرمانے لگے کہ اذان دینے کے بعد انتظار کر رہا ہوں کہ کوئی آ جائے تو جماعت قائم کی جائے۔ اگر کوئی آ جاتا ہے تو جماعت کروا دیتا ہوں ورنہ اپنی ہی پڑھ کر چلا جاتا ہوں۔ یہ تو اندرون شہر کی بات ہے گاؤں دیہات کی تو بات ہی نہ پوچھئے۔ بہت ساری ایسی مساجد ہیں جن پر تالے لگے ہوئے ہیں۔ نماز تو کیا اذان تک نہیں دی جاتی۔ دعوت

marfat.com

اسلامی کا مدنی قافلہ ایک گاؤں میں گیا۔ انہوں نے بتایا کہ گاؤں میں کسی کا گھوڑا گم ہو گیا۔ بہت تلاش کیا مگر نہ مل سکا۔ دو دن بعد کوئی شخص مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ گھوڑا مسجد میں ہے۔ ذرا سوچئے تو سہی کہ دو دن میں بول و براز گھوڑے نے کہاں کیا ہوگا؟

ایسے حالات دیکھتے ہوئے دل میں ایک تڑپ پیدا ہوئی کہ نماز کے موضوع پر ایک کتاب لکھی جائے۔ جس میں نماز کی اہمیت نماز نہ پڑھنے کی وعیدیں، نماز باجماعت ادا کرنے کے فضائل اور نماز کے مسائل مذکور ہوں۔ اور ہوں بھی آسان زبان میں۔ تاکہ عوام الناس کو سمجھنے میں آسانی ہو۔ اصل میں یہ جذبہ آپ حضرات کی حوصلہ افزائی اور تعاون کا نتیجہ ہے کہ مجھ جیسے نکمے کی تحریر کردہ 1- سنتوں بھرے اصلاحی بیانات (حصہ اول، دوئم) 3- ہم میلاد کیوں مناتے ہیں؟ 4- شرک کیا ہے اور بدعت کی حقیقت؟ 5- اصلاح معاشرہ او 6- کیا تقدیر بدل سکتی ہے؟ نامی کتابوں کو پسند کیا۔ نہ صرف اندرون ملک بلکہ بیرون ملک سے بھی پذیرائی کے بے شمار پیغامات موصول ہوئے۔ تو دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ نماز کے موضوع پر بھی ایک کتاب تحریر کی جائے۔

اول تو ہمارے ہاں مسلمانوں میں پانچ یا چھ فیصد نمازی ہیں اور ان میں بھی شاید چند ایک کو نماز کے مسائل کا پتہ ہوگا۔ مثل مشہور ہے کہ قرآن کے حافظ بہت مل جائیں گے مگر نماز کا حافظ کوئی کوئی ملے گا۔ نماز کے حافظ سے مراد نماز کے مسائل جاننے والا ہے۔ لہٰذا اپنی کم علمی کا اعتراف کرتے ہوئے تحریر کر رہا ہوں۔ اس میں مجھے کس حد تک کامیابی ہوئی۔ آپ کی رائے کا منتظر رہوں گا۔

ابوالمدنی حافظ حفیظ الرحمٰن قادری رضوی
138-A رحمانی روڈ ریلوے کالونی مغل پورہ لاہور
فون نمبر: 0300/0321-9461943

☆☆☆

marfat.com

نماز کی اہمیت

فضائل درود شریف

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب دو مسلمان آپس میں ملاقات کے لئے مصافحہ کرتے ہیں تو سلام کرتے ہیں اور مجھ پر درود وسلام بھی پڑھتے ہیں۔ تو اس سے پہلے کہ ان کے ہاتھ جدا ہوں اللہ عزوجل ان دونوں کے اگلے پچھلے (صغیرہ) گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب　　　　صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد ﷺ

ارکان اسلام

ارکان اسلام پانچ ہیں۔

1- گواہی دینا کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔

2- نماز　3- روزہ　4- زکوٰۃ　5- حج

1- کلمہ طیبہ

زبان سے کہہ بھی دیا لاالٰہ الااللہ تو کیا حاصل
دل ونگاہ مسلمان نہیں تو کچھ بھی نہیں

زبان سے اقرار کرنا اور ہے دل سے تصدیق کرنا اور ہے۔ جب بندہ دل سے تسلیم کر لیتا ہے کہ اللہ عزوجل کی ذات برحق ہے۔ تو پھر اسی کا حکم ماننا چاہیے۔ اسی کی تعظیم ہونی چاہیے۔ اس کے لئے ایک ایک مثال عرض کروں۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ

marfat.com

عزوجل اپنے علم اور قدرت کے ساتھ ہر جگہ موجود ہے۔ اور وہ ہمیں دیکھ رہا ہے۔ کیا اس کو کبھی دل سے تسلیم کیا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! جب ہم برائی میں مشغول ہوں اور اتنے میں ہمارے والد صاحب یا پیر صاحب یا پولیس والے آجائیں ہم جلدی سے اس برائی کو ختم کرتے یا چھپا دیتے ہیں۔ اس لئے کہ ہمیں پتہ ہے کہ ہمارے والد صاحب یا پیر صاحب یا پولیس والوں کو پتہ چل گیا۔ تو وہ مجھے سزا دیں گے لہٰذا ان سے ڈرتا ہوا برائی سے باز آجاتا ہے تو جب انسان کو کامل یقین ہو جائے کہ اللہ عزوجل مجھے دیکھ رہا ہے تو پھر وہ کیسے گناہ کرے گا؟

قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا کہ

اَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰهُ ؕ (الفرقان: ۴۳ پارہ ۱۹)

ترجمہ کنزالایمان: کیا تم نے اسے دیکھا جس نے اپنے جی کی خواہش کو اپنا خدا بنالیا۔

اللہ عزوجل کو الہ مانتے ہوئے بھی اپنے نفس کی بات مانتے ہیں۔ رب تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے۔ نماز پڑھو۔ نماز نیند سے بہتر ہے۔ نفس کہتا ہے کہ سوئے رہو۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے حلال کھاؤ حرام سے بچو۔ بے حیائی کے قریب مت جاؤ۔ ماں باپ کا ادب واحترام کرو۔ مہمان کی عزت کرو پڑوسیوں کے حقوق کا خیال رکھو۔ اب سوچنا یہ ہے کہ ہم کس کی مان رہے ہیں؟ بہر حال جب بندہ کلمہ پڑھ لے تو پھر اس کے کردار میں اور عمل میں مدنی انقلاب آجانا چاہیے۔ زبان سے ہم نے اقرار کیا کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اب ہونا یہ چاہیے کہ زبان سے اقرار ہو دل سے اس کی تصدیق ہو۔ اور عمل سے اظہار بھی ہو اللہ

marfat.com

عزوجل کرے کہ ہم ایسے ہو جائیں کہ

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی شان نئی آن
کردار میں گفتار میں اللہ کی برہان

کسی نے کیا خوب کہا کہ مومن وہ ہے جسے دیکھ کر اللہ ﷻ اور اس کا رسول ﷺ یاد آ جائیں۔

زکوٰۃ

انسان کے پاس اگر اتنی دولت ہو کہ نصاب کو پہنچ جائے تو سال گزرنے کے بعد اس مال کا اڑھائی فیصد اللہ عزوجل کی راہ میں خیرات کرنا ہوگا۔ جو مال میں سے زکوٰۃ نہیں دیتا اس کی نماز قبول نہیں۔

(المعجم الکبیر جلد ۱ صفحہ ۱۰۳، بہار شریعت مکتبۃ المدینہ جلد اول صفحہ ۸۷۲)

روزہ

رمضان المبارک کے سارے مہینے کے روزے رکھنا ہر مسلمان عاقل بالغ کے لئے فرض ہیں۔ اگر مریض ہے۔ یا مسافر ہے تو اس کے لئے رعائت ہے کہ اور دنوں میں گنتی پوری کرے۔ اگر مسافر کو روزہ رکھنے میں ضرر یا نقصان نہ پہنچے تو روزہ رکھنا بہتر ہے۔ (فیضان سنت جلد اول صفحہ ۲۳۸، درمختار ج ۳ ص ۴۰۵، بہار شریعت مکتبۃ المدینہ جلد اول حصہ ۵ صفحہ ۱۰۰۵)۔

حج

زندگی میں ایک مرتبہ ہر صاحب حیثیت پر حج فرض ہے۔ (بہار شریعت جلد اول حصہ ۶ صفحہ ۱۰۳۶، درمختار و ردالمحتار جلد ۳ صفحہ ۵۱۶، ۵۱۸ فتاوٰی ہندیہ جلد ۱ صفحہ ۲۱۶)

جو استطاعت کے باوجود حج نہ کرے اس کے لئے حدیث مبارکہ میں سخت وعید ہے۔ کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر مرے اس سے ہمیں کوئی سروکار نہیں۔

(بہار شریعت جلد اول حصہ ۶ ص ۱۰۳۵ سنن دارمی جلد ۲ صفحہ ۶۱۹)

marfat.com

نماز

ہر مسلمان عاقل بالغ پر دن میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔ جو جان بوجھ کر نماز ترک کرتا ہے۔ وہ کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوتا ہے۔(بہار شریعت جلد اول حصہ ۳ صفحہ ۴۴۳، درمختار جلد ۲ صفحہ ۶) ارکان اسلام میں نماز کو ایک اہم مقام حاصل ہے۔ یہاں تک کہ حدیث مبارکہ کا مفہوم ہے کہ انسان کے بدن میں مختلف اعضاء ہیں۔ اور ہر عضو کا مقام اپنی جگہ اہمیت کا حامل ہے۔ لیکن جو مقام انسان کے جسم میں سر کو حاصل ہے۔ وہ کسی اور کو نہیں۔ لہٰذا ایسے افراد دیکھے گئے ہیں کہ جن کی ٹانگ کٹی ہوئی ہے۔ ہاتھ کٹے ہوئے ہیں۔ پھر بھی وہ زندہ ہوتے ہیں۔ لیکن ایسا بندہ نہیں دیکھا گیا کہ جس کا سر نہ ہو اور وہ پھر بھی زندہ ہو۔ حدیث مبارکہ کا مفہوم ہے کہ جس طرح انسان کے بدن میں سر کا مقام ہے اسی طرح دین میں نماز کا مقام ہے۔ زکوٰۃ ہر مسلمان پر فرض نہیں بلکہ جو صاحب حیثیت ہوگا صاحب نصاب ہوگا۔ اسی پر زکوٰۃ فرض ہوگی۔ اسی طرح حج بھی ہر مسلمان پر فرض نہیں۔ بلکہ جس کے پاس استطاعت ہوگی اسی پر حج فرض ہوگا۔ روزے کے بارے میں بھی رعائت ہے۔ کہ اگر تم مریض ہو یا مسافر ہو تو اور دنوں میں روزے رکھ لینا۔ لیکن نماز ایک ایسی عبادت ہے جو ہر امیر و غریب، مسافر ہو یا مقیم تندرست ہو یا بیمار۔ دن میں پانچ مرتبہ فرض ہے۔ یہاں تک کہ اگر کھڑے ہو کر نہیں پڑھ سکتے تو بیٹھ کر پڑھو۔ اگر بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتے تو لیٹ کر ہی ادا کرو۔ یہاں تک کہ اگر اس کی قدرت بھی نہ ہو تو آنکھ کے اشارے سے ہی ادا کرو۔ اس سے نماز کی اہمیت اجاگر ہوتی ہے۔ حدیث مبارکہ میں ہے کہ سرکار دو عالم نور مجسم شفیع امم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

لِكُلِّ شَيْءٍ لَهُ عَلَامَةٌ وَعَلَامَةُ الْإِيْمَانِ الصَّلٰوةُ

(منیۃ المصلی ثبوت فرضیۃ الصلوٰۃ بالسنۃ، صفحہ ۱۳)

ترجمہ: ہر شے کی کوئی نہ کوئی علامت ہوتی ہے اور ایمان کی علامت نماز ہے۔

marfat.com

جس طرح ہوائی جہاز یا بحری جہاز پر جھنڈا علامت ہوتا ہے کہ یہ جہاز فلاں ملک کا ہے۔اسی سے پہچان ہو جاتی ہے۔اس جہاز کا تعلق فلاں ملک سے ہے۔اسی طرح ایمان کی علامت نماز ہے۔یعنی نماز سے پتہ چلتا ہے کہ اس میں ایمان موجود ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! نماز کا ذکر قرآن مجید فرقان حمید میں ارکان اسلام میں سے سب سے زیادہ مرتبہ آیا ہے۔آیئے آج ہم یہ دیکھیں کہ نماز ہے کیا؟

نماز کی حقیقت کیا ہے؟

معراج شریف کی رات اللہ عزوجل نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا دیدار بلا حجاب کرایا۔کروڑوں درود کروڑوں سلام اس پیارے کریم رحیم شفیق آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ رب تعالیٰ کی طرف سے جب بھی کوئی انعام ملتا سرکار صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گنہگار امتیوں کو ضرور یاد کرتے تھے۔ہمارے پاس کوئی انعام آجائے تو دعا کرتے ہیں کہ ایسا انعام کسی اور کو نہ ملے۔تاکہ میرا ہی سر فخر سے بلند رہے۔

جبکہ پیارے آقا ﷺ رب تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں۔اے مالک و مولا عزوجل میرے امتیوں کو بھی معراج کروا دے۔اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا اے میرے پیارے حبیب ﷺ میں نے تجھے وہاں بلایا جہاں نہ کوئی نبی آیا نہ آئے گا نہ کوئی رسول آیا نہ آئے گا۔نہ کوئی فرشتہ آیا نہ آئے گا۔تو اپنے امتیوں کی بات کرتا ہے۔عرض کرنے لگے اے مالک و مولا! عزوجل تو نے مجھے راضی کرنے کا وعدہ کیا ہوا ہے؟ میں تجھ سے راضی جب ہوں گا جس وقت تو میرے امتیوں کو بھی معراج کروائے گا۔

اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا اے میرے پیارے حبیب ﷺ پھر امت کے لئے نمازوں کا تحفہ لے جاؤ۔عرض کرنے لگے اے مالک و مولا ﷻ! اس نماز سے میرے امتیوں کو کیا فائدہ ہوگا؟ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا کہ اے میرے پیارے حبیب صلی

marfat.com

اللہ علیہ وسلم جن انوار وتجلیات سے تجھے لامکاں بلا کر نوازا ہے۔ تیرا امتی زمین پر نماز پڑھے گا اس کو بھی ان انوار وتجلیات سے کچھ حصہ نوازا جائے گا۔

اس لئے ارشاد فرمایا

اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ

ترجمہ: نماز مومن کی معراج ہے۔

تحفہ معراج

پیارے اسلامی بھائیو! نماز کی اہمیت کا اس سے بھی اندازہ لگایا جائے کہ تمام احکامات زمین پر ملے مگر نماز کا تحفہ لامکاں بلا کر دیا گیا۔

پیارے اسلامی بھائیو! اگر کوئی مدینہ منورہ سے آپ کے لئے تحفہ لائے اور آپ اس تحفے کی قدر نہ کریں۔ اس کو ضائع کر دیں۔ آپ خود سوچیں کہ تحفہ لانے والے کا دل کس قدر دکھے گا۔ تحفہ لانے والا کہے گا کہ میں تو بڑے مان سے تحفہ لے کر آیا تھا۔ مگر آپ نے اس کی کیا قدر کی۔؟

اسی طرح سمجھ لیں کہ نماز تحفہ معراج ہے اس تحفہ کو بھیجنے والا اللہ ﷻ پوری کائنات کا خالق اور مالک ہے۔ اور تحفہ لانے والے اللہ عزوجل کے پیارے حبیب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور لائے گنہگار امت کے لئے۔ اب اگر امتی تحفے کی قدر نہ کریں۔ اس کو ضائع کر دیں تو اندازہ لگائیں۔ کہ تحفہ بھیجنے والا اور تحفہ لانے والا کس قدر ناراض ہوگا۔ لہٰذا ہمیں اس تحفہ کی دل سے قدر کرنی چاہیے اور نماز خوشدلی سے پڑھنی چاہیے۔

ستر ہزار تجلیات

حضرت موسیٰ علیہ السلام جن کا لقب ہے کلیم اللہ۔ یعنی اللہ عزوجل سے ہم کلام ہونے والے پیارے اسلامی بھائیو! حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر تشریف لے

marfat.com

جاتے وہاں اللہ عزوجل سے بغیر کسی فرشتے کے وسیلے سے ڈائریکٹ ہم کلام ہوتے۔

ایک مرتبہ رب تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرنے لگے اے مالک ومولا عزوجل جب میں تیرے ساتھ گفتگو کرتا ہوں تو بڑا سرور آتا ہے۔ اگر گفتگو کرنے میں اتنا مزہ ہے تو دیدار کرنے میں کتنا مزہ ہوگا۔ اے مالک ومولا عزوجل مجھے اپنا دیدار کرا دے۔ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا کہ لَنْ تَرٰنِیْ۔۔۔ اے موسیٰ تو نہیں دیکھ سکتا۔

عرض کرنے لگے اے مالک ومولا عزوجل مجھے اپنا دیدار ضرور کروا۔ رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے موسیٰ علیہ السلام میں اپنے نور کی ایک تجلی کوہ طور پر ڈالتا ہوں۔ تو اس پہاڑ کو دیکھنا اگر یہ اپنی جگہ پر اقرار رہا تو پھر تو مجھے دیکھ لینا۔ اللہ عزوجل نے جب اپنے نور کی تجلی پہاڑ پر ڈالی۔ پہاڑ جل کر سرمہ بن گیا۔ موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو گئے۔ جب ہوش میں آئے تو عرض کرنے لگے اے مالک ومولا عزوجل! بے شک تیرے نور کی تجلی کو میں برداشت نہیں کر سکا۔

اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا اے موسیٰ علیہ السلام میں تجھے اپنے پیارے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی کی شان بتلاتا ہوں۔ کہ جب میرے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا امتی نماز ادا کرے گا۔ تو جیسی ایک تجلی کوہ طور پر ڈالی ایسی ستر ہزار تجلیاں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی پر اس وقت ڈالوں گا جب وہ نماز ادا کر رہا ہوگا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام عرض کرتے ہیں۔ اے مالک ومولا عزوجل اس محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی مجھے بھی بنا دے۔ (نزہۃ المجالس)

نبی نبی ہے امتی امتی ہے

پیارے اسلامی بھائیو! اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ امتی کا مقام نبی سے بڑھ گیا۔ (معاذ اللہ) ایسی بات نہیں ہے۔ بلکہ اس کو ایسا سمجھیں کہ جیسے دوپہر میں ہم سورج کو

marfat.com

دیکھنا چاہیں تو نہیں دیکھ سکتے۔اور اگر درمیان میں کوئی آئینہ یا ایکسرے رکھ لیں تو دیکھنا آسان ہو جائے گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام ڈائریکٹ دیکھ رہے تھے۔ اور امتی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے انوار و تجلیات حاصل کرتے ہیں۔جس کی وجہ سے برداشت کر جاتے ہیں۔

حدیث مبارکہ میں ہے کہ نماز اس طرح ادا کرو گویا کہ تم خدا عزوجل کو دیکھ رہے ہو اگر ایسا ممکن نہ ہو تو یہ سمجھو کہ خدا عزوجل تمہیں دیکھ رہا ہے۔اس سے پتہ چلا کہ کوئی تو ہو گا جو نماز کی حالت میں اللہ عزوجل کا دیدار کر رہا ہو گا۔تو نماز ذریعہ ہے اللہ عزوجل سے ملاقات کا۔(مشکوۃ المصابیح صفحہ ۱۲)

نماز کے بعد سلام کرنے میں حکمت

پیارے اسلامی بھائیو! مسئلہ ہے کہ جب ہم کہیں جائیں تو سلام کریں۔یا کہیں سے واپس آئیں تو سلام کریں۔لیکن ایک بندہ نماز ادا کر رہا ہے ہمارے سامنے ہی موجود ہے۔پھر اچانک نماز کے اختتام پر دونوں طرف منہ کر کے سلام کرتا ہے۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتا ہے۔

کبھی اس پر غور کیا کہ ایسا کیوں ہے؟

حدیث مبارکہ میں ہے کہ اللہ عزوجل جس کی بھلائی چاہتا ہے اس کو دین میں غور وفکر کی دولت عطا فرماتا ہے۔ دینی مسائل میں ایک پل غور وفکر کرنا رات بھر کی نفلی عبادت سے افضل ہے۔اور یہ بھی یاد رکھیں کہ جس کو دین میں غور وفکر کرنے کی دولت مل گئی۔اس کے دنیا کے تفکرات کم ہو جاتے ہیں۔

بعض اوقات کسی مسئلے پر ہم غور وفکر شروع کر دیتے ہیں تو جب اس کا حل نظر آتا ہے۔تو ایک ایسی خوشی نصیب ہوتی ہے جو انسان کو لاکھوں کروڑوں روپے

marfat.com

حاصل کرنے سے بھی نہیں ملتی۔ اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ ہم کو دین میں غور وفکر کرنے کی دولت نصیب فرمائے۔

توہمیں یہ بھی سوچنا چاہیے کہ نماز پڑھنے کے بعد ہم سلام کیوں کرتے ہیں؟ بہرحال ایک علامہ صاحب نے اس کی حکمت بتائی۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو اس حکمت کو غور سے پڑھے گا انشاء اللہ عزوجل نمازی بن جائے گا۔ اور اگر نمازی ہے تو استقامت کی دولت ملے گی۔

پیارے اسلامی بھائیو! اگر وقت کے صدر سے ملاقات کرنی ہو تو یہ کام ناممکن نظر آتا ہے۔ لیکن اگر کوئی ایسا بندہ مل جائے جو ملاقات کر کے آیا ہو۔ تو اس سے ملاقات کا طریقہ پتہ چل جائے تو کام آسان ہو جاتا ہے۔ وہ ہمیں بتائے گا کہ اگر صدر سے ملاقات کرنی ہے تو اچھے صاف ستھرے کپڑے پہن لینا۔ پھر اسلام آباد چلے جانا۔ صدر کے سیکرٹری سے ملاقات کرنے کے بعد اس کو اپنا کارڈ دینا۔ پھر اندر سے اجازت آجائے تو دروازے میں داخل ہو کر اجازت طلب کرنا۔ اجازت مل جائے تو صدر کے قریب جا کر کھڑے رہنا۔ جب وہ بیٹھنے کا اشارہ کرے تو پھر بیٹھ جانا سلام کرنے کے بعد جو وہ سوال کرے تو جواب دینا۔ یعنی وہ کام جو ہمارے لئے ناممکن نظر آتا تھا۔ ملاقات کر کے آنے والے نے طریقہ بتایا تو آسان ہو گیا۔

اللہ عزوجل سے ملاقات

پیارے اسلامی بھائیو! اب گنہگار امتی نے پوری کائنات کے خالق و مالک عزوجل سے ملاقات کرنی ہے۔ اس کے لئے ممکن نظر نہیں آتا۔ اگر کسی نے ملاقات کا شرف حاصل کیا ہے وہ طریقہ بتا دے تو ناممکن کام ممکن نظر آنے لگے گا۔ تو پوری کائنات میں ایک ہی ہستی ہے۔ وہ ہیں اللہ عزوجل کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com

جنھوں نے ارشاد فرمایا اے میرے امتیو! گھبراؤ نہ میں تمہیں ملاقات کا طریقہ بتاتا ہوں۔اس لئے کہ میں ملاقات کا شرف حاصل کر کے آیا ہوں۔

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے میرے امتی پہلے اپنے بدن کو پاک کر لے۔ اپنے لباس اور جگہ کو بھی پاک وصاف کر لے۔ پھر اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اس طرح حاضر ہو کہ جب تم تکبیر تحریمہ کہو تو دونوں ہاتھوں کو کانوں کی لو تک اٹھاؤ اور رب تعالیٰ کی بارگاہ میں زبان حال سے عرض کرو کہ اے مالک ومولا عزوجل میں ساری دنیا کو پیچھے چھوڑ کر تیری بارگاہ میں حاضر ہو رہا ہوں۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو جا۔ پھر اللہ عزوجل کی حمد وثناء بیان کرنا شروع کر دے۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآاِلٰهَ غَيْرُكَ

ترجمہ: پاک ہے تو اے اللہ میں تیری حمد کرتا ہوں تیرا نام برکت والا ہے اور تیری شان بہت بلند ہے۔اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝

ترجمہ کنز الایمان: سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہاں والوں کا۔ بہت مہربان رحمت والا۔ روز جزا کا مالک۔ ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں۔

اے میرے امتی ہاتھ باندھ کر بس تو اللہ عزوجل کی حمد وثنا بیان کرتے ہی رہنا۔ پھر اللہ عزوجل تیری طرف توجہ فرمائے اور پوچھے اے بندے تو کیسے آیا ہے۔ کیا چاہتا ہے؟ فرمایا اے میرے امتی اس وقت اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں چلے

marfat.com

جانا اور پھر اس کی تسبیح ہی بیان کرتے چلے جانا۔

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم

ترجمہ: پاک ہے میرا پروردگار عظمت والا

پھر رب تعالیٰ ارشاد فرمائے۔ اے بندے کیا وجہ ہے کہ تو جھکتا ہی چلا جا رہا ہے ذرا کھڑے ہو کر بتلا تو سہی کیا چاہتا ہے۔

فرمایا اے میرے امتی تو کھڑا ہو کر کہنا

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ

ترجمہ: اللہ نے اس کی سن لی جس نے اس کی تعریف کی۔

رب تعالیٰ پوچھے بتلا کیا چاہتا ہے۔ فرمایا اے میرے امتی تو اسی وقت اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں گر جانا۔ اور یہ انتہائی انکساری ہے۔ کہ بندے کا سر جسم کے اعضاء میں سب سے اوپر ہوتا ہے۔ اگر اس اوپر والے کو کسی کے قدموں میں ہی رکھ دیا جائے۔ تو یہ انکساری کی انتہاء ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میرا بندہ جب سجدے کی حالت میں ہوتا ہے تو میں اس کے قریب ہوتا ہوں۔ (یعنی قرب کا اعلیٰ مقام حاصل ہوتا ہے)۔

فرمایا اے میرے غلام تو سجدے میں گر کر اس کی تسبیح ہی بیان کرتے جانا۔

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی

ترجمہ: پاک ہے میرا پروردگار بہت بلند

پھر رب تعالیٰ مزید کرم نوازی فرمائے اور ارشاد فرمائے اے میرے بندے تو تو سر کو ہی جھکاتا جا رہا ہے۔ سر کو اٹھا اور بتلا کیا چاہتا ہے۔ فرمایا اے میرے امتی پھر تو دو زانو بیٹھ جانا اور عرض کرنا

marfat.com

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبٰتُ

ترجمہ: تمام قولی عبادتیں، تمام فعلی عبادتیں اور تمام مالی عبادتیں اللہ ہی کے لئے ہیں

ابھی تک بندہ خوفزدہ ہے ڈر رہا ہے کہ میں بدکار سیہ کار پوری کائنات کے مالک کے حضور پیش ہوں۔ اتنے میں وہ ہستی جس نے حاضری کا طریقہ بتایا وہ بھی جلوہ گر ہو جائے۔تو حوصلہ بڑھ جاتا ہے اور خوف امن میں تبدیل ہو جاتا ہے۔تو اتنے میں ہمارے کریم آقا شفیق آقا رحمۃ اللعالمین رؤف الرحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی جلوہ گر ہو جاتے ہیں تو امتی اسی وقت پکار اٹھتا ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَاالنَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

ترجمہ: سلام ہو تم پر اے نبی اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں

پھر امتی اپنے اوپر اور نیک صالحین کے اوپر سلامتی بھیجتا ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ

ترجمہ: سلام ہو ہم پر اور اللہ عزوجل کے نیک بندوں پر

جب اللہ عزوجل اور پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار نصیب ہوتا ہے تو امتی پکار اٹھتا ہے

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ عزوجل کے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے بندے اور رسول ہیں

پھر امتی اللہ عزوجل کی بارگاہ میں التجا کرتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ

marfat.com

اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌO اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌO

ترجمہ: اے اللہ درود بھیج محمد پر اور ان کی آل پر جس طرح تو نے درود بھیجا ابراہیم پر اور ان کی آل پر بے شک تو سراہا ہوا بزرگ ہے۔ اے اللہ برکت نازل کر محمد اور ان کی آل پر جس طرح تو نے برکت نازل کی ابراہیم پر اور ان کی آل پر بے شک تو سراہا ہوا بزرگ ہے۔

اے اللہ عزوجل درود بھیج رحمتیں نازل کر برکتیں نازل کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر جنہوں نے مجھ جیسے بدکار کو تیری بارگاہ میں حاضر ہونے کی سعادت عطا فرمائی۔

پھر امتی اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اپنی اولاد کی والدین کی اور مومنین کے لئے دعا کرتا ہے۔

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿۴۰﴾ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿۴۱﴾ (ابراہیم ۴۰، ۴۱ پارہ ۱۳)

ترجمہ کنزالایمان: اے میرے رب مجھے نماز قائم کرنے والا رکھ اور کچھ میری اولاد کو اے ہمارے رب اور ہماری دعا سن لے اے ہمارے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہوگا۔

پیارے اسلامی بھائیو! بظاہر تو نماز پڑھنے والا ہمارے سامنے بیٹھا ہوتا ہے لیکن حقیقت میں یہ عالم ملکوت عالم لاہوت۔ عالم جبروت اور تمام عالمین کی سیر کرنے کے بعد واپس آتا ہے۔ تو پھر سلام عرض کرتا ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

marfat.com

پیارے اسلامی بھائیو! اگر آج میں اعلان کردوں کہ میرے صدر پاکستان سے روابط ہیں۔ جس کسی نے ملاقات کرنی ہو میرے ساتھ آٹھ دن کے بعد رابطہ کرلے۔ تو عین ممکن ہے کہ آپ میرے پاس آٹھ دن پہلے ہی میرے گھر کا محاصرہ کرلیں۔ کہ کہیں موقع ہاتھ سے نہ نکل جائے آٹھ دن پہلے ہی چلے جاتے ہیں۔

ادھر سرکار دوعالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرمارہے ہیں کہ اے میرے امتیو آؤ میں تمہاری ملاقات اللہ عزوجل سے کروادوں۔ اور ہم کہتے ہیں کہ ہمارے پاس وقت نہیں۔ کس قدر افسوس کی بات ہے۔ حالانکہ روزانہ مسجد سے اعلان ہوتا ہے کہ

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ　　　　حَیَّ عَلَی الْفَلَاح

ترجمہ: آؤ نماز کی طرف　　　　آؤ کامیابی کی طرف

بظاہر تو مؤذن پکار رہا ہے لیکن حقیقت میں وہ پیغام اللہ عزوجل سنا رہا ہے۔ رب تعالیٰ کا پیغام ہے آؤ نماز کے لئے۔ اور پھر تمہاری بھلائی بھی اسی میں ہے علماء کرام فرماتے ہیں کہ عربی زبان میں فلاح سے بہتر لفظ کوئی نہیں۔ جس میں دنیا اور آخرت کی تمام بھلائیاں شامل ہوں۔ اس کے لئے فلاح کا لفظ بولا جاتا ہے۔

انسان افضل ہے کہ کتا؟

ایک مرتبہ ایک اللہ عزوجل کے نیک بندے کے پاس کتا بیٹھا ہوا تھا۔ آنے والے نے سوال کیا کہ باباجی بتاؤ انسان افضل ہے یا کتا؟ ہمارے جیسا ہوتا تو فوراً کہہ دیتا کہ تمہیں شرم نہیں آتی انسان کا مقابلہ کتے سے کر رہا ہے؟ لیکن اس نیک بندے نے بڑا کمال جواب دیا۔ فرمانے لگے اگر انسان اپنے مالک کا فرمانبردار ہے۔ تو کتے سے کروڑ درجے افضل ہے۔ اور اگر اپنے مالک کا نافرمان ہے تو کتے سے کروڑ درجے بدتر ہے۔

marfat.com

اس لئے کہ کتے کا مالک اس کو ایک وقت کھانا کھلا دے جب بھی آواز دے کتا بھاگا بھاگا آئے گا۔ اور مالک کے پاؤں چوے گا۔ پھر رات بھر اس کے گھر کا پہرا دے گا۔ یہاں تک کہ سردی ہو یا گرمی ہو ننگے بدن یعنی بغیر کپڑے کے پہرا دے گا۔ پھر مالک اگر اس کو مارے بھی تو مالک کا در چھوڑ کر نہیں جاتا۔

ادھر انسان کا مالک اس کو دو تین وقت کھانا بھی دے رہا ہے۔ بدن پر کپڑے بھی ہیں۔ رہنے کے لئے مکان بھی ہے۔ الغرض اس کی نعمتیں بے شمار ہیں جو کہ انسان کو عطا فرما رہا ہے۔ اب اتنی نعمتیں حاصل کرنے کے باوجود رب تعالیٰ کی طرف سے پیغام آ رہا ہے۔ آؤ نماز کے لئے۔ آؤ نماز کے لئے۔ آؤ ملاقات کے لئے۔ آؤ اپنی فلاح کیلئے۔ اور ہم مالک ذوالجلال کا کہنا نہ مانیں۔ تو پھر ہمارا انجام کیا ہوگا؟

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ

راتیں جاگیں شیخ صداویں راتیں جاگن کتے تیں تھیں اتے

مالک دا در نہیں چھڈ دے بھاویں مارو سو سو جتے تیں تھیں اتے

کتے کا مالک کتے کو جوتے بھی مارے اس کا در چھوڑ کر نہیں جاتا۔ اور مالک ذوالجلال کی طرف سے آزمائش کا ایک جھٹکا لگ جائے ہم مایوس ہو جاتے ہیں۔

مالک دے گھر راکھی کر دے صابر بھکے ننگے

اٹھ بلھیا چل یار منا لے نئیں تے بازی لے گئے کتے

بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرما رہے ہیں کہ اللہ عزوجل کا فرماں بردار بن جا کہیں فرماں برداری میں کتے سے تو پیچھے نہ رہ جائے۔ کہیں کتا تجھ سے بازی نہ لے جائے۔

لہٰذا نماز کو اپنے لئے بوجھ نہ سمجھو بلکہ یہ تو اللہ عزوجل کی طرف سے بہت بڑا انعام ہے۔ اور اللہ عزوجل سے ہم کلام ہونے رب تعالیٰ سے ملاقات اور رب تعالیٰ

marfat.com

کے دیدار کا ذریعہ ہے۔

عیسائی پادری مسلمان ہوگیا

آج سے تقریباً چار پانچ سال پہلے سیالکوٹ میں رہنے والا ایک عیسائی پادری میرے پاس آیا۔ الحمدللہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگیا۔ میں نے اس سے مسلمان ہونے کی وجہ پوچھی۔ اور یہ بھی سنت ہے۔ کہ ایک غیر مسلم جب اسلام میں داخل ہوتا ہے تو کچھ دیکھ کر داخل ہوتا ہے۔ اس کے مسلمان ہونے کی وجہ پتہ چل جائے۔ تو مسلمان کو مزید ایمان میں پختگی حاصل ہوتی ہے۔ اور اسلام کی حقانیت کا بھی پتہ چلتا ہے۔ جیسے ایک مرتبہ سرکار دو عالم نور مجسم شفیع امم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام علیہم الرضوان کو طہارت کے مسائل اور استنجاء کرنے کا طریقہ بتلا رہے تھے۔ اتفاقاً ایک یہودی بھی یہ گفتگو سن رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ اور عرض کرنے لگا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کلمہ پڑھا کر مسلمان کر دیں۔ سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تو مسلمان کیوں ہونا چاہتا ہے؟ تو عرض کرنے لگا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس مذہب نے اپنے چاہنے والوں کو استنجاء اور طہارت کے لئے بھی کسی کا محتاج نہیں چھوڑا۔ اس سے بہتر مذہب کون سا ہو سکتا ہے۔ لہٰذا میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں۔

اور یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو کہ ماں کی گود سے لے کر قبر میں دفن ہونے تک زندگی کے ہر موڑ پر رہنمائی فرماتا ہے۔

بے شک وہ مذہب اسلام ہے۔

ایک مرتبہ ایک عیسائی دعویٰ کرنے لگا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات طیبہ مکمل ضابطہ حیات ہے۔ مسلمان نے پوچھا میں شادی کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت عیسیٰ

marfat.com

علیہ السلام کی حیات طیبہ میری کس طرح رہنمائی فرمائے گی ۔ عیسائی خاموش ہوگیا۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے شادی نہیں کی تھی ۔ جب کہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے شادیاں بھی کیں ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے محنت ومشقت بھی کی تجارت بھی کی حکمرانی بھی کی جنگیں بھی لڑیں ۔ غرضیکہ زندگی کے کسی بھی شعبے سے تعلق رکھنے والا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کی طرف دیکھے ۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اس کی رہنمائی فرمائے گی ۔

مرزائی مسلمان ہوگیا

حضور قبلہ سید ابوالبرکات سید احمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دست اقدس پر ایک مرزائی نے اسلام قبول کیا ۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے پوچھا کہ تم اسلام کیوں قبول کر رہے ہو ۔ تو اس نے بڑا ایمان افروز جواب دیا ۔ کہنے لگا کہ میں پیدائشی مرزائی تھا ۔ یعنی میرے ماں باپ بھی مرزائی تھے ۔ جب میں نے ہوش سنبھالا تو میں ان سے ایک سوال کرتا تھا ۔ آج تک مجھے اس کا جواب نہ مل سکا ۔ جس کی وجہ سے میں نے مرزائیت چھوڑ کر اسلام قبول کرلیا ۔ اور اس نے چیلنج کیا کہ قیامت تک مرزائی اور قادیانی میرے اس سوال کا جواب نہیں دے سکیں گے ۔

مرزائیوں اور قادیانیوں سے سوال

مرزا غلام احمد قادیانی کو ماننے والے دو گروہ ہیں ایک لاہوری گروہ ہے اور ایک مرزائی ۔

مرزائی مرزا غلام احمد کو نبی مانتے ہیں ۔ جبکہ لاہوری گروپ ان کو نبی نہیں بلکہ مجدد مانتے ہیں ۔ اور مرزا صاحب دونوں کو سچا کہتے ہیں ۔ ایک طرف تو کہتے ہیں کہ

marfat.com

جو مجھے نبی نہ مانے وہ کتے اور خنزیر کی اولاد میں سے ہیں۔ جبکہ ان کا بھائی ان پر ایمان نہیں لایا تھا۔ تو سمجھ لو کہ مرزا صاحب کس کی اولاد ہیں۔

جب لاہوری گروپ کی طرف آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ میں نبی نہیں ہوں مجھے نبی نہ مانو میں تو مجدد ہوں۔

نومسلم نے کہا کہ اگر مرزا صاحب کو نبی مانیں تو مجدد کی طرف سے جھوٹے پڑتے ہیں۔ اور اگر مجدد مانیں تو نبی کی طرف سے جھوٹے پڑتے ہیں۔ تو جھوٹا نہ نبی ہوسکتا ہے نہ مجدد۔

مومن جھوٹا نہیں ہوسکتا

کیونکہ حدیث مبارکہ میں ہے کہ ایک مرتبہ سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگائے جلوہ افروز تھے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے سوال کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا مومن سے چوری ہوسکتی ہے۔ یعنی مومن چور ہوسکتا ہے۔ سرکار دو عالم نور مجسم شفیع امم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد ارشاد فرمایا کہ ہاں مومن سے چوری ہوسکتی ہے۔ پھر عرض کی گئی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا مومن سے زنا ہوسکتا ہے۔ یعنی مومن زانی ہوسکتا ہے۔ سرکار دو عالم نور مجسم شفیع امم صلی اللہ علیہ وسلم نے توقف فرمایا۔ پھر ارشاد فرمایا ہاں۔

پھر عرض کی گئی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا مومن جھوٹا ہوسکتا ہے۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دم ٹیک چھوڑ دی اور بغیر توقف کے فرمایا۔ مومن ہو اور جھوٹ بولے یہ نہیں ہوسکتا۔ یعنی مومن جھوٹا نہیں ہوسکتا۔

ایک مومن کی شان ہے کہ وہ جھوٹا نہیں ہوسکتا۔ چہ جائیکہ وہ نبی یا مجدد کہلائے۔

اس نومسلم نے بتایا کہ بہت دفعہ میں یہ سوال مرزائیوں کے بڑے بڑے

marfat.com

گروگنتالوں سے کیئے۔ لیکن مجھے آج تک کوئی مطمئن نہیں کر سکا۔ اس لئے مرزائیت کو چھوڑ اسلام قبول کر رہا ہوں۔

پیارے اسلامی بھائیو! میں نے بھی سنت پر عمل کرتے ہوئے اس عیسائی پادری سے سوال کیا کہ تم مسلمان کیوں ہوئے ہو؟ یقین جانو اس نے ایسا کمال جواب دیا کہ اس کی حلاوت آج تک میرے دل میں موجود ہے۔ کہنے لگا کہ حافظ صاحب اسلام ہی پوری دنیا میں واحد مذہب ہے جو روزانہ دن میں پانچ مرتبہ اللہ عزوجل سے ملاقات کرواتا ہے۔ کسی مذہب میں تو آٹھ دن کے بعد بلایا جا رہا ہے۔ کہیں مہینے کے بعد کہیں سال کے بعد۔ جب کہ اسلام روزانہ پانچ مرتبہ اللہ عزوجل سے ملاقات کرواتا ہے۔ اس لئے میں نے عیسائیت چھوڑی اور اسلام قبول کیا ہے۔

بے نمازیو غور کرو

کس قدر افسوس کی بات ہے کہ ایک غیر مسلم تو نماز کو دیکھ کر مسلمان ہو رہا ہے۔ اور ایک مسلمان ہے جو نماز کے قریب نہیں آ رہا۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ یعنی جو نماز پڑھتا ہے۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں اس امتی سے ٹھنڈی ہو جاتی ہیں۔ اور جو نماز نہیں پڑھتا اس کے بارے میں خود ہی سوچ لو۔

پھر ارشاد فرمایا کہ نماز دین کا ستون ہے۔ ظاہر بات ہے کہ ستونوں کے بغیر چھت قائم نہیں رہ سکتی۔ اسی طرح نماز دین کا ایسا اہم ستون ہے۔ جس کے بغیر دین کی چھت برقرار رہنا مشکل ہے۔ پھر ارشاد فرمایا کہ نماز سے روزی میں برکت ہوتی ہے۔ آج ہم سوچتے ہیں کہ نماز پڑھنے چلا گیا تو بکری کم ہوگی۔ مال کم کمایا جائے گا۔ گاہک واپس چلے جائیں گے۔ پیارے اسلامی بھائیو! قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد رب العالمین ہے۔

marfat.com

وَمَنۡ اَعۡرَضَ عَنۡ ذِكۡرِىۡ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيۡشَةً ضَنۡكًا وَّنَحۡشُرُهٗ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ اَعۡمٰى ﴿۱۲۴﴾ (سورة طٰهٰ آیت ۱۲۴ پارہ ۱۶)

ترجمہ کنزالایمان: اور جس نے میری یاد سے منہ پھیرا تو بے شک اس کے لئے تنگ زندگانی ہے۔ اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ نماز پڑھنے سے روزی کم ہوگی۔ حالانکہ اللہ عزوجل ارشاد فرما رہا ہے کہ جو میرے ذکر سے یعنی نماز سے منہ موڑتا ہے۔ میں اس کا دنیا میں رزق تنگ کر دیتا ہوں۔ تنگ سے مراد یہ نہیں کہ ایک لاکھ میں سے پچاس ہزار رہ جائیں گے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ ایک لاکھ کا چاہے دس لاکھ ہو جائے مگر اس میں سے برکت اٹھ جائے گی۔ اس کا نفس پیاسا ہی رہے گا۔ سکون اور اطمینان کی دولت سے محروم رہے گا۔ یہ تو دنیا میں سزا ہے اور آخرت میں اس کو اندھا کر کے اٹھایا جائے گا۔

دوزخ میں جانے کی وجہ

قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا کہ جب جنتی جنت میں پہنچ جائیں گے اور دوزخی دوزخ میں پہنچ جائیں گے۔ تو جنتی دوزخیوں کو عذاب میں مبتلاء دیکھ کر سوال کریں گے۔

مَا سَلَكَكُمۡ فِىۡ سَقَرَ ﴿۴۲﴾ قَالُوۡا لَمۡ نَكُ مِنَ الۡمُصَلِّيۡنَ ﴿۴۳﴾

(المدثر: ۴۳،۴۲ پارہ ۲۹)

ترجمہ کنزالایمان: تمہیں کیا بات دوزخ میں لے گئی۔ وہ بولے ہم نماز نہ پڑھتے تھے۔

دوزخی دوزخ میں جانے کی وجہ یہ بتائیں گے کہ ہم دنیا میں نماز نہ پڑھتے تھے۔

marfat.com

پرچہ آؤٹ کر دیا

ایک بچہ میٹرک کا سٹوڈنٹ (Student) ہے۔ اگر پرچہ آؤٹ کر دیا جائے یعنی امتحان سے پہلے ہی بتا دیا جائے کہ یہ سوال آنے والے ہیں۔ اگر طالب علم پھر بھی تیاری نہ کرے امتحان میں فیل ہو جائے تو اس سے بڑا نکما کون ہوگا۔ کروڑوں درود اور کروڑوں سلام اس پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر جنہوں نے قیامت کے امتحان کے پیپر کو آؤٹ کر دیا۔ یعنی پہلے ہی سے بتلا دیا کہ اے میرے امتیو قیامت کے روز تم سے سب سے پہلا سوال نماز کا ہوگا۔

تیاری میں سستی

تیاری میں سستی کی ایک وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ طالب علم کو یقین نہ ہو۔ ہوسکتا ہے کہ جس نے پیپر آؤٹ کیا گیس لگایا ہو۔ وہ غلط ہی ہو۔ لیکن اگر پیپر آؤٹ کرنے والی وہ ہستی ہو جس کے بارے میں قرآن مجید گواہی دے رہا ہے کہ

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ﴿٣﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ﴿٤﴾ (النجم پارہ ۲۷)

ترجمہ کنز الایمان: اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے۔

کلام خدا ہے کلام محمد ﷺ اسی سے سمجھ تو مقام محمد ﷺ

تیرے منہ سے جو نکلی وہ بات ہو کے رہی
تو نے جو دن کو کہا رات تو رات ہو کے رہی

جس محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کہنے سے ہم مسلمان ہوئے جنت دوزخ قیامت پر ایمان لائے۔ اسی محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے روز مسلمان سے سب سے پہلا سوال نماز کا ہی ہوگا۔ کیا ہمارا پہلا سوال درست ہے؟

marfat.com

پھر ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ امتحان میں اگر پہلا سوال درست ہو جائے تو حوصلہ بلند ہو جاتا ہے۔ اگلے سوال مشکل بھی ہوں تو آسان ہو جاتے ہیں۔ اور اگر پہلے سوال میں ہی پھنس جائیں تو اگلے سوال آتے بھی ہوں تو مشکل ہو جاتے ہیں۔

نماز کو بوجھ مت سمجھو

پیارے اسلامی بھائیو! جنت پاک لوگوں کی جگہ ہے۔ گناہوں کی وجہ سے بندے کا باطن ناپاک ہو جاتا ہے۔ جس طرح ایک صندوق جس میں دھلے ہوئے کپڑے رکھے جاتے ہیں۔ میلا کچیلا کپڑا ان میں نہیں رکھا جاتا۔ کیونکہ وہ جگہ ہی دھلے ہوئے کپڑے رکھنے کی ہے۔ اگر میلے کپڑوں کو اس میں رکھنا چاہتے ہیں تو پہلے ان کو صاف کرنا پڑے گا۔ دھونا پڑے گا جب اجلا ہو جائے گا تو پھر اچھے کپڑوں کے ساتھ رکھا جائے گا۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو فکر لاحق تھی کہ میرے امتی گناہ کریں گے تو گناہوں کی معافی کس طرح ہوگی۔ تو اللہ عزوجل نے گناہوں کی بخشش کے لئے نمازوں کا تحفہ عطا فرمایا۔

لہٰذا مکی مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم دونوں جہاں کے داتا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے میرے صحابہ کرام علیہم الرضوان اگر کسی کے گھر کے سامنے نہر جاری ہو اور وہ دن میں پانچ مرتبہ غسل کرے تو کیا اس کے بدن پر میل رہ جائے گی۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان عرض کرنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالکل کوئی میل نہ رہے گی۔ تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے میرے صحابہ علیہم الرضوان بالکل اسی طرح جب میرا امتی دن میں پانچ مرتبہ نماز ادا کرتا ہے تو اللہ عزوجل اس کے باطن میں گناہوں کی میل نہیں رہنے دیتا۔

ایک حدیث مبارکہ ہے کہ جب بندہ نماز پڑھنے لگتا ہے تو گناہوں کی گٹھڑی اس

marfat.com

کے سر پر رکھ دی جاتی ہے۔ جب وہ رکوع میں جاتا ہے تو وہ گٹھڑی اس کے سر پر سے گر جاتی ہے۔ جب وہ نماز سے فارغ ہو جاتا ہے تو اس کے سر سے گناہوں کا بوجھ اتر چکا ہوتا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک خوبصورت پرندہ دیکھا جو کہ ایک تالاب کے کنارے مٹی میں لوٹ پوٹ ہو جاتا ہے۔ جس سے وہ گندہ ہو جاتا ہے۔ پھر تالاب میں ڈبکی لگاتا ہے جس سے وہ اجلا ہو جاتا ہے۔ یہ عمل اس نے پانچ مرتبہ کیا۔ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا اس پرندے کی مثال میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی کی طرح ہے۔ جو دنیا میں رہیں گے گناہوں سے گندے ہو جائیں گے۔ جب پانچ نمازیں پڑھیں گے تو میں انہیں اس طرح صاف کر دوں گا جس طرح یہ پرندہ۔

اگر کوئی مسلمان اپنے آپ کو نماز ادا کر کے گناہوں سے پاک نہیں کرنا چاہتا۔ تو اس کے لئے پھر دوزخ کی بھٹی تیار کی گئی ہے۔ جس میں مسلمان گنہگار کو داخل کیا جائے گا۔ اپنے گناہوں کی سزا بھگت کر ایک نہ ایک دن جنت میں ضرور داخل ہوگا۔ جب کہ کفار ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دوزخ میں جلیں گے۔

اگر نفس نماز کے لئے راضی نہ ہو تو ایک کام کریں۔ ایک موم بتی جلا کر اس پر اپنا ہاتھ رکھ دیں۔ یقیناً اس کی آگ ہم سے برداشت نہ ہو سکے گی۔ جب موم بتی کی آگ برداشت نہ ہو سکے تو اپنے نفس کو سمجھائیں کہ اگر تو اس ہلکی آگ کو برداشت نہیں کر سکتا تو دوزخ کی آگ جو کہ دنیا کی گرم ترین آگ سے بھی (۶۹) گنا زیادہ گرم ہے۔ اس کو کیسے برداشت کرے گا۔

بے نمازی کی سزا

شب معراج پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو لیٹے دیکھا جس

marfat.com

کا سر ایک فرشتہ بھاری پتھر سے کچل رہا ہے جب وہ پتھر سر پر مارتا ہے تو اس کا سر پاش پاش ہو جاتا ہے۔ اور پتھر دور جا گرتا ہے۔ جب فرشتہ اس پتھر کو اٹھا کر واپس آتا ہے تو اتنے میں اس کا سر پھر سلامت ہو جاتا ہے فرشتہ پھر اس کے سر کو پتھر سے کچلتا ہے پتھر پھر دور جا گرتا ہے۔ یہ عمل بار بار جاری رہتا ہے۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل امین علیہ السلام سے پوچھا یہ کون ہے؟ جس کو اتنا شدید عذاب دیا جا رہا ہے۔ جبریل امین علیہ السلام نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آپ کا امتی ہے جو کہ نماز ادا نہیں کرتا تھا۔

اسی طرح حدیث مبارکہ میں ہے کہ بے نمازی کی قبر میں آگ بھڑکائی جائے گی۔ اور قبر اس کو اس طرح دبائے گی کہ اس کی پسلیاں ٹوٹ پھوٹ کر ایک دوسرے میں داخل ہو جائیں گی۔ بے نمازی سے حساب سختی سے لیا جائے گا۔ اور ایک گنجا سانپ اس پر مسلط کر دیا جائے گا۔ جب وہ ڈنگ مارے گا تو بندہ ستر ہاتھ زمین میں دھنستا ہی جائے گا۔ پھر یہ لوہے کے ناخن استعمال کر کے اس کو باہر نکالے گا۔ پھر ڈنگ مارے گا تو یہ پھر ستر ہاتھ زمین میں دھنستا جائے گا۔

جان بوجھ کر نماز ترک کرنے والا

حدیث مبارکہ میں ہے کہ

مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ کَفَرَ

ترجمہ: جس نے جان بوجھ کر نماز ترک کی اس نے کفر کیا

اس کا یہ مطلب نہیں کہ نماز نہ پڑھنے والا کافر ہو جاتا ہے۔ بلکہ اس سے مراد وہ بندہ جو نماز کو فضول سمجھتا ہے۔ حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ یا نماز کے بارے میں معاذ اللہ کہتا ہے کہ یہ تو وقت ضائع کرنا ہے۔ یہ ویسے ہی ٹکریں مارتا ہے۔ ایسا بندہ

marfat.com

بالکل کافر ہو جاتا ہے۔ ارکان اسلام کو حقارت کی نظر سے دیکھنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

البتہ اگر ایک بندہ نماز نہیں پڑھتا اس میں اپنی غلطی سمجھتا ہے۔ کوتاہی سمجھتا ہے۔ ایسا بے نمازی دائرہ اسلام سے خارج تو نہیں ہوگا۔ البتہ وہ شخص کبیرہ گناہ کا مرتکب کہلائے گا۔ اور سزا کا مستحق ہوگا۔

ابلیس ملعون ہوگیا

اللہ عزوجل نے جب حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق فرمائی تو پھر تمام اشیاء کے نام اور خاصیتیں سکھادیں۔ جب فرشتوں سے اشیاء کے نام پوچھے تو وہ جواب نہ دے سکے۔ اور عرض کرنے لگے اے مالک و مولا عزوجل ہم صرف وہی جانتے ہیں جو تو نے ہمیں سکھایا۔ پھر ان اشیاء کو حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے پیش کیا۔ تو انہوں نے تمام اشیاء کے نام بتادیئے۔ اور ان کی خاصیتیں بھی بتائیں۔ پھر اللہ عزوجل نے حکم ارشاد فرمایا کہ اے فرشتو! سجدہ کرو حضرت آدم علیہ السلام کو تمام فرشتوں نے سجدہ کیا۔ لیکن ابلیس نے سجدہ نہ کیا۔ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا کہ نکل جا یہاں سے قیامت تک تجھ پر لعنت برستی رہے گی۔

قرآن مجید میں جتنے بھی واقعات ہیں۔ ان میں ہماری اصلاح کے پہلو موجود ہیں۔ جیسے ابھی واقعہ بیان ہوا۔ اس سے ہمیں پتہ چلا کہ جس نے اللہ عزوجل کا حکم ایک مرتبہ نہیں مانا اللہ عزوجل اس سے کس قدر ناراض ہوا۔ اس کو جنت سے نکال دیا اور لعنت کا مستحق ٹھہرا۔ اور اللہ عزوجل نے ہمیں کتنی مرتبہ نماز پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔ اور ہم روزانہ کتنی مرتبہ اللہ عزوجل کے حکم کی نافرمانی کر رہے ہیں۔

دوسری طرف دیکھا جائے تو اللہ عزوجل نے ابلیس کو حکم دیا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو۔ اس نے ایک سجدہ حضرت آدم علیہ السلام کو نہ کیا۔ اس کا حشر کیا ہوا

marfat.com

اور اللہ عزوجل نے ہمیں حکم دیا کہ تم مجھے (جو کہ ساری مخلوق کا خالق و مالک ہے) سجدہ کرو۔آپ خود ہی اندازہ لگائیں کہ جس نے حضرت آدم علیہ السلام کو ایک سجدہ نہیں کیا۔اس کو کتنی سزا ملی۔ اور جو خالق و مالک عزوجل کو سجدہ نہ کرے اور دن میں کئی سجدے نہ کرے اس کا کیا حشر ہوگا۔

حکایت میں آتا ہے کہ شیطان ایک بندے کے ساتھ ہمسفر ہوا۔اس بندے نے دو دن کوئی نماز نہ پڑھی۔شیطان اس سے اجازت لے کر جانے لگا۔تو اس بندے نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ اور واپس کیوں جا رہے ہو؟ کہنے لگا میں شیطان ہوں یہ سوچ کر آپ سے جدا ہو رہا ہوں کہ میں نے تو ایک سجدہ آدم علیہ السلام کو نہ کیا مجھے جنت سے نکال دیا گیا۔ اور لعنت کا طوق گلے میں ڈال دیا گیا۔ اور تو نے دو دن میں ۱۹۲ سجدے اللہ عزوجل کو نہیں کئے۔ تیرے اوپر کتنا غضب نازل ہوگا۔ میں اگر تیرے ساتھ رہا تو میں اس غضب کا شکار نہ ہو جاؤں۔اس لئے تیرا ساتھ چھوڑ رہا ہوں۔

پانچوں نمازوں میں 48 رکعت ہیں۔ ہر رکعت میں دو سجدے اس طرح ایک دن میں تقریباً ۹۶ سجدے بن جاتے ہیں۔

نماز فجر	۲ سنت	۲ فرض					۴
ظہر	۴ سنت	۴ فرض	۲ سنت	۲ نفل			۱۲
عصر	۴ سنت	۴ فرض					۸
مغرب		۳ فرض	۲ سنت	۲ نفل			۷
عشاء	۴ سنت	۴ فرض	۲ سنت	۲ نفل	۳ وتر	۲ نفل	۱۷
ٹوٹل							۴۸

بے نمازیو لرز جاؤ

بے نمازی کی قبر میں آگ بھڑکا دی جاتی ہے۔اور قبر میں ایک گنجا سانپ مسلط کر دیا جاتا ہے۔جو اس کو ڈنگ مارتا ہے۔تو بندہ ستر ہاتھ زمین میں دھنس جاتا ہے۔

marfat.com

پھر لوہے کے ناخن استعمال کر کے اس کو باہر نکالتا ہے۔ پھر ڈنگ مارتا ہے۔ بندہ پوچھتا ہے کہ مجھے کیوں سزا دی جا رہی ہے۔ وہ سانپ بتلائے گا۔ اے بندے تو نے نماز فجر نہیں پڑھی تھی۔ اس لئے ظہر تک تجھے ماروں گا۔ اور پھر ظہر نہ پڑھنے پر عصر تک اور عصر نہ پڑھنے پر مغرب تک اور مغرب نہ پڑھنے پر عشاء تک اور عشاء نہ پڑھنے پر تجھے فجر تک مارتا رہوں گا۔ مزید حدیث مبارکہ میں ہے کہ بے نمازی کو قبر اس طرح دبائے گی کہ اس کی پسلیاں ٹوٹ پھوٹ کر ایک دوسرے میں پیوست ہو جائیں گی۔ بے نمازی سے حساب سختی سے لیا جائے گا۔

یہ تو قبر میں عذاب کا ذکر ہوا مزید یہ کہ میدان محشر میں بھوکا اور پیاسا ہوگا دوزخ میں ایک وادی ہے جس کا نام ویل ہے۔ اس کا عذاب اس قدر شدید ہوگا کہ دوزخ کے دوسرے طبقے اس سے پناہ مانگیں گے اس میں بے نمازی کو ڈالا جائے گا۔

اے بے نمازی لرز جا اور توبہ کر موت کا کوئی بھروسہ نہیں۔

دوزخ کے دروازے پر نام

حدیث مبارکہ میں ہے کہ جو بندہ جان بوجھ کر ایک نماز ترک کر دیتا ہے۔ اس کا نام دوزخ کے دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے۔ اتنی دیر تک نام مٹایا نہیں جاتا جب تک وہ نماز ادا نہیں کر لیتا۔ لہٰذا زندگی میں جو نمازیں قضاء ہو چکی ہیں اس کو بھی ادا کرنے کی کوشش کریں۔ موت کا کوئی بھروسہ نہیں اگر شیطان وسوسہ ڈالے کہ اتنی نمازیں کیسے ادا کرے گا۔ تو اس کے وسوسے میں نہ آئیں۔ بلکہ یاد رکھیں کہ ایک بندہ گھر سے حج کے لئے نکل جاتا ہے۔ اگر راستے ہی میں موت آ جائے تو قیامت کے روز حاجیوں میں اٹھایا جائے گا۔ اسی طرح آپ نمازیں شروع کر دیں انشاء اللہ عزوجل اگر موت آ بھی گئی تو قیامت کے روز نمازیں ادا کرنے والوں میں اٹھائے جائیں گے۔

marfat.com

قضاء نمازیں شمار کرنے کا طریقہ

سب سے پہلے آپ یہ دیکھیں کہ اس وقت آپ کی عمر کتنی ہے۔ فرض کریں چالیس سال ہے۔ اس میں سے پندرہ سال نکال دیں۔ کیونکہ عموماً پندرہ سال کی عمر میں لڑکا بالغ ہوتا ہے۔ اور عورت عموماً بارہ یا تیرہ سال کی عمر میں بالغہ ہوتی ہے۔ کیونکہ نابالغ پر نماز فرض نہیں۔ لہٰذا عمر کا یہ حصہ نکال دیں۔ باقی جتنے سال بچتے ہیں اس میں اندازہ لگائیں کہ کتنے سال نماز ادا کی ہوگی۔ مثلاً اگر دس سال پر ذہن مطمئن ہوتا ہے تو دس سال یہ بھی نکال دیں۔ اب باقی جتنے سال بچے کوشش کریں کہ جتنے سال بچیں اس سے بھی زائد نمازیں ادا کرلیں۔ اس لئے کہ جو زائد فرض ادا کریں گے وہ خود بخود نفل ہو جائیں گے۔

اگر چودہ سال کی نمازیں آپ کے ذمہ ہیں تو روزانہ ایک دن کی نماز بھی ادا کریں تو چودہ سال میں نمازیں ادا ہو جائیں گی۔ اگر موقع مل جائے تو روزانہ دو دن یا چار دنوں کی ادا کریں۔ تو اور جلدی اسی طرح اگر برکت والی راتیں آجائیں تو ان میں نوافل ادا کرنے کی بجائے اتنے فرائض ہی ادا کرتے جائیں۔

نوافل قبول نہیں جب کہ ذمے فرائض ہوں

علماء کرام فرماتے ہیں کہ جس کے ذمے فرض ہوں اس کے نوافل قبول نہیں ہوں گے اور اگر قبول ہوئے بھی تو ستر نفل ایک فرض کے برابر شمار ہوں گے۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت صفحہ ٦٩، ردالمختار جلد نمبر ا ص ٥٣٦) حالانکہ دیکھا جائے تو نوافل میں بھی وہی کچھ پڑھتے ہیں جو فرائض میں پڑھتے ہیں۔ فرق تو صرف نیت کا ہی ہے۔ تو اگر نوافل کی جگہ فرائض ہی ادا کر لئے جائیں تو اس کا بہت فائدہ ہو جائے گا اور فرض بھی ادا ہو جائے گا اور عبادت بھی ہو جائے گی۔

نفلی عبادت کو یوں سمجھیں کہ جیسے اوور ٹائم (Overtime) جو کہ ڈبل دیا جاتا

marfat.com

ہے۔اگر دو گھنٹے کام کریں تو تنخواہ چار گھنٹے کی دی جاتی ہے۔اگر کوئی مزدور یہ کہے کہ مجھ سے اوورٹائم (Overtime) لگوالیں میں ڈیوٹی نہیں کرسکتا۔تو ظاہر ہے کہ کوئی مالک بھی اس کو تسلیم نہیں کرے گا۔ بلکہ کہا جائے گا کہ اوورٹائم کا مستحق وہی ہوگا جس نے آٹھ گھنٹے ڈیوٹی ادا کی ہوگی۔تو نماز پنجگانہ ہماری ڈیوٹی ہے۔اس کو ادا کرنے کے بعد اگر کوئی نفل ادا کرتا ہے۔تو اس کو اوورٹائم کی طرح ڈبل ثواب دیا جائے گا۔ اور اگر کسی نے فرض نماز ادا نہیں کی تو نوافل قبول نہیں ہوں گے۔حضرت امام غزالی علیہ الرحمۃ اللہ الوالی ارشاد فرماتے ہیں کہ جیسے مقروض بندہ قرض لینے والے کو تحفے تحائف دے کہ قرض لینے والے کو اس کا قرض ادا کیئے بغیر راضی نہیں کرسکتا۔بالکل اسی طرح فرض نماز ہمارے اوپر قرض ہے۔تو قرض ادا کیئے بغیر نوافل ادا کر کے ہم اللہ عزوجل کو راضی نہیں کرسکتے۔

ایک اور مثال عرض کرتا ہوں کہ جس طرح رمضان المبارک میں نماز تراویح ادا کی جاتی ہے۔اگر ایک بندہ دیر سے آتا ہے۔اس وقت نماز تراویح کی جماعت کھڑی ہے اگر وہ اس میں شامل ہو جاتا ہے تو اس کی نماز ہرگز نہیں ہوگی۔جب تک وہ عشاء کے فرائض ادا نہ کرلے۔لہٰذا وہ پہلے فرائض ادا کرے گا چاہے اتنے میں تراویح کی جماعت ختم ہو جائے۔

زندگی کی قضا نمازیں ادا کرنے کا طریقہ

اگر کسی کے ذمے فرض نمازیں ہیں تو اس کو چاہیے کہ نوافل کی جگہ فرائض ادا کرے۔ اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ میرے پاس وقت نہیں۔ جو میں سابقہ فرائض ادا کرسکوں۔تو اس کے لئے ایک طریقہ علماء کرام نے بتلایا ہے۔جس سے اس کے فرائض بھی ادا ہو جائیں گے اور اضافی وقت بھی نہیں دینا پڑے گا۔

نماز پنجگانہ میں سولہ (16) رکعت نفل ادا کیئے جاتے ہیں۔نماز ظہر میں دو نفل نماز عصر میں چار رکعت سنت غیر مؤکدہ (یہ بھی نفل کے برابر ہیں) نماز مغرب میں دو رکعت نفل اور نماز عشاء میں آٹھ رکعت نفل (چار رکعت سنت غیر مؤکدہ اور چار نفل

marfat.com

فرائض کے بعد) اس طرح ٹوٹل ۱۶ رکعت بن جاتے ہیں۔ جبکہ ایک دن کی قضاء نمازوں کی بیس رکعتیں بنتی ہیں۔ فجر کے دو فرض۔ ظہر کے ۴ فرض۔ عصر کے چار فرض مغرب کے تین فرض اور عشاء کے چار فرض اور تین وتر۔ اس طرح بیس رکعت بن جاتے ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ جدید جلد نمبر ۸ صفحہ ۱۵۷)

اگر ان نوافل کی جگہ فرائض ہی ادا کر لئے جائیں اور اس میں مزید رعائت یہ ہے کہ رکوع و سجود میں ایک ایک مرتبہ تسبیح پڑھ لی جائے۔ اور فرائض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف تین مرتبہ سبحان اللہ کہہ لیا جائے۔ کیونکہ فرائض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھنی مستحب ہے۔ اگر اس کی جگہ تین بار سبحان اللہ کہہ لیا جائے تو نماز ہو جائے گی۔ اسی طرح قعدہ اخیرہ میں درود پاک اور دعا پڑھنا سنت ہے۔ اگر اس کی جگہ صرف صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ لیا جائے تو بھی نماز ہو جائے گی اگر اس طرح نماز پڑھی جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ جتنی دیر میں ۱۶ رکعت نفل ادا ہوتے ہیں اتنی دیر میں ہم بیس رکعت ادا کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اس میں یہ بھی ضروری نہیں کہ فجر میں فجر کی اور ظہر میں ظہر کی نماز جو کہ قضا ہو چکی ہے ادا کریں بلکہ سوائے مکروہ وقت جب بھی چاہیں اس وقت آپ اپنی قضا نمازیں ادا کر سکتے ہیں۔ اور کوشش کریں کہ جتنی جلدی ہو سکے اس قرض کو ادا کر لو۔ زندگی کا کیا بھروسہ ہے۔

نماز باجماعت ادا کرنے کے فضائل

قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾ (البقرہ: ۴۳ پارہ ۱)

ترجمہ کنز الایمان: اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

علماء کرام نے ارشاد فرمایا اس سے مراد نماز باجماعت ادا کرنا ہے۔ ہر عاقل و بالغ کے لئے نماز پنجگانہ باجماعت ادا کرنا واجب ہے۔ جو بلا شرعی عذر نماز باجماعت ادا نہیں کرتا وہ واجب کو ترک کرنے کی وجہ سے سخت گنہگار رہو گا۔ اور دیکھا جائے تو جو مسلمان باجماعت نماز ادا کرنے کا عادی ہو وہ نمازی بنا رہتا ہے۔ اس لئے کہ

marfat.com

جب بھی اذان ہوگی وہ کام کاج چھوڑ کر مسجد کی طرف روانہ ہو جائے گا۔اور جس نے نماز باجماعت ادانہیں کرنی وہ یہی سمجھتا ہے کہ بڑا وقت پڑا ہے۔پڑھ لیں گے۔ میں نے کون سی باجماعت ادا کرنی ہے۔اس طرح بعض اوقات وہ ایسے کام میں مشغول ہو جاتا ہے کہ اس کی نماز ہی قضا ہو جاتی ہے۔

حدیث مبارکہ کامفہوم ہے کہ باجماعت نماز ادا کرنا اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس درجے افضل ہے۔(بخاری شریف جلد نمبر ا صفحہ ۳۴۲ بہار شریعت ج ا صفحہ ۵۷۴) آج اگر ایک بندے کو پاکستان میں ۱۰ ہزار روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہو۔ اور سمندر پار ایک لاکھ روپے ماہوار تنخواہ ملے تو بندہ اپنے ملک اور گھربار کو چھوڑ کر سمندر پار جانے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔مگر افسوس کہ چند قدم چل کر مسجد میں وقت پر جانے سے ستائیس گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔پھر بھی ہم اس کے لئے تیار نہیں ہوتے۔اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ آج ہمارے دل میں مال کی محبت تو ہے۔اگر نہیں تو نیکیوں کی قدر نہیں۔جبکہ مال جتنا بھی اکٹھا کر لیا جائے۔وہ موت کے آنے سے سب کچھ یہیں رہ جائے گا۔اور نیکی بندے کے ساتھ رہے گی۔لہٰذا ہمیں نیکیوں کی قدر کرنی چاہیے۔

ہمارا دین کیا چاہتا ہے؟

ہمارا دین اجتماعیت چاہتا ہے۔نماز پنجگانہ میں محلے کے مسلمان ایک جگہ اکٹھے ہو جائیں تا کہ ایک دوسرے کی خیریت دریافت کر سکیں۔پھر جمعۃ المبارک میں علاقہ بھر کے مسلمان ایک جگہ اکٹھے ہوں۔اور پھر حج کے موقع پر پوری دنیا سے مسلمان ایک جگہ اکٹھے ہوں تا کہ ایک دوسرے کے احوال سے واقفیت حاصل ہو سکے۔اور ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہو سکیں۔

گاندھی کا اعتراف

ہندوستان کا بہت بڑا سیاسی لیڈر اس بات کا اعتراف کرتا ہے کہ مسلمانوں میں

marfat.com

دو باتیں ایسی ہیں کہ جن کی وجہ سے وہ کامیاب ہیں۔ جو کہ ہمارے مذہب میں نہیں۔

① مسلمانوں کو کوئی پیغام پہنچانا ہو تو اذان ہوتے ہی سب مسلمان ایک جگہ اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ اس طرح ان تک پیغام پہنچانا آسان ہو جاتا ہے۔ جبکہ ہمارے مذہب میں اس کا کوئی تصور نہیں۔

② مسلمانوں میں ایسے ہیروز موجود ہیں۔ کہ جن کے تذکرے سن کر مسلمانوں کے دلوں میں ایسا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے وہ دین کی خاطر اپنا تن من دھن سب کچھ قربان کرنے پر تیار ہو جاتے ہیں۔ جبکہ ہمارے مذہب میں ایسا کوئی ہیرو نہیں۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہوگئے محمود و ایاز

ہر مذہب میں غریب امیر پائے جاتے ہیں۔ لہٰذا امیروں کی بستیاں غریبوں کی بستیوں سے جدا، ان کے (Mess) جدا۔ یہاں تک کہ غریب انسان کی پہنچ امیروں اور حکمرانوں تک تقریباً ناممکن ہوتی ہے۔ لیکن اسلام نے ایسا نظام دیا کہ نماز کے وقت سب کو ایک ہی صف میں کھڑا کر دیا۔ اور حاکم وقت کی ڈیوٹی لگائی کہ وہ امامت کے فرائض انجام دے۔ تاکہ حاکم وقت عوام کے سامنے جواب دہ ہو۔ اور عوام کا رابطہ حکمرانوں سے آسان ہو جائے۔ یہاں تک کہ اگر ایک افسر ہے۔ اور دوسرا چپڑاسی تو نماز کے وقت دونوں کندھے سے کندھا ملائے کھڑے ہوں۔ اگر وقت کا صدر علیحدہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرے اس نیت سے کہ ایک مزدور کے ساتھ کھڑا ہونا اس کی شان کے لائق نہیں۔ تو اس کی نماز ہی نہ ہوگی۔ اس لئے حکم ہے کہ اگر دیر سے آئے ہو اور اگلی صف مکمل ہو چکی ہے۔ تو ایسی صورت میں اگلی صف سے ایک نمازی کو پیچھے کھینچا جائے۔ اور اس کے ساتھ کھڑے ہو کر نماز ادا کی جائے۔ اس کی ڈاکٹر اقبال نے کیا خوب عکاسی کی۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہوگئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

محمود ایک بادشاہ تھا۔ اور ایاز اس کا فرماں بردار غلام بادشاہ کا مقام تو تخت

ہے۔ جبکہ غلام ایک خدمت گار ہوتا ہے۔ لیکن جب نماز کا وقت آتا ہے۔ تو بادشاہ اور غلام ایک ہی صف میں کھڑے نظر آتے ہیں۔ یہ اسلام کا کمال ہے۔

اطاعت امیر کا درس

تنظیمیں بنتی ہیں اور ٹوٹتی چلی جاتی ہیں۔ ان کے زوال کی وجہ اطاعت کا فقدان ہوتا ہے۔ افراد کے مجموعے کو تنظیم کہا جاتا ہے۔ جبکہ ان میں ہر ایک کی رائے جدا ہوتی ہے۔ اگر ہر کوئی اپنی رائے کو استعمال کرے تو نظام برقرار نہیں رہ سکتا۔ مثلاً آٹھ افراد ایک گاڑی کو چلانا چاہتے ہیں۔ دو کی رائے ہے کہ اس کو پیچھے سے دھکا لگایا جائے۔ جبکہ دو کی رائے آگے سے ہے۔ اور دو کی رائے دائیں اور دو کی رائے بائیں طرف سے دھکا لگانے کی ہو تو اب تمام اپنی اپنی رائے کے مطابق دھکا لگائیں تو ظاہر ہے کہ گاڑی اپنی جگہ سے ہل بھی نہ سکے گی۔ حالانکہ ہر کوئی محنت کر رہا ہے زور لگا رہا ہے اور اگر آٹھوں ایک امیر بنائیں۔ پھر امیر کہے کہ تمام پیچھے سے دھکا لگاؤ تو گاڑی چل جائے گی۔

نماز باجماعت ادا کرنے میں اطاعت کا عملی مظاہرہ کیا جاتا ہے۔ کہ امام عمر میں دنیاوی علم میں یا دولت کے لحاظ سے چاہے کم ہو۔ لیکن جب ہم نے اس کو امام تسلیم کر لیا تو اس کے اشارے پر رکوع اور سجود کیے جاتے ہیں۔ مقتدیوں میں چاہے وقت کا حاکم ہی کیوں نہ موجود ہو۔ مگر وہ بھی امام کی اطاعت کرے گا۔ اور اطاعت اتنی اہم ہے کہ اس کی پریکٹس (Practice) دن میں پانچ مرتبہ کروائی جاتی ہے۔

غلطی معاف

امام کی اقتداء میں مقتدی سے اگر کوئی غلطی ہو جائے تو اس پر کوئی سجدہ سہو نہیں۔ مثلاً اکیلے نماز پڑھتے ہوئے اگر درمیانی قعدہ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ تک پڑھنے کی بجائے درود پاک بھی پڑھ لیا تو سجدہ سہو واجب ہو جائے گا۔ خیال رہے کہ اگر اَللّٰھُمَّ پڑھا یا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی پڑھا یاد آ جائے تو کھڑا ہو جائے۔ سجدہ سہو واجب نہیں ہو گا۔ لیکن

marfat.com

اگر اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ تک یا اس سے زائد پڑھ لے گا تو سجدہ سہو واجب ہو جائے گا۔ لیکن اگر ایسی غلطی امام کے پیچھے نماز ادا کرتے ہوئے ہو جائے تو سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا۔ بلکہ اگر مقتدی کی ایک دو یا تین رکعتیں رہ جائیں تو امام صاحب جب آخری قعدے میں بیٹھے گا تو یہ مقتدی بھی امام کے ساتھ قعدے میں بیٹھے گا لیکن عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ تک پڑھ کر خاموش رہے گا۔ یا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ کی بار بار تکرار کرتا رہے یہاں تک کہ امام ایک طرف سلام پھیر دے اور جب دوسری طرف سلام پھیر دے تو یہ مقتدی کھڑا ہو کر اپنی بقایا رکعتیں پڑھے گا۔ پھر سلام پھیرے گا۔ کیونکہ جس کی رکعتیں باقی ہوں امام کی ہر رکن میں اطاعت کرے گا سوائے سلام پھیرنے کے چاہے وہ سجدہ سہو کا ہی سلام کیوں نہ ہو۔ البتہ سجدے کرے گا مگر امام کے ساتھ سلام نہیں پھیرے گا۔ (عامہ کتب)

یہاں بھی وہ مقتدی جس کی چند رکعتیں بقایا ہوں۔ اگر امام کی اتباع میں التحیات کے ساتھ درود پاک پڑھ لے حکم ہے کہ یاد آنے پر خاموش ہو جائے۔ اور جب امام صاحب سلام پھیر دیں یہ کھڑا ہو کر بقایا رکعتیں پڑھے اس پر کوئی سجدہ سہو نہیں اور اگر ایک طرف یا دونوں طرف سلام پھیر دیا۔ اس لئے کہ یہ غلطی امام کی اتباع میں ہوئی اور امام کی اتباع میں کسی غلطی پر کوئی سجدہ سہو نہیں۔ ہاں اگر اس نے دونوں طرف سلام پھیر کر کسی سے کوئی گفتگو کی تو اب نماز سے خارج ہو گیا۔ اب نئے سرے سے فرض ادا کرے۔

خبردار

جس مقتدی کی چند رکعتیں رہ گئیں ہیں۔ وہ امام کے ساتھ سلام نہ پھیرے چاہے وہ سجدہ سہو کا ہی کیوں نہ ہو۔ عموماً دیکھا گیا ہے کہ جس کی چند رکعتیں رہتی ہوں وہ امام کے ساتھ آخری سلام تو نہیں پھیرتا مگر سجدہ سہو کا سلام پھیر دیتا ہے۔ اگر جان بوجھ کر سلام پھیرے گا تو نماز ٹوٹ جائے گی۔ (بہار شریعت ج ۱ صفحہ ۷۱۶)

لہٰذا یاد رکھیں جس مقتدی کی چند رکعتیں رہتی ہوں۔ وہ امام کے ساتھ ہر رکن میں اس کی

marfat.com

اتباع یعنی تابعداری کرے گا۔سوائے سلام پھیرنے کے چاہیے وہ سلام سجدہ سہو کا ہی کیوں نہ ہو۔البتہ سجدہ سہو کے دو سجدے امام کے ساتھ کرے گا۔

اچھوں کے ساتھ بروں کا سودا

نماز با جماعت ادا کرنے کے سلسلے میں بزرگ ایک بڑی پیاری مثال دیتے ہیں کہ جس طرح ایک پھل والا ایک کریٹ سیب خرید کر لاتا ہے۔جس میں اچھے اور خراب سیب موجود ہوتے ہیں۔جب اپنی دوکان پر لا کر کریٹ کھولتا ہے۔تو اچھوں کو علیحدہ کرتا ہے۔اور خراب علیحدہ۔جبکہ ان میں سے کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جن کو پھینک دیتا ہے۔جب وہ خراب مال پھینکنے لگے۔تو اس کا ہاتھ پکڑ لو اور پوچھو کہ بھائی تو اس کو خرید کر لایا ہے۔اب پھینک کیوں رہا ہے۔تو وہ جواب دیتا ہے۔کہ جب تک یہ اچھوں کے ساتھ لگے رہے۔ان کا بھی سودا ہو گیا۔اور جب یہ اچھوں سے جدا ہوئے تو ان کا کوئی خریدار نہ رہا۔بالکل اسی طرح بندہ جب با جماعت نماز ادا کرتا ہے تو اچھوں کے ساتھ بدوں کی بھی نماز قبول ہو جاتی ہے۔اور جب علیحدہ پڑھی جاتی ہے تو دیکھا جاتا ہے کہ کہیں پھینکنے والی تو نہیں لہٰذا ہمیں نماز با جماعت ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

بقایا رکعتیں ادا کرنے کا طریقہ

فرضوں کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ ملانا یا چھوٹی تین آیتیں یا بڑی ایک آیت جو چھوٹی تین کے برابر ہو۔تلاوت کرنا واجب ہے۔جبکہ تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورۃ فاتحہ تلاوت کی جاتی ہے۔ہم اپنی زبان میں پہلی دو رکعتوں کو بھری ہوئی جبکہ تیسری اور چوتھی رکعت کو خالی رکعت کہتے ہیں۔جماعت میں شامل ہونے سے پہلے امام صاحب جتنی رکعتیں اور جیسی رکعتیں پڑھ چکا ہے۔ویسی ہی ادا کرنی پڑیں گی۔

مثلاً اگر امام صاحب ایک رکعت پڑھ چکے ہم دوسری رکعت میں شامل ہوئے تو ہمارے آنے سے پہلے امام صاحب جو رکعت ادا کر چکے ہیں۔وہ بھری ہوئی ہے۔لہٰذا جب

marfat.com

ہم کھڑے ہوکر بقایا رکعت پڑھیں گے تو اس میں ثناء، فاتحہ اور سورۃ ملائیں گے۔

اگر امام صاحب دو رکعتیں ادا کر چکے ہیں تو دونوں بھری ہوئی رکعتیں تھیں۔ لہٰذا ہم کھڑے ہوکر دونوں بھری ہوئی رکعتیں ادا کریں گے اور اگر امام صاحب تین رکعتیں ادا کر چکے تھے۔ ہم چوتھی رکعت میں شامل ہوئے تو اب کھڑے ہوکر ایک رکعت بھری ہوئی ادا کریں گے۔ ترتیب کے لحاظ سے ہماری دو رکعت ہوگئیں۔ ایک امام صاحب کے ساتھ جب کہ دوسری ہم نے خود ادا کی۔ لہٰذا دو کے بعد قعدہ کیا جائے گا پھر کھڑے ہوکر ایک اور رکعت بھری ہوئی اور ایک خالی ادا کی جائے گی۔ اس طرح ہماری چار رکعتیں پوری ہو جائیں گی۔ اور اگر امام صاحب چار رکعتیں ادا کر چکے ہیں۔ ہم قعدہ اخیرہ میں شامل ہوئے۔ تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد ہم کھڑے ہوکر چاروں فرض ادا کریں گے۔

اگر سنتیں رہ جائیں تو

نماز فجر کی دو سنتیں اگر رہ جائیں تو جس طرح نماز فجر کی جماعت کھڑی ہو تو اگر یقین ہے کہ میں سنتیں ادا کر کے جماعت میں شامل ہو سکتا ہوں چاہے قعدہ اخیرہ میں ہی ملے۔ تو ایسی صورت میں پہلے سنتیں ادا کرے اور پھر جماعت میں شامل ہو۔ اگر یقین ہے کہ سنتیں ادا کیں تو جماعت نکل جائے گی۔ ایسی صورت میں بغیر سنتیں ادا کئے جماعت میں شامل ہو جائے۔ اب یہ سنتیں جب سورج اچھی طرح نکل آئے یعنی طلوع آفتاب کے 20 منٹ بعد ان سنتوں کو ادا کرے۔ بہتر یہ ہے کہ اتنی دیر مسجد میں ہی عبادت میں مشغول رہے۔ ورنہ جب موقع ملے ظہر سے پہلے پہلے ادا کر لے۔ یاد رکھیں نماز فجر کی دو سنتوں کی حدیث مبارکہ میں بہت تاکید آئی ہے۔ اس لئے بعض علماء کرام نے اس کو واجب کے قریب تر قرار دیا ہے اسی لئے ان کی ادائیگی ضروری ہے۔

اگر نماز ظہر کی پہلی چار سنتیں رہ گئی ہیں تو فرض ادا کرنے کے بعد فرضوں کے بعد والی دو سنتیں ادا کر کے پھر چار رکعت سنتیں فرضوں سے پہلے والی ادا کرے۔ اور بعد میں دو نفل ادا کرے۔

marfat.com

جہاں تک تعلق ہے نماز عصر اور عشاء کی پہلی چار سنتوں کا تو وہ غیر مؤکدہ نفلوں کی طرح ہیں۔ اگر رہ جائیں تو بعد میں ادا نہیں کی جائیں گی۔

با جماعت نماز ادا کرنے کے جہاں فضائل بے شمار ہیں وہاں جماعت ترک کرنے کی وعیدیں بھی بہت زیادہ ہیں۔

چار بدنصیب

انیس الواعظین میں ہے کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے روز چار ایسے افراد ہوں گے۔ جن سے عذر اور بہانہ نہیں سنا جائے گا۔ ان کو پکڑ کر دوزخ میں داخل کر دیا جائے گا۔

1- جس کے کان میں اذان کی آواز آئی اور پھر وہ بلا عذر نماز پڑھنے مسجد میں نہ آیا

2- وہ بندہ جس کو اللہ عزوجل نے اتنی دولت دی کہ اس پر حج فرض ہو گیا اور پھر وہ بلا عذر حج کرنے نہ گیا یہاں تک کہ اسے موت آ گئی۔

3- وہ بندہ جس کے سامنے دستر خوان بچھا ہو کوئی اللہ عزوجل کے نام پر کھانے کا سوال کرے اور یہ اس کو نہ دے

4- جو نیکی کی دعوت نہ دے اور برائی سے منع نہ کرے

قیامت کے دن ان سے عذر اور بہانہ نہیں سنا جائے گا۔ ان کو پکڑ کر دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ پیارے اسلامی بھائیو! آج ہمارے کانوں میں ایک مسجد سے نہیں بلکہ کئی مساجد سے بلکہ ریڈیو ٹی وی سے بھی اذان کی آواز آتی ہے۔ کیا ہم اذان کی آواز سن کر مسجد میں آ جاتے ہیں۔ اگر نہیں آتے تو ہمیں دوزخ کی آگ سے ڈرتے ہوئے سچی توبہ کرنی چاہیے اور آئندہ نماز با جماعت ادا کرنے کا پختہ عہد کرنا چاہیے کیونکہ آج اگر جلتی ہوئی سگریٹ پر ہمارا ننگا پاؤں آ جائے تو ایک دم اچھل پڑتے ہیں۔ سگریٹ کی آگ ہمارا جسم برداشت نہیں کرتا تو دوزخ کی آگ کیسے برداشت کریں گے۔

marfat.com

گھروں کو آگ لگادوں

نبی پاک صاحب لولاک بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کے لعل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جولوگ فجر اور عشاء کی نماز باجماعت ادانہیں کرتے میرا دل چاہتا ہے کہ میں اپنے مصلّی امامت پر کسی اور کو کھڑا کروں اوران کے گھروں کو آگ لگادوں مگران کے بچوں کا خیال آڑے آجاتا ہے۔مزید ارشاد فرمایا کہ فجر اور عشاء کی نماز باجماعت ادا کرنا یہ منافقین پر بھاری ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان ارشاد فرماتے ہیں کہ ہمیں اپنی صفوں میں منافقین کو تلاش کرنا مشکل نہیں ہوتا تھا۔جب پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ جولوگ فجر اور عشاء میں جماعت کے لئے حاضر نہیں ہوتے تھے ہم سمجھ جاتے کہ یہ منافق ہے۔آج ہم اپنی مساجد کی طرف غور کریں تو نماز فجر اور عشاء میں چند نمازی ہی ہوتے ہیں۔

مسجد کی بددعا

انیس الواعظین میں ایک بزرگ کا واقعہ نقل ہے کہ دوران سفر رات ہوگئی۔ انہوں نے سوچا کہ رات مسجد میں قیام کرتے ہیں۔صبح اپنا سفر آگے شروع کریں گے لہٰذا اس گاؤں کی مسجد میں قیام کیا۔پچھلے پہر نماز تہجد کے لئے اٹھے تو حیران ہوگئے کہ مسجد میں سے کسی کے رونے کی آواز آرہی ہے۔رونے والا نظر نہیں آرہا۔جب غور کیا تو دیکھا کہ مسجد ہی رو رہی ہے۔اور بددعا کررہی ہے کہ اے مالک ومولا عزوجل جس طرح اس بستی والوں نے مجھے ویران کیا توان کے گھروں کو ویران کردے۔ جب صبح ہوئی تو دیکھا کہ مسجد میں نماز ادا کرنے کے لئے بستی میں سے کوئی بھی نہیں آیا۔سمجھ گئے کہ یہ مسجد ہی کی صدا تھی۔

نماز فجر ادا کرنے کے بعد بستی میں نیکی کی دعوت کے لئے تشریف لے گئے۔اور لوگوں کو رات کا واقعہ بتایا۔اور خبردار کیا کہ اگر مسجد کو آباد نہ کیا اور اللہ عزوجل نہ

marfat.com

کرے اس کی بد دعا لگ گئی تو تباہ و برباد ہو جاؤ گے۔ پہلے وقتوں میں بزرگوں کا ادب و احترام کیا جاتا تھا۔ بستی والوں کے دل لرز گئے اور مسجد کو آباد کرنے کا پختہ ارادہ کیا۔ یہی بزرگ کچھ عرصہ بعد دوبارہ بستی سے گزرے پھر رات اسی مسجد میں قیام کیا۔ جب نماز تہجد کے لئے اٹھے تو اب مسجد سے صدا آ رہی تھی۔ کہ اے مالک و مولا عزوجل جس طرح اس بستی والوں نے مجھے آباد کیا ہے۔ تو ان کے گھروں کو آباد کرنا۔

بے شمار پریشان حال میرے پاس آتے ہیں تو میں ان سے پوچھتا ہوں کہ کہیں تم مسجد کی بد دعا تو نہیں لیتے۔ وہ پریشان ہو جاتے ہیں کہ مسجد ہمیں کیوں بد دعا دے گی۔ تو میں پوچھتا ہوں کہ نماز باجماعت ادا کرنے کے لئے مسجد میں جاتے ہو۔ جواب ملتا ہے۔ نہیں تو پھر عرض کرتا ہوں کہ مسجد کو آباد کرو اس کی دعا لگ گئی تو دین و دنیا سنور جائیں گے۔

دس اونٹ گم ہوگئے

سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ ایک مرتبہ تشریف لے جا رہے تھے۔ راستے میں ایک صحابی رضی اللہ عنہ پریشان حال کھڑے تھے۔ عرض کرنے لگے یارسول اللہ ﷺ میرے پاس دس اونٹ تھے ان پر قیمتی سامان لدا ہوا تھا۔ سارے ہی گم ہو گئے ہیں۔ جس کی وجہ سے میں سخت پریشان ہوں۔ پیارے آقا مدینے والے مصطفیٰ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے میرے صحابی رضی اللہ عنہ میں تو سمجھا تھا کہ شاید تیری تکبیر اولیٰ فوت ہو گئی ہے۔ جس کا تو اتنا افسوس کر رہا ہے۔ صحابی رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے۔ یارسول اللہ ﷺ کیا تکبیر اولیٰ کا فوت ہو جانا اتنا بڑا نقصان ہے۔ جتنا دس اونٹ اور ان پر سامان لدا ہو۔ تو نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا اے میرے صحابی رضی اللہ عنہ تو دس اونٹوں کی بات کر رہا ہے۔ اگر ساری دنیا کی دولت ایک پلڑے میں رکھ دی جائے تو پھر بھی تکبیر اولیٰ کے فوت ہو جانے کے نقصان کی تلافی ہرگز نہیں کر سکتے۔

marfat.com

پیارے اسلامی بھائیو! اندازہ لگائیں کہ اگر تکبیر اولیٰ فوت ہوجانے کا اتنا نقصان ہے تو جولوگ نماز باجماعت ترک کردیتے ہیں ان کو کتنا نقصان ہوتا ہوگا۔ جبکہ تکبیر اولیٰ کا مطلب ہے کہ امام صاحب جب پہلی تکبیر کہتے ہیں تو جو مقتدی امام صاحب کے ساتھ پہلی تکبیر کہہ کر جماعت کے ساتھ شامل ہوجائے اس کو تکبیر اولیٰ کا ثواب ملے گا بعض علماء کرام کے نزدیک جو پہلی رکعت کے رکوع میں بھی مل جائے اس کو بھی تکبیر اولیٰ کا ثواب مل جاتا ہے اور جو دوسری یا تیسری رکعت میں شامل ہوگا۔ اس کو جماعت کا ثواب تو مل جائے گا مگر تکبیر اولیٰ کا ثواب نہیں ملے گا۔

اسی طرح جو نمازیں قضاء کردیتا ہے۔ اس کو کتنا نقصان ہوتا ہوگا۔ اللہ عزوجل ہمیں سمجھ عطا فرمائے۔

بلکہ حدیث مبارکہ میں ہے کہ اگر اذان کہنے اور جماعت میں پہلی صف میں کھڑے ہونے کا اجروثواب اور اس کی فضیلت صحیح معنوں میں اگر مسلمانوں کو پتہ چل جائے تو قرعہ اندازی کیا کریں۔ مطلب یہ کہ باریاں مقرر کیا کریں۔ آہ! آج بعض ایسی مساجد ہیں جن میں پہلی صف بھی مکمل نہیں ہوتی۔ بلکہ بعض ایسی مساجد ہیں جن میں امام انتظار کررہا ہوتا ہے کہ کوئی دوسرا آجائے تو جماعت قائم ہوجائے۔ بلکہ کچھ ایسی مساجد بھی ہیں جن میں نماز باجماعت کا اہتمام ہی نہیں ہوتا۔

گھوڑا مسجد سے ملا

دعوت اسلامی کا ایک مدنی قافلہ ایک گاؤں میں گیا تو گاؤں والوں نے بتایا کہ ہمارے گاؤں میں کسی کا گھوڑا گم ہوگیا۔ بہت تلاش کیا مگر نہ مل سکا۔ آخر تین دن کے بعد کوئی مسجد میں داخل ہوا۔ تو دیکھا کہ گھوڑا مسجد میں ہے۔ اب آپ خود اندازہ کریں کہ تین دن تک مسجد میں کوئی داخل نہ ہوا۔ اور دل خون کے آنسو کیوں نہیں روتا۔ کہ آخر اس گھوڑے نے تین دن تک پیشاب پاخانہ کہاں کیا ہوگا۔

پیارے اسلامی بھائیو! ایسی بے شمار مساجد ہیں جو دعوت اسلامی کے مدنی

marfat.com

قافلوں کی منتظر ہیں۔ ہمیں دعوت اسلامی کے مدنی قافلوں میں شامل ہو کر پوری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہیے۔

دعوت اسلامی کا مقصد

امیر دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہر تنظیم کا کوئی نہ کوئی مقصد اور نعرہ ہوتا ہے۔ جب مطالبات پورے نہ ہوں تو وہ نعرہ لگاتے ہیں جیل بھرو۔ تو ان کے کارکن حکومت کو گرفتاریاں دے کر جیلوں کو بھرتے ہیں۔

جبکہ امیر اہلسنت کا نعرہ ہے کہ مسجدوں کو بھرو۔ یعنی مسجد کو آباد کرو۔ اللہ عزوجل اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں ہمارے دلوں میں یہ درد پیدا کر دے کہ ہم نماز باجماعت ادا کرنے والے بن جائیں۔

حدیث مبارکہ میں ہے کہ دن اور رات میں سترہ رکعت فرض ہیں۔ دو فجر، چار ظہر۔ چار عصر۔ تین مغرب اور چار عشاء اس طرح ان کی تعداد سترہ ہو جاتی ہے۔ ان سترہ رکعت میں آٹھ رکعت ایسی ہیں جو دن میں یعنی روشنی میں پڑھی جاتی ہیں۔ چار ظہر اور چار عصر۔ تو جو کوئی مسلمان ان آٹھ رکعت کو باقاعدگی سے باجماعت ادا کرتا رہے گا۔ اللہ عزوجل اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دے گا۔ اسی طرح سات رکعت اندھیرے میں پڑھی جاتی ہیں۔ تین مغرب اور چار عشاء حدیث مبارکہ میں ہے کہ جو کوئی سات رکعت باقاعدگی سے باجماعت ادا کرتا رہے گا۔ اللہ عزوجل اس پر دوزخ کے ساتوں دروازے بند فرما دے گا۔ اور جو کوئی دو رکعت فجر کی ہمیشہ باجماعت ادا کرے گا اللہ عزوجل اس کو دو انعامات عطا فرمائے گا۔ پہلا انعام یہ کہ اس کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی۔ جبکہ دوسرا انعام یہ کہ اس کو قیامت

marfat.com

کے دن اللہ عزوجل کا دیدار بھی نصیب ہوگا۔

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ ہمیں ہمیشہ پانچوں نمازیں باجماعت ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

پیارے اسلامی بھائیو! مندرجہ بالا انعامات کو حاصل کرنے کے لئے اور اللہ عزوجل اور پیارے آقا ﷺ کی ناراضگی سے بچنے کے لئے ہمیں نماز کا پابند بننا چاہیے۔ہم نمازی کیسے بنیں۔اسی مقصد کے لئے یہ کتاب تحریر کی گئی ہے۔اس کا نام نمازی بننے کا نسخہ رکھا گیا ہے۔لیکن نمازی بننے کے لئے ایک سے زیادہ نسخہ جات تحریر کر دیئے گئے ہیں۔تاکہ جس کو جو بھی نسخہ پسند آئے یا جس کے لئے جو نسخہ ممکن ہو وہی نسخہ استعمال کرے۔امید ہے کہ ان نسخہ جات پر عمل کرنے سے آپ انشاء اللہ عزوجل نمازی بن جائیں گے۔

نسخہ کیمیاء

اگر یہ کتاب آپ کو پسند آئی ہو تو اس کو عام کرنے کے لئے بلکہ اپنے مرحومین کے ایصال ثواب کی نیت سے زیادہ تعداد میں لے کر تقسیم کریں۔آپ کی دی ہوئی کتاب سے اگر ایک بندہ بھی نمازی بن گیا تو یہ آپ کے لئے صدقہ جاریہ ہو جائے گا۔عین ممکن ہے کہ آپ کے لئے جنت میں جانے کا یہی سبب بن جائے۔اگر آپ اپنی دوکان کی مشہوری چاہتے ہیں تو ہم اس سلسلے میں آپ سے تعاون کے لئے تیار ہیں۔آپ کا نام اور ایڈریس پرنٹ کروا کر اس کتاب میں شامل کر دیں گے۔

برائے رابطہ ابوالمدنی حافظ حفیظ الرحمٰن قادری

0321/0300-9461943, 0321-9226463

marfat.com

نمازی بننے کے نسخہ جات

یہ بات حقیقت پر مبنی ہے کہ جب بندے کا جسم بیمار ہو جاتا ہے۔ تو اس کو کھانے والی ہر چیز کڑوی لگتی ہے۔ مثلاً پانی، دودھ، روٹی وغیرہ یہ سب چیزیں کڑوی لگتی ہیں۔ حالانکہ یہ چیزیں کڑوی نہیں بلکہ بیماری نے اس کے منہ کا ذائقہ خراب کر دیا ہے۔ جس کی وجہ سے اس کو ہر کھانے والی چیز کڑوی لگتی ہے۔ یہاں تک کہ ان اشیاء کو کھانے کو جی نہیں چاہتا ہے۔

بالکل اسی طرح جس کی روح بیمار ہو جائے اس کو نماز اچھی نہیں لگتی۔ روزہ اچھا نہیں لگتا۔ نماز پڑھنے کو جی نہیں چاہتا۔ نیک اعمال میں دل نہیں لگتا۔ حالانکہ اس کا ایمان ہے کہ نماز اچھی ہے۔ نیکیاں کرنی چاہیں۔

جسم بیمار ہو جائے تو اس کا علاج خوشی سے نہیں بلکہ زبردستی کیا جاتا ہے۔ مثلاً ٹیکہ خوشی سے نہیں لگوایا جاتا اور نہ ہی کڑوی دوائی خوشی سے کھائی جاتی ہے۔ جس طرح جسم کی بیماری دور کرنے کے لئے علاج زبردستی کیا جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح جب روح بیمار ہو جائے تو اس کا علاج بھی زبردستی کرنا ہوگا۔

پہلے یہ ذہن بنالیں کہ روح کی بیماری کو دور کرنے کے لئے علاج میں زبردستی کرنی پڑی تو ضرور کریں گے اور اس سلسلے میں جو بھی نسخہ بتلایا جائے۔ اس پر عمل ضرور کریں گے۔ ڈاکٹر کو پانچ ہزار روپے فیس دے کر نسخہ حاصل کیا جائے۔ آرام تو نسخہ پر عمل کرنے سے ہی حاصل ہوگا۔ نسخہ گھر میں رکھ لینے سے آرام نہیں آئے گا۔

لہٰذا روح کی بیماری دور کرنے کے لئے جتنے بھی نسخے بتائے جائیں ان پر عمل کریں گے تو آرام آئے گا۔

marfat.com

نسخہ نمبر 1

اگر یہ وجود نماز نہ پڑھے تو اس وجود کو اللہ عزوجل کا رزق نہ کھلایا جائے۔ یہ بات حقیقت پر مبنی ہے کہ جو وجود اللہ عزوجل کے آگے نہیں جھکتا وہ اس لائق نہیں کہ اس کو اللہ عزوجل کا رزق کھلایا جائے۔

کھانا خود بخود منہ میں نہیں جاتا ہاتھ سے پکڑ کر منہ میں لے جائیں گے۔ تو ہی پیٹ میں جائے گا۔ اگر یہ وجود نماز نہ پڑھے تو اس کو روٹی نہ کھلائی جائے۔ یہ روٹی کا مطالبہ کرے تو کہو کہ پہلے نماز پڑھو پھر روٹی ملے گی۔

ایک بندہ کہنے لگا کہ حافظ صاحب ہم نے آج تک یہی سنا ہے کہ اگر بھوک زیادہ لگی ہو تو پہلے کھانا کھالیں اور بعد میں نماز ادا کریں۔ تا کہ پھر پوری یکسوئی کے ساتھ نماز ادا کرسکیں۔ آپ کہتے ہیں کہ پہلے نماز بعد میں روٹی۔

میں نے بتایا کہ بھائی یہ اس کے لئے ہے کہ جس نے کھانا کھا کر نماز پڑھنی ہے اور جس نے کھانا کھا کر نماز نہیں پڑھنی اس کے لئے یہی بہتر ہے کہ پہلے نماز پڑھے اور بعد میں کھانا کھائے۔ اور اگر نماز نہ پڑھے تو کھانا نہ کھائے۔

ایک اور نے سوال کیا کہ یہ جسم کے ساتھ زیادتی ہے۔ تو میں نے عرض کیا کہ اگر دنیا میں تھوڑی سی سختی کرنے سے قبر اور حشر کی سختی سے نجات ملتی ہو تو اس سختی کو سعادت سمجھنا چاہیے۔

بلکہ ایک بزرگ کا نسخہ مجھے بہت اچھا لگا۔ وہ فرماتے ہیں کہ اتنی دیر تک ناشتہ نہ کرو جب تک نماز فجر نہ ادا کرلو۔ ایک کہنے لگا کہ حافظ صاحب اگر صبح اٹھنے میں دیر ہو گئی تو میں نے عرض کیا بھائی نہ پڑھنے سے پڑھ لینا بہتر ہے۔ صبح اٹھ کر ہم ہاتھ منہ دھوتے ہیں۔ ہاتھ منہ دھونے کے ساتھ مکمل وضو بھی کرلینا چاہیے۔ اگر وضو کرلیں تو نماز پڑھنی آسان ہو جائے گی۔ پھر اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اگر فجر کی نماز رہ جائے تو بقایا نمازیں پڑھنی مشکل ہو جاتی ہیں۔ بلکہ شیطان کہتا ہے کہ رہنے دو کل صبح سے

marfat.com

شروع کرنا۔اس طرح نہ کل آئے اور نہ ہم نماز پڑھ سکیں۔اسی لئے اتنی دیر تک اس وجود کو ناشتہ نہ کھلایا جائے جب تک یہ نماز فجر نہ ادا کرلے۔

دوسری بات یہ بتلائی کہ اتنی دیر تک کوئی اخبار رسالہ نہ پڑھا جائے جب تک قرآن پاک کی تلاوت نہ کرلی جائے۔

آج ہماری اکثریت صبح دیر سے اٹھتی ہے۔اوراٹھتے ہی اخبار کا مطالعہ ہوتا ہے۔حالانکہ اخبار پڑھنے سے تو کوئی ثواب بھی نہیں ملتا۔ بلکہ میں تو سمجھتا ہوں کہ وہ بندہ جو تندرست ہے۔بیمار ہونا چاہتا ہے صبح اٹھ کر اخبار پڑھا کرے جلدی بیمار ہو جائے گا۔اور جو بندہ بیمار ہے۔اور تندرست ہونا چاہتا ہے تو اس کو چاہیے کہ صبح اٹھ کر قرآن پاک کی تلاوت کیا کرے۔انشاءاللہ عزوجل جلد تندرست ہو جائے گا۔اس لئے کہ اللہ عزوجل نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا کہ

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ (بنی اسرائیل: ۸۲ پارہ ۱۵)

ترجمہ کنزالایمان: اور ہم قرآن میں اتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کے لئے شفا اور رحمت ہے۔

قرآن پاک کی تلاوت کریں گے تو شفاء ہوگی۔ لیکن کئی ایسے گھرانے ہیں جہاں کئی کئی مہینے قرآن پاک کی تلاوت نہیں ہوتی۔قرآن پاک پر گرد پڑی ہے۔اتنی فرصت نہیں کہ گرد کو ہی صاف کر دیا جائے۔پھر کہتے ہیں کہ حافظ صاحب ہمارے گھر سے بیماری دور نہیں ہوتی۔لڑائی جھگڑے جاری رہتے ہیں۔گھر میں بے برکتی ہے۔ایسا لگتا ہے کہ کسی نے کالاعلم (جادو) کر دیا ہے۔میں پوچھتا ہوں کہ گھر میں قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہو۔کہتے ہیں کہ نہیں۔تو میں نے جواب دیا کہ یاد رکھو جس گھر میں چاہے بیس افراد رہتے ہوں۔اگر قرآن پاک کی تلاوت نہیں کریں گے تو وہ گھر ویران ہوگا۔اور ویران گھر پر شیطان آسانی سے قبضہ کرلیتا ہے۔تو جب شیطان

marfat.com

قبضہ کرے گا۔ تو لڑائی جھگڑا بے برکتی اور بیماری سب کچھ ہو گا اور جہاں چاہے ایک بندہ رہتا ہو قرآن پاک کی تلاوت کرے گا تو وہ گھر آباد ہو گا۔ تو جیسے آباد گھر پر قبضہ کرنا مشکل ہوتا ہے جبکہ ویران گھر پر قبضہ کرنا آسان ہوتا ہے۔ بالکل اسی طرح شیطان کا قبضہ اس گھر میں ہرگز نہیں ہو گا جہاں قرآن پاک کی تلاوت ہو گی۔ اگر دنیا و آخرت کی بھلائیاں چاہتے ہیں تو قرآن پاک کی تلاوت کو معمول بنائیں۔

بلکہ ہو سکے تو قرآن پاک کی تلاوت کے ساتھ ساتھ اس کا ترجمہ اور تفسیر بھی پڑھیں اس سلسلے میں میرا مدنی مشورہ ہے کہ گھر میں کنزالایمان مع تفسیر نورالعرفان ضرور رکھیں۔ کیونکہ یہ ایک عاشق رسول کا ترجمہ اور تفسیر ہے۔ پڑھیں گے تو انشاء اللہ سینہ مدینہ بن جائے گا۔

رات کی خوراک یہ ہے کہ اتنی دیر تک سونا ہی نہیں جب تک پانچ نمازیں پوری نہ کرلیں۔

سونے والے رب کو سجدہ کر کے سو
کیا خبر اٹھے نہ اٹھے صبح کو

دوسرا نسخہ

جو بھی آپ کو ملے اس کو نماز کی تلقین کرتے جائیں۔ جب آپ کسی کا بھلا چاہیں گے تو آپ کا بھلا خود بخود ہوتا چلا جائے گا۔

کر بھلا تے ہو بھلا   انت بھلے دا بھلا

ہوسکتا ہے کہ شیطان وسوسہ ڈالے کہ تو خود نماز نہیں پڑھتا تو دوسروں کو کیوں کہتے ہو۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم نیکی کی دعوت دیتے جاؤ چاہے تم خود عمل کرتے ہو یا نہیں۔ کیونکہ نیکی کی دعوت دینے کے لئے معصوم ہونا شرط نہیں۔

یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ جب ہم دوسروں کو نیکی کی دعوت دیتے

marfat.com

ہیں تو ہمارا ضمیر ہمیں ملامت کرتا ہے کہ تو دوسروں کو تو نیکی کی دعوت دے رہا ہے۔ جبکہ خود تو اس پر عمل کرتا نہیں۔ تو جب ضمیر ملامت کرے گا تو بندے کی اصلاح کا آغاز ہو جائے گا۔ بلکہ یہ چاہے آزما کر دیکھیں جس نیک کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو اس کے فضائل لوگوں کو بتلانا شروع کر دو۔ پھر دیکھو اندر سے ضمیر ملامت کرے گا۔ اور جب ضمیر ملامت کرنا شروع کر دے تو بندے کی اصلاح شروع ہو جاتی ہے۔

ضمیر کی جنگ

ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ جمعۃ المبارک کے خطبے کے دوران میں نے کھانا کھانے کی سنتیں اور آداب بیان کیے۔ ان دنوں میں شادی بیاہ پر اکثر لوگ کھڑے ہو کر ہی کھانا کھاتے تھے۔ لہٰذا میرا معمول بھی کچھ ایسا ہی تھا۔ جب جمعۃ المبارک کے خطبے میں بتلایا کہ کھانا بیٹھ کر کھانا چاہیے۔ امام غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی مکاشفۃ القلوب میں نقل کرتے ہیں کہ اگر بھول کر پانی کھڑے ہو کر پی لیا تو یاد آنے پر الٹی کر دے۔ اس لئے کہ جو پانی سنت کے مطابق اندر نہیں گیا اس کو پیٹ میں رہنے کا حق نہیں۔

رات گڑھی شاہو میں شادی حال آصف سنٹر میں دعوت ولیمہ تھی۔ جہاں کھڑے ہو کر کھانے کا اہتمام تھا۔ جب کھانے کی باری آئی تو میرے اندر جنگ شروع ہو گئی۔ نفس کہے کہ (جیسا دیس ویسا بھیس) جیسا ماحول ہے۔ اس کے مطابق کام کرنا چاہیے۔ لیکن ضمیر کی آواز آئی کہ آج تو تو نے بیان کیا ہے۔ نفس کہنے لگا مسجد کی بات مسجد میں رہ گئی۔ یہ تو شادی حال ہے۔ لہٰذا کھڑے ہو کر ہی کھانا کھالو۔

لیکن ضمیر کہنے لگا کہ ہو سکتا ہے کہ ان میں سے کسی نے تیرے پیچھے جمعہ پڑھا ہو تو وہ کیا سوچے گا۔ پس ضمیر کا ایسا ہتھوڑا لگا کہ میں ایک سمت چلا گیا۔ اور بیٹھ کر کھانا شروع کر دیا۔ اب جو بھی دیکھے ادب سے پوچھے کہ مزید کسی شے کی ضرورت تو نہیں۔ الحمد للہ تمام اشیاء وہاں بیٹھے بیٹھے ہی مل گئیں۔

مجھے اس پر بڑا مزہ آیا۔ کہ سنت پر عمل نہ کرنے سے بندہ کھانے کے پیچھے

marfat.com

بھاگتا ہے۔یعنی کھانے کے پاس چل کر جاتا ہے۔اور سنت پر عمل کرنے کی برکت سے کھانا اس کے پاس لایا جا رہا ہے۔

الحمد للہ عزوجل اس دن کے بعد جب بھی شادی میں شرکت کا موقع ملا۔کھانا بیٹھ کر ہی کھایا۔میں سمجھتا ہوں کہ اگر میں نے بیان نہ کیا ہوتا تو شاید آج بھی میں کھڑے ہو کر ہی کھانا کھاتا۔لہٰذا یہ نہ دیکھئے کہ میں عمل کرتا ہوں کہ نہیں نیکی کی دعوت دیتے رہئے۔اس کی برکتیں خود ہی ظاہر ہو جائیں گی۔

عموماً ہمارے ہاں یہ تاثر پایا جاتا ہے کہ جاہل گناہ کرے تو ایک سزا اور علم والا گناہ کرے تو ڈبل سزا ہے۔شاید اسی لئے لوگ علم حاصل کرنے سے ڈرتے ہیں۔بلکہ علم کی مجالس میں جانے سے بھی گریز کرتے ہیں۔کہ ہمیں علم ہو گیا تو عمل نہ کرنے پر ڈبل گناہ ملے گا۔جبکہ یہ تاثر غلط ہے۔اس لئے علم دین حاصل کرنا ہر مرد و عورت پر فرض ہے تو جو علم حاصل نہیں کرتا وہ فرض کو ترک کرنے کی وجہ سے گنہگار ہو گا اور عمل نہ کرنے پر اس کو ڈبل گناہ ملے گا۔

جبکہ اہل علم نے علم حاصل کیا ہے۔تو ایک فرض تو ادا کر لیا اب عمل نہ کرے گا تو ایک گناہ ملے گا۔ویسے قرآن مجید میں اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا۔

اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا (فاطر:۲۸ پارہ ۲۲)

ترجمہ کنز الایمان: بے شک اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں

جب بندے کے پاس علم ہو گا تو اس کے دل میں خوف خدا عزوجل بھی پیدا ہو گا۔لہٰذا وہ گناہوں سے بچے گا۔اور اللہ ﷻ نہ کرے اگر گناہ سرزد ہو بھی گیا۔تو اللہ عزوجل سے معافی بھی مانگے گا۔اللہ عزوجل معافی مانگنے والے سے محبت کرتا ہے۔بلکہ توبہ کرنے والے کے گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دیا جاتا ہے۔جبکہ جو ہے جاہل اس کو کیا پتہ کہ میں نے گناہ کیا ہے یا نہیں۔لہٰذا وہ توبہ بھی نہیں کرے گا۔اس لئے میری

marfat.com

مدنی التجاء ہے کہ علم دین حاصل کریں۔اس کی برکت سے اللہ عزوجل عمل کی توفیق عطا فرمائے گا۔

داڑھی کیسے رکھ لی؟

دعوت اسلامی کی مرکزی کابینہ کے رکن محمد الطاف پی آئی اے والے مشہور ہیں۔ ان کی رہائش فتح گڑھ میں تھی۔ کالج میں پڑھا کرتے تھے۔ پینٹ شرٹ پہنا کرتے تھے۔ایک مرتبہ میں نے ان سے کہا کہ آپ درس دیا کریں۔ مجھے کہنے لگے میں تو پینٹ شرٹ پہنتا ہوں۔اور داڑھی بھی نہیں رکھی ہوئی۔ میں کیسے درس دے سکتا ہوں۔ میں نے کہا بھائی فیضان سنت سے درس دینے کے لئے ان چیزوں کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ درس شروع کردو۔انہوں نے فتح گڑھ کے سامنے مسلم آباد کی ایک مسجد میں درس شروع کردیا۔ چند دن کے بعد میں نے دیکھا کہ انہوں نے چہرے پر داڑھی سجالی۔ میں نے پوچھا بھائی یہ داڑھی کیسے رکھ لی؟ کہنے لگے حافظ صاحب درس دیتے دیتے داڑھی کا باب آگیا۔ میں نے سوچا کہ داڑھی کے بارے میں درس دوں گا۔تو کوئی یہ نہ کہے کہ تم خود کیوں نہیں رکھتے۔لہٰذا میں نے داڑھی چہرے پر سجالی۔

اسی طرح جب لباس کی سنتیں بیان کرنے لگا تو اندر سے آواز آئی کہ خود عمل کیوں نہیں کرتا۔ الحمد للہ عزوجل میں نے مدنی لباس بھی پہن لیا۔ پھر عمامے شریف کا باب آیا۔تو درس کی برکت سے عمامے کا تاج بھی سج گیا۔تو اس سے معلوم ہوا کہ دوسروں کو نیکی کی دعوت دینے سے بندہ خود نیک بن جاتا ہے۔لہٰذا جو نمازی بننا چاہتا ہے۔اس کو چاہیے کہ جو بھی اس سے ملے۔اس سے کہنا شروع کردے کہ بھائی نماز کی پابندی کیا کرو۔اس طرح اللہ عزوجل اور اس کے پیارے حبیب ﷺ راضی ہوجائیں گے۔ نماز سے روزی میں برکت ہوتی ہے۔ نماز میں شفاء ہے۔ نماز اندھیری قبر کا چراغ ہے۔اس نسخے پر عمل کرنے سے چند دن میں بندہ نمازی بن جائے گا۔انشاءاللہ عزوجل

marfat.com

تیسرا نسخہ

جو چاہتا ہے کہ میں نمازی بن جاؤں۔اس کو چاہیے کہ بے نمازیوں سے یاری توڑ کر نمازیوں کو اپنا دوست بنا لے۔ نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھے گا جلد نمازی بن جائے گا۔خدانخواستہ اگر نمازی بے نمازیوں کی صحبت میں بیٹھ جائے تو اس کا نمازی رہنا مشکل ہو جائے گا۔اس لئے شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں تمہارے دوستوں کو دیکھ کر بتلا سکتا ہوں کہ تم کیسے ہو؟

صحبت صالح تر صالح کنند　　　　صحبت طالع ترا طالع کنند

میاں محمد رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

برے بندے کی صحبت یارو جیویں دکان لوہاراں
کپڑے بھاویں کنج کنج بھیئے چنگاں پین ہزاراں
چنگے بندے دی صحبت یارو جیویں دکان عطاراں
سودا بھانویں مل نہ لئے ہلے آون ہزاراں

اچھی صحبت کی مثال عطر فروش کی دوکان کی طرح۔وہاں سے سودا چاہے نہ لیں۔لیکن خوشبو مفت میں آنا شروع ہو جائے گی۔اسی طرح برے بندے کی صحبت لوہار کی دوکان کی طرح ہے۔ جتنی مرضی احتیاط برتیں کپڑے خراب ضرور ہو جائیں گے۔

پیارے اسلامی بھائیو! جس طرح کپڑے کو سونگھو خوشبو نہیں آئے گی۔ کیونکہ کپڑے کی خاصیت نہیں کہ اس میں سے خوشبو آئے۔ لیکن اگر اس کپڑے میں پھول رکھ دیئے جائیں۔ تھوڑی دیر بعد پھولوں کو کپڑے سے جدا کر دیں تو اسی کپڑے سے خوشبو آنی شروع ہو جائے گی۔

بالکل اسی طرح اگر بے نمازی نمازیوں کی صحبت میں بیٹھ گیا۔تو چند دن بعد اس کے اندر سے نماز کی خوشبو آنی شروع ہو جائے گی۔ چند دن بعد بہار بھی آ جائے گی۔

marfat.com

انگریزی مقولہ مشہور ہے کہ

A Friend in need is a friend in deed.

دوست وہ جو مصیبت میں کام آئے۔ بے نمازی اور برے لوگوں کو دوست کہنا یہ دوستی کے نام کی توہین ہے۔ اس لئے کہ دوست وہ ہوتا ہے جو مصیبت میں کام آئے۔ جبکہ سب سے بڑی مصیبت قیامت کا دن قیامت کا ہوگا۔ قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد رب العالمین ہے۔

اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَئِذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ ﴿۶۷﴾

(الزخرف: ۶۷ پارہ ۲۵)

ترجمہ کنزالایمان: گہرے دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے مگر پرہیزگار۔

قیامت کے روز سب ایک دوسرے سے دور بھاگ رہے ہوں گے۔ جبکہ نیک بندوں کی دوستی وہاں برقرار رہے گی۔ لہٰذا نیک بندوں کو اپنا دوست بنالو دنیا اور آخرت سنور جائے گی۔

برائی چھوڑنے کا نسخہ

ریلوے میں میرے ماتحت دونوجوان کام کرتے تھے۔ وہ نشہ (پاؤڈر) کرتے تھے ایک دن میں نے ان دونوں کو دفتر میں بلایا۔ اور پوچھا کہ میں نے سنا ہے کہ آنکھوں سے دیکھ کر مکھی کوئی نہیں کھاتا۔ تم آنکھوں سے دیکھ کر زہر کیوں پیتے ہو۔ تھے تو وہ پاؤڈری مگر جواب بہت کمال کا دیا۔

کہنے لگے بے شک ہم جانتے ہیں کہ (پاؤڈر) زہر سے بھی بدتر ہے۔ ہم نے بہت مرتبہ توبہ کی اور قسمیں بھی اٹھائیں کہ آئندہ نہیں پئیں گے۔ لیکن یاد رکھیں جتنی دیر بری صحبت نہ چھوڑی جائے برائی سے بچا نہیں جاسکتا۔ ہم نے علاج کروایا۔ صحت مند ہوگئے۔ نشہ چھوڑ دیا۔ لیکن جب دوبارہ نشہ کرنے والوں کی صحبت میں بیٹھے

marfat.com

تو انہوں نے کہا ذرا ایک کش تو لگا کر دیکھو ایک سے کچھ نہیں ہوتا۔ بس ایک ایک کرتے پھر دوبارہ نشہ کرنے لگے۔

بری صحبت سے چھٹکارے کا طریقہ

بری صحبت سے نجات حاصل کرنے کا بہترین نسخہ یہ ہے کہ دعوت اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفر کیا جائے۔ اس طرح آپ برے دوستوں کی صحبت سے نجات حاصل کرلیں گے۔ اور نیک لوگوں کی صحبت میسر آئے گی۔ جب آپ مدنی رنگ میں رنگے جائیں گے تو برے بندے خود ہی دور رہنا شروع کر دیں گے۔

ایک مرتبہ باغبانپورہ کے ایک علاقے میں جانے کا اتفاق ہوا۔ میں سوچ رہا تھا کہ دعوت اسلامی کا پیغام ہوسکتا ہے کہ یہاں نہ پہنچا ہو۔ جب نماز عصر پڑھنے مسجد میں گیا تو وہاں اسلامی بھائیوں کی خاصی تعداد نماز پڑھنے آئی۔ جن کو دیکھ کر دل باغ باغ بلکہ باغ مدینہ بن گیا۔ نماز کے بعد میں نے نگران سے ملاقات کی ماحول سے وابستگی کی وجہ پوچھی۔

اسلامی بھائی نے بتلایا کہ لاہور کے بہت بڑے بدمعاش کا باڈی گارڈ تھا۔ بلکہ اس کا دائیاں بازو سمجھیں۔ ایک دن میں چھٹی پر گھر آیا۔ تو اسلامی بھائیوں نے مدنی قافلے میں شرکت کی دعوت دی۔ جو کہ میں نے قبول کرلی۔ جب مدنی قافلے میں شرکت کی تو ماحول کا اس قدر اثر ہوا کہ میں نے داڑھی اور عمامہ شریف سجالیا۔ جب واپس اسی بدمعاش کے پاس پہنچا تو اس نے کہا کہ بھائی اب تم ہمارے ساتھ نہیں چل سکتے۔ لہٰذا تم یہاں نہ آیا کرو تمہاری تنخواہ گھر پہنچ جایا کرے گی۔ اسی طرح میری وہاں سے خلاصی ہوگئی۔ اور مدنی ماحول بھی میسر آگیا۔ لیکن میں اس سے تنخواہ نہیں لیتا بلکہ محنت مزدوری کر کے رزق حلال کماتا ہوں۔ دین کا کام کرتا ہوں مجھے اسی میں بڑا سکون ملتا ہے۔

marfat.com

مدنی ماحول کی برکتیں

گلبرگ سے مجھے ایک ذمہ دار اسلامی بھائی کا فون آیا کہ ہمارے پاس ایک اسلامی بھائی رہتا ہے وہ مدنی ماحول سے وابستہ ہے۔ لیکن اس کے والدین اس سے ناراض ہیں۔ جو کہ آپ کے قریب گنج بازار میں رہتے ہیں۔ اسلامی بھائی اپنے والدین سے صلح کرنا چاہتا ہے۔ آپ اس کے لئے کوشش کریں۔ میں نے کہا یہ تو بہت اچھا کام ہے۔ آپ اس اسلامی بھائی کو میرے پاس بھیج دیں۔

جب وہ میرے پاس پہنچا تو میں نے والدین کی ناراضگی کی وجہ دریافت کی۔ تو اس نے بتایا کہ میرے اندر تمام برائیاں موجود تھیں۔ برے لوگوں کی صحبت نے مجھے انسانوں کی صف سے نکال کر حیوانوں کی صف میں لا کھڑا کیا تھا۔ مجھ سے کبیرہ گناہ مثلاً شراب نوشی، زنا، چوری، ڈکیتی اور قتل وغیرہ جیسے جرم سرزد ہوئے۔ پولیس میرے والدین کو پکڑ کر لے جاتی۔ جس کی وجہ سے میرے والدین نے مجھے گھر سے نکال دیا۔ مجھے کوئی ٹھکانہ چاہیے تھا۔ ایک گارمنٹس کی فیکٹری میں میں نے ملازمت اختیار کر لی۔ میری خوش بختی کہ وہاں چند اسلامی بھائی بھی ملازم تھے۔ انہوں نے مجھے ہفتہ وار اجتماع کی دعوت دی۔ پہلے تو میں انکار کرتا رہا۔ پھر ایک روز مجھے اجتماع میں جانا ہی پڑا۔ اجتماع میں شرکت سے میری زندگی میں انقلاب آ گیا۔

میں نے سچے دل سے پچھلے گناہوں کی معافی مانگی۔ فیکٹری میں کام کرنا اور رات کو وہیں سو جاتا تھا۔ کیونکہ پولیس کی طرف سے اشتہاری تھا۔ ڈرتا باہر نہیں نکلتا تھا۔ اجتماع میں شرکت کرنے کے بعد مدنی قافلہ میں شرکت کی۔ مدنی قافلہ کی برکت سے چہرے پر داڑھی اور سر پر عمامہ کا تاج نصیب ہوا۔ اور دین کا درد ایسا پیدا ہوا کہ فیکٹری میں کام کرنے کے ساتھ ساتھ میں نے قرآن پاک حفظ کرنا شروع کر دیا اور الحمدللہ عزوجل قرآن پاک مکمل حفظ کر چکا ہوں۔ اب میرے دل میں درد ہے کہ میں عالم دین بھی بن جاؤں۔ مدنی ماحول کی وابستگی نے مجھے ماں باپ کا مقام

marfat.com

بتایا۔تو ہر وقت یہ فکر دامن گیر رہتی ہے۔نہ جانے کب موت آجائے۔اگر والدین ناراض ہی رہے تو میرا حشر میں کیا بنے گا۔آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں کہ کوئی طریقہ نکالیں۔جس سے میرے والدین راضی ہو جائیں۔

اس کی آپ بیتی سن کر میرے دل پر بڑا اثر ہوا۔میں نے اپنے ساتھ چند اسلامی بھائی لئے۔اور اس لڑکے کو ساتھ لے لیا اور ان کے والدین کے گھر پہنچ گئے۔دروازہ کھٹکھٹایا۔تو اندر سے ایک لڑکا آیا۔اس نے ہمیں دیکھ کر سمجھا شاید ہم کوئی چندہ مانگنے والے ہیں۔اندر جا کر بتایا تو ان کے والد صاحب نے ملاقات سے انکار کر دیا۔ بہر حال ہم کھڑے رہے۔تھوڑی دیر کے بعد جب وہ باہر تشریف لائے تو گفتگو کا آغاز ہوا۔میں نے عرض کی کہ ہم آپ کے ساتھ کوئی ضروری گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔اگر اجازت ہو تو اندر بیٹھ کر سکون سے بات چیت ہو جائے۔بہر حال ان کے والد نے بمشکل دروازہ کھولا۔ہم سب اندر داخل ہوئے۔تو ان کے والد صاحب نے اپنے لخت جگر کو بالکل نہ پہچانا۔کیونکہ جب وہ گھر سے بھاگا تھا تو اس کی حالت کچھ اور تھی۔اب وہ مدنی حلیے میں تھا۔اس کے والد صاحب نے تو شاید کبھی سوچا بھی نہ ہو گا کہ ان کا بدمعاش بیٹا بھی کبھی مدنی حلیے میں آسکتا ہے۔

میں نے ان کے والد صاحب سے کہا کہ آپ کا ایک بیٹا تھا۔وہ فوراً جلال میں آگئے اور کہنے لگے کہ وہ تو شاید مر چکا ہے۔اس کا آپ نام بھی نہ لیں۔اگر وہ زندہ میرے سامنے آگیا تو میں خود اس کو قتل کر دوں گا۔اس نے میری عزت کو تار تار کر دیا تھا۔بمشکل میں نے اس کو بھلایا ہے۔اب اس کا نام سننا بھی میں گوارا نہ کروں گا۔میں نے عرض کی جناب بچے غلطیاں کرتے ہیں والدین معاف کر دیتے ہیں اور معاف کرنے کے فضائل بتائے۔مگر وہ تو مزید جلال میں آجاتے تھے۔میں نے کہا اگر آپ اس کے برے اعمال سے ناراض تھے۔اگر وہ نیک بن چکا ہو تو آپ اس کی خطاؤں کو معاف فرما دیں۔آخر رب تعالیٰ بھی تو معاف فرما دیتا ہے۔اس کے والد

marfat.com

صاحب اور غصے میں آ گئے۔ کہنے لگے وہ جس روپ میں بھی آ جائے میں اس کو معاف ہرگز نہ کروں گا۔ میں نے عرض کی جناب آپ اس سے ملاقات تو کر کے دیکھیں ہو سکتا ہے کہ آپ اس کو دیکھ کر معاف کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ کافی دیر گفتگو کرنے کے بعد ان کا غصہ کچھ کم ہوا۔ تو کہنے لگے کہ اگر آپ کو اس کے بارے میں معلومات ہیں تو پتہ بتا دیں۔ میں اپنے بیٹے کو بھیجوں گا۔ وہ اس سے ملاقات کر لے گا۔ میں اس کی شکل دیکھنے کو ہرگز تیار نہیں ہوں۔ اتنے میں اندر اس کی والدہ کو پتہ چل گیا۔ کہ اس کے بچھڑے ہوئے بیٹے کی بات ہو رہی ہے۔ وہ بھی دروازے کے قریب آ گئی۔ اس کے بھائی بھی ہمارے قریب آ گئے۔ آخر آٹھ سال کے بعد انہوں نے بھائی کا ذکر سنا تھا۔ اس کے بھائی کہنے لگے آپ پتہ بتائیں ہم ملاقات کریں گے۔ میں نے کہا اگر آپ کو ابھی ملاقات کروا دی جائے تو کیا خیال ہے۔ کہنے لگے ابھی کیسے ملاقات ہو سکتی ہے۔ میں نے جب اس اسلامی بھائی کی طرف اشارہ کیا اور کہا غور سے دیکھو کہیں یہی تو آپ کا بھائی نہیں۔ بس پھر کیا تھا پورا گھرانہ چیخوں سے گونج اٹھا۔ بچھڑے ہوئے گلے ملے۔ والدہ کے کلیجے کو ٹھنڈ پڑ گئی۔

ایک تو بچھڑا ہوا بھائی اور ماں کو بیٹا ملا۔ اور سونے پر سہاگا یہ کہ ایک بدمعاش' معاشرے کا بگڑا ہوا اور دھتکارا ہوا خاندان کے لئے ذلت اور رسوائی کا سبب آج متقی اور پرہیزگار کی شکل میں ان کے سامنے تھا۔

یقین جانئے اس وقت ہمارے بھی آنسو نہ رک سکے۔ بلکہ پھر وہاں کوئی آنکھ بھی نہ ہو گی جو اشک بار نہ ہوئی ہو۔ بلکہ یہ منظر دیکھ کر پڑوسی بھی اکٹھے ہو گئے۔ ان کو یقین نہیں آ رہا تھا کیا یہ وہی لڑکا ہے۔

بہر حال اس کے والد صاحب نے کہا کہ ہم پہلے اس کو آزمائیں گے۔ پھر اس کو گھر میں داخل ہونے دیں گے۔ الحمد للہ عزوجل انہوں نے ہر طرح آزمایا پھر چند ماہ بعد وہ خود اس کو عزت و آبرو کے ساتھ گھر میں لانے پر مجبور ہو گئے۔

marfat.com

لڑکے نے آتے ہی یہ مطالبہ رکھا کہ اب میں عالم دین بننے کے لئے کراچی فیضان مدینہ میں جانا چاہتا ہوں۔ کچھ عرصہ وہ لاہور میں جامعۃ المدینہ میں علم حاصل کرتا رہا۔ آخروہ اپنے پیرومرشد حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی کے قدموں میں کراچی میں پہنچ گیا۔ جتنا عرصہ وہ لاہور میں رہا اپنے محلے سے ہفتہ وار اجتماع کے لئے ایک بس بھر کے سوڈیوال لایا کرتا تھا۔ دعوت اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے جو راہزن تھے۔ وہ رہبرو راہنما بن گئے۔

پیارے اسلامی بھائیو! جس طرح مریض کا مرض بڑھ جائے تو ڈاکٹر کہتے ہیں کہ اس کی ہوا بدلی کراؤ اس طرح صحت پر مثبت اثرات نمودار ہوں گے۔ بالکل اسی طرح جو بندہ سمجھتا ہے کہ میں روحانی بیماری میں مبتلا ہوں۔ اس کو بھی چاہیئے کہ آب وہوا تبدیل کرنے کے لئے بُرے ماحول کو چھوڑ کر اچھے ماحول سے وابستہ ہوجائے۔ الحمدللہ عزوجل مدنی قافلوں میں شرکت کرنے سے آب وہوا میں تبدیلی آتی ہے۔ اور مدنی ماحول بھی میسر آتا ہے۔ اس طرح روحانی مرض کافی حد تک دور ہوجاتا ہے۔ ایسے ایسے لڑکے جو قافلے میں جانے سے پہلے گانے گاتے تھے۔ واپسی پر سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی نعتیں اور درودوسلام پڑھتے ہوئے آتے ہیں۔ ماں باپ کے نافرمان ماں باپ کے ہاتھ پاؤں چومتے نظر آتے ہیں۔ قافلے سے واپسی پر جب بندہ نمازی بن جاتا ہے نیک بن جاتا ہے تو بُرے بندے خود ہی اس سے دور ہوجاتے ہیں۔ جس طرح شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک نیک بندہ تاش کھیلنے والوں کے قریب کھڑا ہوگیا۔ اور ناگواری کا اظہار کرنے لگا۔ کہ یہ افراد اپنا وقت کیوں ضائع کررہے ہیں۔ ان کھیلنے والوں میں سے ایک بندہ بولا حضرت صاحب جس طرح آپ ہمیں دیکھ کر پریشان ہورہے ہیں۔ اس سے زیادہ ہم آپ کو یہاں دیکھ کر پریشان ہورہے ہیں۔

تو پیارے اسلامی بھائیو! نمازی بننے کے لئے یہ نسخہ بڑا مجرب ہے اللہ تعالیٰ

marfat.com

ہمیں بُری صحبت سے بچائے۔اور مدنی ماحول سے وابستہ فرمائے۔

نسخہ نمبر٤

انسان کی روح پر غذا کا بڑا اثر ہوتا ہے۔کسی نیک پرہیزگار کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا انسان کی روح پر اچھے اثرات چھوڑتا ہے۔اور ایک بدکار کے ہاتھ کا کھانا بندے کی روح پر بُرا اثر چھوڑتا ہے۔جیسے ایک ہوٹل والا بڑا متقی پرہیزگار تھا۔ ہر وقت باوضو رہنے کی کوشش کرتا تھا۔کھانا پکانے سے پہلے دو رکعت نفل ادا کرتا۔اور رب تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتا کہ اے مالک ومولا عزوجل اگر اس کھانے میں اگر حرام کی آمیزش ہے۔تو تو معاف فرمادے پھر اللہ عزوجل کا ذکر کرتے ہوئے آٹا گوندھتا پھر یَاعَزِیْزُ یَااَللّٰہُ کا ورد کرتا۔جب روٹی پکانے لگتا تو یَاکَرِیْمُ یَااَللّٰہُ۔پھر جب روٹی تنور میں لگانے لگتا تو

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ ترجمہ: اللہ مجھے دوزخ کی آگ سے بچانا

اسی طرح جب کھانا پکانے لگتا تو درود پاک کا ورد کرتا رہتا اور جب کھانا تقسیم کرتا پھر بھی اللہ عزوجل کا ذکر کرتا رہتا۔ جو بندے اس سے باقاعدہ کھانا کھاتے رہے۔کھانا کھاتے کھاتے اللہ عزوجل کے ولی بن گئے۔

بزرگ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میاں بیوی کے درمیان جھگڑا ہوگیا۔میاں کہنے لگا تجھے شرم آنی چاہیے۔ میں تہجد میں اٹھتا ہوں۔عبادت کرتا ہوں اور تو سوئی رہتی ہے بیوی کہنے لگی تو جو تہجد میں اٹھتا ہے۔اس میں میرا حصہ بھی شامل ہے۔میاں غصے میں کہنے لگا بڑی حصہ ڈالنے والی آئی اگر تیرا حصہ شامل ہے تو اس کو نکال لے۔

پھر کیا تھا چند دن گزرے میاں صاحب کے لئے تہجد میں اٹھنا مشکل ہوگیا۔ یہاں تک کہ ایک دن تہجد کی نماز قضا ہوگئی۔ چند دن گزرے پھر فجر کی نماز بھی قضا ہونے لگی۔ میاں صاحب بڑے پریشان حال بیٹھے تھے کہ بیوی پوچھنے لگی ہے کیوں پریشاں حال بیٹھے ہیں۔میاں کہنے لگا کچھ سمجھ میں نہیں آرہا۔پہلے تہجد میں آسانی

marfat.com

سے آنکھ کھل جاتی تھی۔اب چند دن سے تہجد تو کیا فجر میں بھی سستی ہونے لگی ہے۔بیوی بولی میں نہ کہتی تھی کہ اس میں میرا حصہ بھی شامل ہے۔تو نے کہا نکال لے۔تو میں نے نکال لیا اب تم اٹھ کر دکھاؤ۔میاں کہنے لگا تیرا کون سا حصہ تھا جس کے نکلنے سے میری عبادت میں سستی ہونے لگی ہے۔بیوی نے بتلایا کہ میں چاہیے کسی حالت میں بھی ہوتی تھی تیرا کھانا باوضو ہو کر پکایا کرتی تھی۔کھانا کھانے کے دوران اللہ عزوجل کا ذکر اور اس کے پیارے حبیب ﷺ پر درود وسلام پڑھتی رہتی تھی۔وہ کھانا جب تیرے پیٹ میں جاتا تجھے تہجد میں اٹھا دیا کرتا تھا۔جب تو نے حصہ نکالنے کو کہا تو میں نے تیرا کھانا بغیر وضو پکانا شروع کر دیا۔اسی وجہ سے تمہارے اندر عبادت میں سستی پیدا ہونے لگی۔

لہٰذا جو ماں یہ چاہتی ہے کہ اس کی اولاد اور گھر والے نمازی بن جائیں۔اس کو چاہیئے کہ کھانا باوضو ہو کر پکائے۔اور اللہ عزوجل کا ذکر اور پیارے حبیب ﷺ پر درود وسلام کثرت کے ساتھ پڑھا کرے۔چند دن کے اندر خود ہی اثرات نمودار ہونے لگیں گے۔انشاءاللہ عزوجل بے نمازی نمازی بن جائیں گے۔

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے ایک مرتبہ مسجد میں داخل ہوئے۔نمازیوں کی جوتیاں دیکھیں۔تو چند جوتیاں ایک طرف کر دیں۔جبکہ چند جوتیاں دوسری طرف کر دیں۔کسی نے پوچھا صاحبزادہ صاحب کیا کر رہے ہیں۔بتلانے لگے جنتیوں کی علیحدہ اور دوزخیوں کی علیحدہ کر رہا ہوں۔جب حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کو بتلایا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا۔جاؤ سب جوتیوں کو ملا دو۔ورنہ جس کو پتہ چل جائے گا کہ وہ جہنمی ہے۔اس کا کیا بنے گا؟ پھر ارشاد فرمایا کہ فلاں ہندو کی دوکان سے کھانا لا کر اس کو کھلا دو۔اس لئے کہ روحانیت وقت سے پہلے ظاہر ہونے لگی تھی۔ہندو کی دوکان کا کھانا کھائے گا تو روحانیت کا اثر ختم ہو جائے گا۔اور پھر وقت پر اس کا اظہار ہوگا۔تو بہتر ہوگا۔

marfat.com

نسخہ نمبر5

جب تمام تدابیر ختم ہو جائیں تو پھر دعا کرنی چاہیے۔ کیونکہ حدیث مبارک میں ہے۔اَلدُّعَآءُ یُرَدُّ الْبَلَاءَ دعا بلا کو ٹال دیتی ہے۔(الجامع الصغیر صفحہ ۲۵۹) قضاء تبدیل نہیں ہوتی مگر دعا سے۔یعنی دعا تقدیر کو بدل دیتی ہے۔لہٰذا ہمیں دعا کرنی چاہیے۔اگر کوئی اللہ عزوجل کا نیک بندہ مل جائے تو اس سے دعا کی درخواست کرنی چاہیے۔جیسے حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک بندہ حاضر ہوا۔عرض کرنے لگا کہ میرا بیٹا ہے۔ نماز نہیں پڑھتا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا بیٹا نماز پڑھا کرو۔چند مہینوں بعد وہ مرید پھر حاضر ہوا اور کہنے لگا حضرت صاحب بیٹا تو مسجد سے باہر آنے کا نام ہی نہیں لیتا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ تو خود ہی تو کہتا تھا کہ نماز نہیں پڑھتا تو میں نے اسے نماز کی تلقین کی وہ نمازی بن گیا اب تو پریشان ہو گیا ہے عرض کرنے لگا حضرت صاحب میں چاہتا ہوں کہ کوئی دنیاوی کاروبار بھی کرے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ بیٹا کام بھی کیا کرو۔عرض کرنے لگا کہ حضرت صاحب کیا کام کروں۔فرمایا۔گھڑیاں ٹھیک کیا کرو۔اس نے گھڑیاں مرمت کرنے کی دوکان کھول لی۔جو بھی خراب گھڑی دے کر جاتا۔رات درود پاک پڑھ کر ان پر پھونک مارتا۔صبح ٹھیک ہو جاتی۔ان کی یہ کرامت کافی مشہور ہو گئی۔ایک انگریز کہنے لگا میں نہیں مانتا۔اس کے پاس ایک گھڑی تھی جو باہر کے ملک سے لے کر آیا تھا۔وہ خراب ہو گئی۔اس کا پرزہ پاکستان میں نہیں ملتا تھا۔کہنے لگا میں یہ گھڑی دے کر دیکھتا ہوں کیسے ٹھیک کرے گا۔لہٰذا اس کی دوکان پر پہنچا۔اور کہنے لگا میری گھڑی خراب ہے۔ٹھیک کردیں۔میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا مرید کہنے لگا۔کل لے جانا۔انگریز بڑا حیران ہوا کہ اس گھڑی کا (Spare Part) یعنی پرزے تو پاکستان میں دستیاب ہی نہیں۔یہ کیسے ٹھیک کرے گا۔بہر حال وہ اگلے دن دوکان پر پہنچا۔تو دیکھ کر حیران رہ گیا کہ گھڑی چل رہی ہے۔کہنے لگا مجھے گھڑی کھول کر دکھاؤ۔میں چیک کرنا چاہتا ہوں۔جب اس

marfat.com

کو گھڑی کھول کر دکھائی گئی تو وہ حیران رہ گیا کہ گھڑی بغیر پرزے کے ہی چل رہی ہے۔انگریز یہ کرامت دیکھ کر مسلمان ہوگیا۔

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

اللہ عزوجل کے نیک بندوں کے منہ سے جو بات نکل جائے اللہ عزوجل وہ پوری فرمادیتا ہے۔

برائیوں سے بچنے کا نسخہ

قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ (العنکبوت پارہ۲۱)

ترجمہ کنزالایمان: بے شک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بری بات سے

گناہ ایک زہر ہے جب زہر بندے کے اندر جائے تو بندے کو سکون نہیں ملے گا۔اسی طرح جو گناہ کرے گا۔اس کو بھی چین نصیب نہیں ہوسکتا۔تو گناہ کر کے اگر دنیا میں چین نہیں ملتا۔تو قبر اور حشر میں کیسے سکون ملے گا۔اگر دنیا قبر اور حشر میں سکون چاہتے ہو تو گناہوں سے پرہیز کرو۔

گناہوں سے بچنے کا بہترین نسخہ جو اللہ عزوجل نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا۔ کہ نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے۔

کچھ افراد کہتے ہیں کہ فلاں بندہ نماز بھی پڑھتا ہے۔اور برائیاں بھی کرتا ہے۔ کیا فائدہ اس کی نماز کا۔

پیارے اسلامی بھائیو! جو ایسی بات کرتا ہے۔وہ اللہ عزوجل کے نسخہ پر اعتراض کررہا ہے۔حالانکہ ہماری سوچ غلط ہوسکتی ہے۔اللہ عزوجل کا فرمان غلط نہیں ہوسکتا اگر ایک بندہ نماز شروع کردیتا ہے۔ہم چاہتے ہیں کہ فوراً یہ ولی اللہ بن جائے۔بھائی اس کو نماز پڑھنے دو ایک نہ ایک دن نماز اس کو برائیوں سے روک دے گی۔اور دوسری بات یہ ہے کہ یہ کبھی نہ کہو کہ تیری نماز کا کیا فائدہ؟ تو نمازیں بھی پڑھتا ہے اور برائی بھی

marfat.com

کرتا ہے۔ایسی نماز کا کائی فائدہ نہیں۔لہٰذا نماز ہی چھوڑ دو۔ بلکہ اس کو اس انداز میں سمجھاؤ کہ تو نماز پڑھتا ہے۔ مجھے بہت اچھا لگتا ہے۔اگر اس برائی کو بھی چھوڑ دے تو نور علی نور ہو جائے گا۔یعنی اس کو نماز سے نہ روکو۔ بلکہ برائی سے روکو۔

ایک بزرگ سے پوچھا گیا کہ کہ حضرت صاحب ایک بندہ نماز بھی پڑھتا ہے چوری بھی کرتا ہے اور دیگر گناہ بھی کرتا ہے ایسے بندے کے بارے میں کیا حکم ہے۔ ان بزرگوں نے بڑی کمال بات کہی فرمانے لگے کہ ایسا بندہ قیامت کے روز چوروں کی صف میں تو کھڑا ہو گا اور دیگر گنہگاروں کی صف میں تو کھڑا ہو گا۔مگر بے نمازیوں کی صف میں کھڑا نہیں ہو گا۔ کیوں کہ اس نے نماز ادا کی ہوئی تھی۔

غزالی زماں قبلہ سید احمد سعید کاظمی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے میں بڑی کمال بات فرمائی۔فرمانے لگے جو بندہ یہ کہتا ہے کہ نماز بندے کو گناہوں سے نہیں روکتی فرمانے لگے بھائی اور چاہے کچھ نہ سہی کم از کم جتنی دیر بندہ نماز پڑھ رہا ہے۔اتنی دیر تو گناہوں سے رکا رہتا ہے۔اگر نماز پڑھنے میں اس کو ایک گھنٹہ لگتا ہے۔تو نماز نے اس کو ایک گھنٹہ تو برائی سے روکا ہے۔اور یہ ہے بھی حقیقت کہ بندہ نماز کی حالت میں نہ تو جھوٹ بول سکتا ہے۔نہ شراب پیئے گا۔ نہ جوا کھیلے گا۔ نہ غیبت کرے گا بلکہ تمام برائیوں سے رکا رہے گا۔

میرے اس بیان سے کوئی ہرگز یہ مطلب اخذ نہ کرے کہ نماز پڑھنے کے بعد کوئی جو مرضی برائیاں کرتا رہے۔ بلکہ میرا مطلب ہے کہ نماز کو نہ چھوڑا جائے۔اس کے ساتھ ساتھ برائیوں کو بھی چھوڑنا چاہیے۔اگر نماز پڑھ کر برائی سے نہیں رک رہا تو پھر ہمیں اپنی نماز کی طرف دیکھنا چاہیے۔کہ ہماری نماز درست بھی ہے یا نہیں؟

نماز درست طریقے سے پڑھو

جیسے حدیث مبارکہ کا مفہوم ہے کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نماز ادا کر کے فارغ ہوئے تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔اے میرے صحابی رضی اللہ عنہ نماز پڑھو۔تمہاری

marfat.com

نماز نہیں ہوئی۔انہوں نے پھر دوسری مرتبہ پڑھی۔سرکار ﷺ نے پھر ارشاد فرمایا۔نماز پڑھو تیری نماز نہیں ہوئی۔انہوں نے پھر تیسری مرتبہ پڑھی۔پیارے آقا ﷺ نے پھر ارشاد فرمایا نماز پڑھو۔تیری نماز نہیں ہوئی۔وہ عرض کرنے لگے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہی ارشاد فرمایئے نماز کیوں نہیں قبول ہو رہی؟ تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تو نماز کے مسائل کا خیال نہیں رکھتا۔یاد رکھ اگر ایسی حالت میں تجھے موت آجاتی تو تو نے دوزخ میں جانا تھا۔(اللہ عزوجل ہم سب کو محفوظ رکھے)

صحابہ کرام علیہم الرضوان کے بارے میں بدگمانی نہیں کرنی چاہیئے۔بلکہ یہ سمجھو کہ یہ ہمارے سمجھانے کے لئے تھا۔

میرے دل میں خواہش ہے کہ نماز کے مسائل بھی عرض کردیئے جائیں۔تاکہ ہم اپنی نماز کو خود ہی درست کرلیں۔اور یہ عام فہم زبان میں ہوں تاکہ عوام الناس کے لئے بھی آسانی ہو۔

اس سلسلے میں سب سے پہلے نماز کی شرائط بیان کی جائیں گی۔کسی بھی کام کو کرنے کے لئے جن اشیاء کی موجودگی پہلے ضروری ہوتی ہے۔ان کو شرائط کہا جاتا ہے جیسے حج کرنے کے لئے پاسپورٹ کا ہونا ضروری ہے۔اس کے بغیر ہم حج نہیں کر سکتے۔تو ہم کہیں گے کہ پاسپورٹ کا ہونا حج کے لئے شرط ہے۔اسی طرح حج کے لئے زادراہ ہونا ضروری ہے۔اس کے بغیر ہم سفر نہیں کرسکتے۔تو زادراہ کا ہونا حج کے لئے شرط ہوا۔اسی طرح گاڑی چلانے کے لئے ایندھن کا ہونا ضروری ہے۔بغیر ایندھن گاڑی نہیں چل سکتی۔تو ایندھن کا ہونا گاڑی چلانے کے لئے شرط ہوا۔

بالکل اسی طرح ہم نماز ادا کرنا چاہتے ہیں۔تو نماز ادا کرنے کے لئے جن چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔یعنی جن کے بغیر نماز نہیں ہوسکتی۔ان کو نماز کی شرائط کہا جائے گا۔وہ درج ذیل ہیں۔

1-طہارت 2-ستر کا ڈھانپنا 3-وقت کا پہچاننا

4-استقبال قبلہ 5-نیت کرنا 6-تکبیر تحریمہ کہنا

marfat.com

شرائط کامفصل بیان

طہارت: اس سے مراد پاکیزگی ہے۔قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ عزوجل نے ارشادفرمایاہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ (البقرہ:222پارہ۲)

ترجمہ: بےشک اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں سے محبت کرتا ہے

حدیث مبارکہ میں ارشادہوتا ہے۔کہ

اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ۔ پاکیزگی ایمان کا حصہ ہے۔

جبکہ دوسرے مقام پرارشادفرمایا

اَلطُّهُوْرُ نِصْفُ الْاِيْمَانِ۔ پاکیزگی آدھاایمان ہے۔

اس سے خودہی اندازہ لگالیں کہ پاکیزگی کس قدرضروری ہے۔لہٰذاہمیں ہر وقت پاک رہناچاہیے۔

صدافسوس کہ آج اگرکسی سے نماز کا کہاجاتاہے۔تواکثریہ جواب دیتے ہیں کہ ہمارے کپڑے پاک نہیں مجھے یہ سن کر بڑادکھ ہوتاہے۔کہ نماز پڑھنانہ پڑھنابعد کی بات ہے۔انسان کویہ معلوم نہیں کہ اس کی موت کب آجائے۔اللہ عزوجل نہ کرے اگرناپاک حالت میں ہی مرگیاتوکیابنے گا؟

حدیث مبارکہ میں ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مرتبہ قبرستان کے قریب سے گزررہے تھے کہ آپ ﷺ کی سواری اچھلنے لگی۔پیارے آقا ﷺ نے اپنی سواری کوروکا۔نیچے اترے اوردوقبروں کے درمیان جلوہ افروز ہوئے۔

ارشادفرمایااے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم سبزشاخ لاؤ۔صحابہ کرام علیہم الرضوان نے ایک کھجور کے درخت کی سبزشاخ خدمت اقدس میں پیش کی نبی پاک ﷺ نے اس کودرمیان میں سے چیرا۔ایک حصہ ایک قبرپراوردوسراحصہ دوسری قبرپررکھ دیا۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان عرض کرنے لگے یارسول اللہ ﷺ یہاں رکھنے

marfat.com

میں کیا حکمت تھی۔تو پیارے آقا ﷺ نے ارشادفرمایا کہ ان دوقبروالوں پرعذاب ہورہاتھا۔جس کودیکھ کرمیری سواری سے برداشت نہیں ہورہاتھااس لئے اچھلناشروع کردیا۔

میں نے ان قبروں پرسبزشاخ رکھ دی ہے۔جتنی دیرتک یہ سرسبزرہیں گی۔اللہ عزوجل کی حمدوثنابیان کرتی رہیں گی۔ان کی حمدوثناء سے قبروالوں کے عذاب میں کمی ہوتی رہے گی۔لہٰذاقبروں اورمزارات پرپھول ڈالنایہ بدعت نہیں۔بلکہ سنت سے ثابت ہے کہ جتنی دیرسرسبزرہیں گے۔اللہ عزوجل کی حمدوثنابیان کریں گے۔ان کی حمدوثناسے اگرگنہگارہے توعذاب میں کمی ہوگی۔اوراگرنیک ہیں توان کے درجات بلندہوں گے۔دوسرافائدہ یہ کہ ان سے خوشبوآئے گی۔اگرسبزشاخ کی حمدوثناسے قبروالے کوفائدہ ہوتاہے توانسان کی حمدوثناء سے قبروالوں کوفائدہ کیوں نہیں ہوتا۔صحابہ کرام علیہم الرضوان عرض کرنے لگے یارسول اللہ ﷺ ان قبروالوں پرعذاب کس وجہ سے ہورہاتھا۔تونبی پاک ﷺ نے ارشادفرمایا۔معمولی باتوں کی وجہ سے ایک تواپنی زبان کی حفاظت نہیں کرتاتھا۔یعنی غیبت چغلی وغیرہ سے بازنہیں آتاتھا۔جبکہ دوسراشخص پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچاکرتاتھا۔

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہواکہ قبرکےعذاب سے بچنے کے لئے جسم کوپاک رکھناکتناضروری ہے۔جبکہ حدیث مبارکہ میں ہے کہ قبرآخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے جواس میں کامیاب ہوگیا۔اس کی آخرت کی منزلیں آسان کردی جائیں گی۔

طہارت میں تین چیزیں شامل ہیں

1- جسم کاپاک ہونا

2- کپڑوں کاپاک ہونا

3- جس جگہ نمازپڑھ رہاہےاس جگہ کاپاک ہونا۔

marfat.com

جسم کا پاک ہونا: اس سے مراد جسم کی ظاہری پاکیزگی ہے۔

باطنی طہارت: اس سے مراد ہے کہ بندے کا کفر، شرک، دکھاوا، ریاکاری، بغض حسد، کینہ غرور وغیرہ باطنی بیماریوں سے پاک ہو۔ اس لئے کہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں حاضر ہونے لگا ہے۔ پہلے باطن کو پاک کرے گا تو روحانی منزلیں طے کرنا آسان ہو جائیں گی۔ چہ جائیکہ باطنی طہارت نماز کے لئے شرط نہیں۔ لیکن عبادت کا صحیح لطف اٹھانا ہے تو اس کا خیال رکھنا ہوگا۔

ظاہری طہارت: اس سے مراد ہے کہ اگر انسان کے جسم پر ظاہری نجاست لگی ہو تو اس کو دھونے اور اگر اس پر غسل فرض ہے تو غسل کر لے۔ اور یہ جبھی ممکن ہوگا کہ اس کو غسل کا طریقہ آتا ہو۔ اگر غسل کا طریقہ نہیں آتا تو پاک نہیں ہو سکے گا۔ اگر پاک نہیں تو نماز اور دیگر عبادات بھی قبول نہیں ہو سکتیں۔

ایک المیہ: ایک نوجوان سے پوچھا کہ بھائی غسل کے کتنے فرائض ہوتے ہیں۔ کہنے لگا کہ تین۔ ہم بڑے خوش ہوئے کہ اس کو دین کا علم ہے۔ مگر جب پوچھا گیا کہ وہ تین فرائض کون سے ہیں۔ تو کہنے لگا کہ صابن۔ تیل اور تولیہ (لہٰذا ضروری ہے کہ غسل کے فرائض تحریر کئے جائیں)

غسل کے فرائض: غسل کے تین فرض ہیں۔

1- کلی کرنا

2- ناک میں پانی چڑھانا سخت ہڈی تک

3- پورے بدن پر پانی بہانا

فرائض اس لئے پہلے بیان کر دیئے گئے ہیں کہ اگر وقت کم ہو یا پانی کی قلت ہو تو کم از کم یہ تین فرائض ضرور ادا کر لینے چاہئیں کہ اس کے بغیر بندہ پاک نہیں ہو سکے گا۔ اگر سنت رہ جائے تو سنت ادا کرنے سے انوار تجلیات جو حاصل ہونی تھیں اس سے محروم رہے گا۔ بہر حال فرائض ادا کرنے سے بندہ پاک ہو جائے گا۔ اس کی ایک

marfat.com

اور مثال عرض کرتا ہوں کہ جیسے بندے کو بھوک لگتی ہے۔تو خالی روٹی کھانے سے پیٹ تو بھر جائے گا مگر مزہ نہیں آئے گا۔ اگر سالن ساتھ ہو تو پیٹ بھی بھر جائے گا اور مزہ بھی آجائے گا۔اسی طرح خالی فرائض ادا کرنے سے پاک تو ہو جائے گا مگر سنت کا مزہ نہیں آئے گا۔

1 کلی کرنا: اس سے یہ مراد نہیں کہ منہ میں پانی لیا اور پچ کر کے باہر نکال دیا۔ بلکہ اس سے مراد ہے کہ منہ کے تمام حصوں بلکہ زبان کے نیچے اوپر دانتوں کی کھڑکیاں اور حلق تک پانی پہنچانا ضروری ہے۔

اس سے مراد ہے کہ منہ بھر کے کلی کرنا اگر روزہ نہ ہو تو غرغرہ بھی کرے۔

2 ناک میں پانی چڑھانا: بعض افراد ناک میں پانی اس طرح چڑھاتے ہیں کہ ناک کا صرف اگلا حصہ تر ہوتا ہے۔ پانی ناک میں داخل نہیں کرتے۔ اس طرح فرض ادا نہیں ہوگا۔ بلکہ ناک کے اندر پانی اس طرح داخل کیا جائے کہ اس کا اندرونی حصہ تر ہو جائے۔اور سخت ہڈی تک پانی پہنچ جائے۔اگر آسانی سے ممکن نہ ہو تو پانی چلو میں لے کر تھوڑا سا کھینچے یعنی سانس کے ذریعے پانی اوپر کی طرف کھینچیں۔اتنا نہ کھینچیں کہ غوطہ آجائے۔احتیاط ضروری ہے۔اسی طرح اگر ناک میں جمی ہوئی یا سوکھی رینٹھ ہو تو اسے چھڑا کر پانی بہانا فرض ہے۔

3 پورے بدن پر پانی بہانا: ظاہر بدن پر اس طرح پانی بہایا جائے کہ ایک بال کے برابر بھی جگہ خشک نہ رہے۔ مثلاً بغلوں کے اندر جسم پر سلوٹیں ہیں تو ان کو کھول کر۔ اگر عورت کے پستان لٹکے ہوئے ہیں تو ان کو اٹھا کر ان کے نیچے پانی بہایا جائے۔اسی طرح اگر بیٹھ کر نہا رہا ہے تو تمام جوڑوں مثلاً پاؤں کو سیدھا کر کے ان پر پانی بہایا جائے۔

marfat.com

خبردار:

جو عورتیں نیل پالش کا استعمال کرتی ہیں۔اس کو اتار کر غسل کریں اس لئے کہ نیل پالش رنگ کی ایک قسم ہے۔ جو کہ ناخنوں پر ایک تہہ جما دیتی ہے۔جس سے پانی ناخنوں تک نہیں پہنچ پاتا۔اس طرح نہ تو غسل ہوگا اور نہ ہی وضو بلکہ اگر ناخنوں کے علاوہ جسم کے کسی بھی حصے پر نیل پالش یا رنگ یا ایسا لوشن لگا ہے جس سے پانی جلد تک نہیں پہنچتا تو ان سب کو اتارنا ضروری ہے۔

غسل کا مسنون طریقہ:

غسل خانے میں داخل ہوتے وقت بایاں پاؤں اندر داخل کریں۔دل میں بسم اللہ شریف پڑھ کر کپڑے اتاریں۔(غسل خانے میں بلند آواز سے بولنا، زبان سے کلمہ شریف یا آیات قرآنیہ تلاوت کرنا منع ہے۔) افضل یہ ہے کہ ناف سے لے کر گھٹنوں تک کوئی کپڑا باندھ لیں۔خصوصی طور پر جہاں بے پردگی ہو رہی ہے۔وہاں ستر کا چھپانا فرض ہے۔ورنہ گنہگار ہوگا لہٰذا کپڑا باندھنا ضروری ہے۔اور اگر غسل خانہ باپردہ ہے تو برہنہ نہانے سے غسل ہو جائے گا۔

سب سے پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھوئیں۔کیونکہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم سو کر اٹھو تو بغیر ہاتھ دھوئے کسی برتن میں داخل نہ کرو۔کیونکہ تمہیں کیا معلوم کہ تیرے ہاتھ نے رات کہاں بسر کی ہے۔اس کے بعد جسم پر جہاں جہاں نجاست لگی ہے۔اس کو دھوئیں، عموماً ناف سے نیچے والا حصہ دھویا جاتا ہے۔پھر مکمل وضو کریں۔اگر کچی جگہ ہے یا ایسی جگہ جہاں پانی بہتا نہیں بلکہ کھڑا رہتا ہے تو وہاں پاؤں آخر میں دھوئیں۔پھر پورے بدن پر پانی مل لیں۔تاکہ جسم کا درجہ حرارت پانی کے درجہ حرارت کے قریب آجائے۔پھر دائیں اور بائیں طرف اور پھر سر پر پانی ڈال کر اچھی طرح سے ملیں اس طرح پانی بہائیں کہ بظاہر جسم پر ایک بال برابر بھی جگہ خشک نہ رہ جائے۔اگر آپ کا وضو نہ ٹوٹا ہو تو اس وضو سے آپ نماز ادا کر سکتے

marfat.com

ہیں۔اگر دوبارہ وضو کرلیں تو نور علی نور ہو جائے گا۔بعض افراد سمجھتے ہیں کہ ننگا ہونے سے وضوٹوٹ جاتا ہے۔حالانکہ ایسا نہیں۔

وضو کے فرائض:

قرآن مجید میں اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا

یَاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَاقُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِفَاغْسِلُوْاوُجُوْھَکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْابِرُءُ وْسِکُمْ وَاَرْجُلَکُمْ اِلَی الْکَعْبَیْنِ (المائدہ:٦ پارہ٦)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ۔

اس آیت مبارکہ میں چار فرض بیان کئے گئے ہیں۔

1- چہرے کا دھونا　　2- دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا

3- چوتھائی سر کا مسح کرنا　　4- دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا

چہرے کا دھونا: عموماً دیکھا گیا ہے کہ پانی کا چھینٹا چہرے پر مارا جاتا ہے۔جس سے اگلا حصہ تو دھل جاتا ہے مگر سائیڈیں خشک رہ جاتی ہیں۔یا پھر گیلا ہاتھ پھیر لیا جاتا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! پہلے تو ہمیں یہ جاننا چاہیے کہ چہرے کی حد کہاں تک ہے۔اور پھر دھونے کا کیا مطلب ہے؟ علماء کرام فرماتے ہیں کہ جس حصے کا دھونا فرض ہے۔اس حصہ پر کم از کم دو قطرے پانی کے بہہ جانے چاہئیں۔

چہرے کی حد کے بارے میں علماء کرام فرماتے ہیں کہ چوڑائی میں ایک کان کی لو سے لے کر دوسرے کان کی لو تک اور لمبائی میں پیشانی (جہاں سے عموماً سر کے بال اگتے ہیں) سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک یہ سارا حصہ چہرہ کہلاتا ہے اور پھر فَاغْسِلُوْا سے مراد ہے۔دھونا نہ کہ چپڑنا تو کم از کم سارے چہرے پر ایک مرتبہ پانی بہائیں گے

marfat.com

تو فرض ادا ہو گا۔اور تین مرتبہ بہانے سے فرض بھی ادا ہو جائے گا اور سنت بھی۔

دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا: افسوس نمازیوں کی خاصی تعداد یہ فرض صحیح طریقے سے ادا نہیں کرتی۔عموماً دیکھنے میں آیا ہے کہ گیلا ہاتھ پھیر لیتے ہیں۔اور پھر تین مرتبہ چلو بھر کر دونوں ہاتھوں پر بہاتے ہیں۔جس سے پانی کہنیوں پر نہیں بہتا۔جس سے فرض رہ جاتا ہے۔اور اس طرح وضو نہیں ہوتا۔

اس سلسلے میں میری آپ سے مدنی التجاء ہے کہ آپ ٹوٹی کے نیچے ہاتھ لے جا کر کہنیوں تک پانی گراتے چلے جائیں اس طرح پہلے دایاں ہاتھ اور پھر بایاں ایسا کرنے سے بالکل شک و شبہ نہیں رہے گا۔اور تین مرتبہ پانی بہانے سے فرض بھی ادا ہو گا اور سنت بھی ادا ہو جائے گی۔

سر کا مسح کرنا: چوتھائی سر کا مسح کرنا فرض ہے۔اور پورے سر کا مسح کرنا سنت ہے۔لہٰذا دونوں ہاتھوں کو پانی سے تر کر لیا جائے۔بہتر یہ ہے کہ دائیں ہاتھ سے ٹوٹی بند کر دی جائے تاکہ مسح کے دوران پانی ضائع نہ ہو۔کچھ افراد مسح کرنے سے پہلے ہاتھوں کو چومتے ہیں۔جبکہ ہاتھوں کو چومنا نہ تو مشروع ہے اور نہ مسنون اور یہ چومنے کا موقع بھی نہیں۔بلکہ اب دونوں گیلے ہاتھوں کی چھ انگلیوں کو اس طرح ملائیں کہ (۸) کا نشان بن جائے۔

پھر ان چھ انگلیوں کی مدد سے پیشانی جہاں سے سر کے بال اگتے ہیں۔وہاں سے رگڑتے ہوئے پیچھے تک لے جائیں۔پھر انگلیوں کو اٹھا کر ہتھیلیاں سر کی سائیڈوں پر رکھ کر آگے کی طرف کھینچیں اس طرح پورے سر کا مسح ہو جائے گا۔پھر شہادت کی انگلیوں سے کانوں کے اندرونی حصے اور انگوٹھوں سے کانوں کے باہر کا مسح کریں۔پھر دونوں ہاتھوں کی پشت سے گردن کا مسح کریں۔دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کا خلال بھی کریں۔

دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا: عموماً دیکھا گیا ہے کہ وضو کرتے ہوئے پاؤں کے اگلے حصے پر پانی بہایا جاتا ہے۔جبکہ پچھلے حصے پر صرف گیلا

marfat.com

ہاتھ پھیر دیا جاتا ہے۔اس طرح فرض ادانہیں ہوگا۔ بلکہ پانی بہانے سے فرض ادا ہوگا۔لہٰذا پاؤں کے اگلے حصے پر پانی بہاتے بہاتے پاؤں کے پچھلے حصے تک آئیں خصوصاً ٹخنوں کے نیچے اور پاؤں کے نیچے اچھی طرح پانی بہائیں اگر پاؤں کی تلی، پر اگر کوئی ایسی شئے لگی ہے جس سے پانی جلد تک نہیں پہنچ سکتا تو اس کا چھڑانا ضروری ہے۔لہٰذا وضو کرتے ہوئے اپنے پاؤں کے تلوؤں کو بھی دیکھ لیں۔ کیونکہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کے ٹخنوں کے نیچے سے جگہ خشک رہ گئی۔تو پیارے اور میٹھے آقا مدینے والے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو حصہ وضو میں دھونے والا ہے۔اگر وہ حصہ خشک رہ جائے تو وہ قیامت کے روز دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ وہ حضرات غور کریں۔ جو وضو ہی نہیں کرتے۔نماز ہی نہیں پڑھتے ان کا کیا بنے گا۔

وضو کرنے کا مسنون طریقہ:

بسم اللہ شریف پڑھ کر دونوں ہاتھوں کو کلائیوں تک دھونا۔اگر بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ پڑھ لیا جائے تو جب تک بندہ باوضو رہے گا۔فرشتے اس کے لئے نیکیاں لکھتے رہیں گے۔تین مرتبہ کلی کریں۔روزہ نہ ہو تو غرغرہ بھی کریں۔

بیماریوں سے نجات

حدیث مبارکہ میں ہے کہ مسواک میں سوائے موت کے ہر مرض کا علاج موجود ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ وضو کرتے وقت مسواک کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بظاہر حیات طیبہ کے آخری ایام میں بھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا کہ مسواک کو نرم کر کے مجھے دو۔ پھر سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر دھوئے اس مسواک کو استعمال فرمایا اس سے ایک مسئلے کا پتہ چلا کہ کسی دوسرے کی مسواک استعمال کی جاسکتی ہے۔دوسرا یہ بھی پتہ چلا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اس شان کی مالک ہیں کہ ان کا لعاب آخری ایام میں سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب دھن سے ملا ہے۔

marfat.com

مسواک کرنے کا طریقہ:

مسواک پھل دار درخت کی نہ ہو۔ایک بالشت سے لمبی نہ ہو۔اور نہ ہی اتنی چھوٹی ہو کہ ہاتھ میں پکڑنا مشکل ہو جائے۔چھوٹی انگلی سے موٹی نہیں ہونی چاہے۔
دائیں ہاتھ میں اس طرح پکڑیں کہ تین انگلیاں اوپر ہوں جبکہ انگوٹھا او چھوٹی انگلی نیچے ہو۔دائیں جبڑے کے اوپر والے دانتوں پر پھر بائیں جبڑے کے اوپر والے دانتوں پر مسواک کریں۔پھر اسی طرح دائیں جبڑے کے نیچے والے اور پھر بائیں جبڑے کے نیچے والے دانتوں پر۔ بالکل اسی طرح دانتوں کے اندرونی حصوں پر یعنی پہلے دائیں اوپر والے ۔ پھر بائیں اوپر والے پھر دائیں نیچے والے پھر بائیں نیچے والے جبڑے پر مسواک کریں۔

اگر مسواک میسر نہ ہو تو شہادت کی انگلی اور انگوٹھے کے ساتھ اچھی طرح دانتوں کی صفائی کریں۔

27 گنا اجر

اگر وضو میں مسواک استعمال کی جائے تو اجر و ثواب میں 27 گنا اضافہ ہو جاتا ہے۔ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر وضو میں مسواک کرنا میری امت کے لئے دشوار نہ ہوتا تو میں ہر وضو میں مسواک کرنا فرض قرار دے دیتا۔

ایک بوڑھا اسلامی بھائی جس کے منہ میں دانت کوئی نہیں تھا۔اس نے بھی مسوواک جیب میں رکھی ہوئی تھی۔کسی نے پوچھا بابا جی آپ کے منہ میں دانت تو ہے نہیں۔آپ نے مسواک کا ہے کے لئے رکھی ہوئی ہے۔انہوں نے بڑا پیارا جواب دیا فرمانے لگے تم سمجھتے ہو کہ دانتوں کی صفائی کے لئے مسواک رکھی جاتی ہے۔میں نے تو پیارے آقا ﷺ کی سنت سمجھ کر مسواک رکھی ہوئی ہے۔اور سنت سمجھ کر مسواک کرتا ہوں۔

اگر ممکن ہو سکے تو آپ بھی سامنے والی جیب کے ساتھ ایک چھوٹی سی جیب

marfat.com

مسواک کے لئے بنا چھوڑیں۔اس لئے کہ اگر مسواک گھر میں ہوگی تو ہر وضو میں استعمال کرنا مشکل ہوگا۔اگر سائیڈ والی جیب میں بھی رکھیں تو بھی سستی آسکتی ہے۔لیکن اگر سامنے والی جیب میں ہوگی تو وضو کے دوران سامنے والی جیب سے بآسانی نکالی جا سکتی ہے۔اور استعمال کرنا بالکل آسان ہوگا۔

پیارے آقا مدینے والے مصطفےٰ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے میری سنت کو سینے سے لگایا ایسا ہے کہ جیسے اس نے مجھے اپنے سینے سے لگایا۔موت کا پتہ نہیں کب آجائے۔جب موت آئے تو سرکار مدینہ ﷺ کی سنت سینے سے لگی ہوئی ہو۔

امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ نے کیسی مدنی سوچ عطا کی کہ سینے کے ساتھ مسواک کی جیب بنالو۔تا کہ ہر وقت نبی پاک ﷺ کی سنت سینے کے ساتھ لگی رہے۔اللہ عزوجل ہمیں بھی ایسی مدنی سوچ عطا فرمائے۔نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی۔اور جس نے مجھ سے محبت کی کل قیامت کے روز جنت میں میرے ساتھ رہے گا۔سنت پر عمل کر کے جنت میں سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ کا پڑوس مل جائے تو سودا مہنگا نہیں ہے۔لہٰذا اس پر جلدی عمل کریں پھر تین مرتبہ ناک میں سخت ہڈی تک پانی چڑھائے۔اور چھوٹی انگلی سے ناک کے اندر کی صفائی کرے۔تین مرتبہ چہرہ دھوئے۔اس طرح کہ چوڑائی میں ایک کان کی لو سے لے کر دوسرے کان کی لو تک اور لمبائی میں پیشانی جہاں عموماً سر کے بال اگتے ہیں وہاں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک تین مرتبہ اس طرح پانی بہائے کہ کوئی حصہ خشک نہ رہے بلکہ ممکن ہو سکے تو پہلے چلو بھر پانی دائیں طرف اور بائیں طرف اور داڑھی کے اندر داخل کریں۔تا کہ جگہ اچھی طرح گیلی ہو جائے۔پھر تین مرتبہ پانی بہائیں گے تو گیلی جگہ پر پانی آسانی سے بہہ جائے گا۔

marfat.com

داڑھی کا خلال

داڑھی کا خلال کرنا سنت ہے۔ اور یہ سنت وہی ادا کرے گا۔ جس کے چہرے پر داڑھی ہوگی۔ اور داڑھی بھی سنت کے مطابق یعنی لمبائی میں ٹھوڑی کے نیچے سے ایک مشت سے کم نہیں ہونی چاہیے۔ کیونکہ چھوٹی داڑھی اور خشخشی داڑھی میں خلال نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا جس کے چہرے پر داڑھی نہیں تو وہ سنت کے مطابق داڑھی رکھ لے۔

سنت پر عمل کرنے کا جذبہ

صحابہ کرام علیہم الرضوان میں پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے کا جذبہ کس قدر پایا جاتا تھا۔ اس کا اندازہ آپ اس حدیث مبارکہ سے لگائیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس دوکاندار سے خریدا ہوا مال اگر گاہک واپس کرنے آجائے تو جو خوشی سے اس کو واپس کرلے تو اس سے اللہ عزوجل اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم راضی ہوجائیں گے۔

آج کل کیش میموں (Cash Memoo) پر لکھا ہوتا ہے۔ کہ خریدا ہوا مال واپس نہیں ہوگا۔ یہ خلاف سنت ہے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان سن کر ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے دوکان کھول لی۔ کافی عرصہ دوکان کرتے رہے۔ دوکان خوب چلتی رہی۔ مگر ایک دن انہوں نے دکان بند کردی۔ لوگوں نے وجہ پوچھی تو بتلانے لگے کہ تم سمجھتے تھے کہ میں نے کاروبار کے لئے دوکان کھولی تھی۔ ہرگز ایسا نہیں تھا بلکہ میں نے تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ادا کرنے کے لئے دوکان کھولی تھی۔ اور انتظار کررہا تھا کہ مجھ سے کوئی سودا لے کر جائے اور واپس کرنے آئے۔ تو میں خوش دلی سے سودا واپس کرلوں۔ مجھ سے اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم راضی ہوجائیں۔ کافی عرصہ کے بعد ایک گاہک سودا واپس کرنے آیا میں نے خوشی سے سودا واپس کرلیا۔ اور دکان بند کردی۔

صد افسوس صحابہ کرام علیہم الرضوان تو سنت ادا کرنے کے لئے اپنے مال اور

marfat.com

وقت کی قربانی دیا کرتے تھے۔آج ہم سرکار ﷺ کی پیاری سنت داڑھی کو مونڈوانے کے لئے وقت اور پیسہ خرچ کرتے ہیں۔اس کے علاوہ جان بوجھ کر نہ جانے کتنی سنتوں کو چھوڑ دیتے ہیں۔اللہ عزوجل کرم کرے کہ ہمارے دل میں بھی سنت پر عمل کرنے کا جذبہ پیدا ہو جائے۔(آمین)

خلال کرنے کا طریقہ:

بائیں ہاتھ کی انگلیوں کو داڑھی میں داخل کریں۔پھر نیچے کی طرف کھینچیں۔اس طرح کہ ہتھیلی کا رخ سینے کی طرف ہو۔اور سامنے کی طرف بھی کبھی ہو۔

پھر دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت تین مرتبہ دھوئیں بہتر یہ ہے کہ ٹوٹی کے نیچے ہی ان کو اچھی طرح تین مرتبہ پانی ڈال کر دھولیں۔پورے سر کا مسح کریں۔اسی طرح کانوں کے اندر اور باہر پھر گردن کا مسح کریں۔گلے کا مسح کرنا سنت نہیں بلکہ مکروہ ہے۔پھر ہاتھوں کی انگلیوں کا خلال کیا جائے۔

اسی طرح دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت اس طرح دھوئیں کہ ایک بال کے برابر بھی جگہ خشک نہ رہ جائے۔پھر دونوں پاؤں کی انگلیوں کا خلال اس طرح کریں کہ بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے دائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی سے شروع کیا جائے۔اور بائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی پر ختم کیا جائے۔

دوران وضو ہو سکے تو دعائیں پڑھی جائیں چہ جائیکہ یہ دعائیں پڑھنا سنت نہیں۔لیکن یہ بڑی فضیلت والی ہیں اگر ہو سکے تو ان کو یاد کر لیں۔وگرنہ ان کا ترجمہ ہی یاد کر لیں۔تاکہ وضو کرتے ہوئے ان کو دھراتے رہیں۔ہو سکتا ہے قبول ہو جائیں تو بیڑا پار ہو جائے۔

دعائیں:

وضو کے دوران مندرجہ ذیل دعائیں پڑھنا مستحب ہے۔

دونوں ہاتھوں کو دھوتے وقت یہ دعا پڑھیں۔

marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ ط اَلْاِسْلَامُ حَقٌّ وَالْکُفْرُ بَاطِلٌ

ترجمہ: اللہ کے نام سے جو بڑا عظمت والا ہے اور سب تعریفیں اس رب ذوالجلال کے لئے جس نے مجھے دین اسلام پر قائم رکھا ہے۔ بے شک اسلام حق اور کفر باطل ہے۔

کلی کے وقت یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی تِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنَ وَذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ

ترجمہ: اے اللہ تو میری مدد کر کہ قرآن کی تلاوت اور تیرا ذکر و شکر کروں اور تیری اچھی عبادت کروں۔

اور ناک میں پانی ڈالتے وقت یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اَرِحْنِیْ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃَ وَلَاتُرِحْنِیْ رَائِحَۃِ النَّارِ

ترجمہ: اے اللہ تو مجھ کو جنت کی خوشبو سونگھا اور جہنم کی بدبو سے بچا۔

اور منہ دھوتے وقت یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّتَسْوَدُّوُجُوْہٌ

ترجمہ: اے اللہ تو میرے چہرے کو اجالا کر جس دن کہ کچھ منہ سفید ہوں گے اور کچھ سیاہ۔

اسی طرح داہنا ہاتھ دھوتے وقت یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًایَّسِیْرًا

ترجمہ: اے اللہ میرا نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں دے اور مجھ سے آسان حساب کر

marfat.com

اور بایاں ہاتھ دھوتے وقت یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ لَاتُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَامِنْ وَّرَاءِ ظَھْرِیْ

ترجمہ: اے اللہ میرے نامہ اعمال نہ بائیں ہاتھ میں دے اور نہ پیٹھ کے پیچھے سے۔

سر کا مسح کرتے وقت یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ عَرْشِكَ یَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّاظِلُّ عَرْشِكَ

ترجمہ: اے اللہ تو مجھے اپنے عرش کے سایہ میں رکھ جس دن تیرے عرش کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔

کانوں کا مسح کرتے ہوئے یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ

ترجمہ: اے اللہ مجھے ان میں کردے جو بات سنتے ہیں اور اچھی بات پر عمل کرتے ہیں۔

گردن کا مسح کرتے ہوئے یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اَعْتِقْ رَقْبَتِیْ مِنَ النَّارِ

ترجمہ: اے اللہ میری گردن آگ سے آزاد کر۔

دایاں پاؤں دھوتے وقت یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ

ترجمہ: اے اللہ عزوجل میرا قدم پل صراط پر ثابت رکھ جس دن کہ اس پر قدم لغزش کریں گے۔

اور بایاں پاؤں دھوتے وقت یہ دعا پڑھیں۔

marfat.com

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًاوَّسَعْیِیْ مَشْکُوْرًاوَّتِجَارَتِیْ لَنْ تَبُوْرَ

ترجمہ:اے اللہ میرے گناہ بخش دے اور میری کوشش بارآور کراور میری تجارت ہلاک نہ ہو۔

وضو سے فارغ ہوتے ہی یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ لَاخَوْفٌ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ۔

ترجمہ:الٰہی تو مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک لوگوں میں کردے اور مجھے اپنے نیک بندوں کی طرح بنادے اور مجھے ان میں شامل کردے جن پر(قیامت کے روز) کوئی خوف اور ڈر نہیں ہوگا۔

وضو کا پانی کھڑے ہوکر پی لے کہ اس میں بہت سی امراض کی شفاء ہے پھر آسمان کی طرف چہرہ اٹھا کر کلمہ شہادت پڑھے۔

اَشْھَدُاَنْ لَّآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْكَ لَہٗ وَاَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّدًاعَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

ترجمہ:میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں مگر اللہ جو کہ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

حدیث مبارکہ میں ہے کہ اللہ عزوجل اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیتا ہے۔وضو کے بعد سورۃ القدر اور سورۃ الاخلاص پڑھنے کے بھی بہت فضائل ہیں۔

نواقص وضو

عوام میں عموماً مشہور ہے کہ کسی کو ننگا دیکھنے یا سیگرٹ پینے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔جو کہ بے اصل ہے۔لہٰذا جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔وہ بیان کردی

marfat.com

جاتی ہیں۔ان کو یاد رکھیں اس کے علاوہ وضو نہیں ٹوٹے گا۔

1- پیشاب یا پاخانہ کی جگہ سے کسی چیز کے خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جائے گا۔

2- منہ بھر کر قے آنے سے وضو ٹوٹ جائے گا

3- تکیہ لگا کر سو جانا (اگر اس طرح سوئے کہ ریح خارج ہونے کی جگہ بند ہے جیسے سیٹ پر بیٹھا ہے۔ایسی صورت میں ریح خارج نہیں ہوسکتی۔تو اس طرح سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا اگر ایسی صورت میں سویا ہے کہ ریح خارج ہونے کی جگہ کھل گئی ہے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔)

4- جسم کے کسی حصے سے خون یا پیپ نکل کر بہہ جائے وضو ٹوٹ جائے گا۔محض خون یا پیپ نمودار ہونے سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔

5- فرض نماز جس میں رکوع وسجود کئے جاتے ہیں۔اس میں بالغ کا آواز سے ہنسنا۔

اس سے وضو بھی ٹوٹ جائے اور نماز بھی

ان باتوں کو یاد رکھیں اس کے علاوہ وضو نہیں ٹوٹے گا۔

اسی طرح غسل کے بارے میں سوالات کئے جاتے ہیں۔لہٰذا میں ضروری سمجھتا ہوں کہ غسل کیسے فرض ہوتا ہے یہ بھی بتلا دیا جائے۔

غسل فرض ہونے کے اسباب

1- عورت جب حیض ونفاس سے باہر آئے تو اس پر غسل فرض ہو جائے گا

2- صحبت کرنے سے

3- احتلام ہونے سے

جبکہ نماز جمعہ کے لئے عیدین اور وقوف عرفات سے پہلے غسل کرنا سنت ہے۔

بعض اسلامی بھائی پوچھتے ہیں کہ پیشاب کے بعد قطرے خارج ہوتے ہیں۔کیا اس سے غسل فرض ہو جاتا ہے؟ یا بعض اوقات شہوت سے قطرے خارج ہوتے ہیں۔اس سلسلے میں درج ذیل باتیں یاد رکھنی ضروری ہیں۔

marfat.com

مذی: اس کے خارج ہونے کے بعد شہوت میں اضافہ ہوتا ہے۔ لہٰذا اس کے خارج ہونے سے غسل فرض نہیں ہوگا۔

منی: اس کے خارج ہونے سے شہوت میں کمی آ جاتی ہے۔ یا شہوت ختم ہو جائے گی۔ اعضاء کو سکون آ جائے گا۔ لہٰذا اس کے خارج ہونے سے غسل فرض ہو جائے گا۔ یہ ضروری ہے کہ اس کا خروج شہوت کے ساتھ ہو۔ بعض اوقات پیشاب کرنے کے بعد سفید مادہ خارج ہوتا ہے۔ جو کہ بغیر شہوت کے ہوتا ہے۔ اس سے غسل فرض نہیں ہوگا۔ اسی طرح کسی عورت یا فحش چیزوں کو دیکھنے سے بعض اوقات قطرے نکل آتے ہیں۔ اس سے بھی غسل فرض نہیں ہوگا۔ اسی طرح وزن اٹھانے یا چھلانگ لگانے سے قطرے خارج ہوں تب بھی غسل فرض نہیں ہوگا۔

معذور کون؟

بعض اسلامی بھائیوں کو پیشاب کے قطرے آنے کا مرض ہوتا ہے۔ جسم سے خون یا ریح خارج ہوتی ہے۔ ایسے موقع پر شیطان بھرپور فائدہ اٹھاتا ہے۔ بڑے پکے نمازی نماز ہی چھوڑ دیتے ہیں۔ اگر پوچھو تو جواب ملتا ہے کہ ہمارا وضو ہی قائم نہیں رہتا ہماری نماز کیسے ہوگی؟

تو آیئے شیطان کے اس وار کو ختم کرنے کے لئے چند مسائل پیش کئے جاتے ہیں۔ جہاں تک تعلق ہے ریح خارج ہونے کا تو اس مرض میں مبتلا افراد کو محسوس ہوتا رہتا ہے کہ ریح خارج ہوئی ہے۔ بیچارے بھاگے جاتے ہیں وضو کرنے کے لئے پھر محسوس ہوتا ہے کہ ریح خارج ہوئی ہے۔ تو اس سلسلے میں یاد رکھیں کہ اتنی دیر تک وضو نہیں ٹوٹے گا جب تک آواز یا بدبو نہ آئے۔ خالی تھوڑا تھوڑا محسوس ہونے سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔

اسی طرح پیشاب کے قطروں کے بارے میں شیطان وسوسہ ڈالتا ہے کہ قطرہ نکل آیا ہے۔ کبھی دائیں ران پر تو کبھی بائیں ران پر نمی محسوس کروائے گا۔

marfat.com

یاد رکھیں کہ شک کی بناء پر وضو نہیں ٹوٹے گا۔ جب تک کہ بندہ قسم کھا کر نہ کہہ سکے یعنی اتنا یقین ہو جائے کہ بندہ قسم کھا سکے کہ میرا وضو نہیں اس وقت تک وضو نہیں ٹوٹے گا۔

وسوسوں کی حقیقت:

پیارے اسلامی بھائیو! ایک بندے کو بخار ہے جو کہ بیماری کی ایک قسم ہے ظاہر بات ہے کہ وہ چاہے کھانا کھا رہا ہو یا کھیل میں مشغول ہو یا نماز پڑھ رہا ہو اس کو بخار رہے گا۔ مگر وسوسوں کا آنا یہ کوئی بیماری نہیں۔ اس لئے کہ جب کوئی فلمیں ڈرامے دیکھتا ہے/تاش کھیلتا ہے۔ یا کوئی بھی گناہ کا کام کر رہا ہوتا ہے۔ اس وقت وسوسے نہیں آتے اور جب نماز ادا کرنے لگتے ہیں یا کوئی بھی نیک کام کرنے لگتے ہیں تو وسوسے زیادہ آنا شروع ہو جاتے ہیں۔ بعض اسلامی بھائی ان وسوسوں سے تنگ آ کر نماز اور دیگر نیک کام چھوڑ دیتے ہیں۔ اس لئے ضرورت محسوس ہوئی۔ اس کے بارے میں تحریر کیا جائے۔

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ عزوجل نے حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق فرمائی۔ اس میں روح پھونکی۔ پھر علم کی دولت سے نوازا۔ حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں پر علم کی وجہ سے فضیلت عطا فرمائی۔ اس لئے فرشتوں کو حکم دیا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو۔ تمام فرشتوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس لعین نے نہ کیا۔ رب تعالیٰ نے پوچھا کہ تو نے سجدہ کیوں نہیں کیا۔ کہنے لگا میں بہتر ہوں آدم علیہ السلام سے۔ اس لئے کہ اس کو تو نے مٹی سے بنایا اور مجھے آگ سے جبکہ مٹی نیچے کی طرف جاتی ہے۔ اور آگ اوپر کی طرف۔

قرآن مجید میں اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا۔

اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ (البقرۃ: ۳۴ پارہ ۱)

منکر ہوا اور غرور کیا۔ اور کافر ہو گیا۔

اللہ عزوجل نے اس کے گلے میں لعنت کا طوق ڈالا۔ جنت سے نکال دیا۔ اصل

میں شیطان کو یہ سزا حکم خداوند عزوجل کے انکار اور تکبر کی وجہ سے ملی۔ مگر وہ بد بخت یہ سمجھ بیٹھا کہ یہ میری ذلت اور رسوائی کا سبب انسان ہے۔ نہ یہ بنتا نہ یہ مجھے دن دیکھنا پڑتا۔ اس لئے اس نے اللہ عزوجل سے مہلت مانگی۔ کہ قیامت تک اس کی گرفت نہ کی جائے۔ اللہ عزوجل نے اس کو مہلت عطا فرمادی۔ پھر اس نے قسم کھائی۔

قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ (صٓ: پارہ ۲۳)

ترجمہ: بولا تیری عزت کی قسم میں ضرور ان سب کو گمراہ کروں گا

لہٰذا جب کوئی گناہ کا کام کرنے لگتا ہے تو یہ اس کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور جب کوئی نیکی کا کام کرنے لگتا ہے تو اس میں رکاوٹ ڈالتا ہے۔ مثلاً ایک بندہ جواء کھیلتا ہے۔ پتہ بھی ہے کہ جواء کسی کا نہ ہوا۔ اس کے باوجود یہ بندے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ یہاں تک کہ سارا مال جوئے میں ہار جاتا ہے۔ لیکن کبھی دل میں یہ خیال نہیں آنے دے گا۔ کہ سارا مہینہ گھر کا خرچہ کیسے چلے گا۔ اس کے برعکس جب بندہ مسجد کے لئے چندہ دینے لگتا ہے۔ جبکہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے۔

مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً

(البقرہ: ۲۴۵، پارہ ۲)

ترجمہ کنزالایمان: ہے کوئی جو اللہ کو قرض حسنہ دے تو اللہ اس کے لئے بہت گنا بڑھا دے۔

اور یہ بھی پتہ ہے کہ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا۔ کہ اللہ عزوجل سے بڑھ کر کس کا قول سچا ہو سکتا ہے۔ اس کے باوجود دل میں خیال ڈالے گا۔ قرآن مجید میں اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا

اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ج (البقرہ: ۲۶۸ پارہ ۳)

ترجمہ کنزالایمان: شیطان تمہیں اندیشہ دلاتا ہے محتاجی اور حکم دیتا ہے بے حیائی کا۔

marfat.com

شیطان دل میں خوف ڈالے گا کہ اگر نیک کام میں دولت خرچ کی تو فقیر ہو جائے گا۔لہٰذا یہ بات بھی حقیقت پر مبنی ہے کہ بندہ بالکل فارغ بیٹھا ہوا ہے کوئی کام نہیں جیسے ہی اذان کی آواز آئی تو دنیا جہاں کے کام یاد آ گئے۔ پھر اگر بندہ ہمت کر کے وضو کرنے ہی لگا ہے تو وضو میں وسوسے ڈالے گا۔کبھی وسوسہ ڈالے گا۔ تیرا ہاتھ سوکھا رہ گیا ہے۔کبھی طہارت میں وسوسہ ڈالے گا۔اگر بندہ اس امتحان سے بھی گزر جائے۔ نماز پڑھنے لگے نیت کے دوران بھی وسوسہ ڈالے گا۔ کہ کون سی نماز ہے۔ کتنی رکعتیں ہیں تا کہ اس میں پھنسا رہے۔نماز شروع ہی نہ کرنے پائے۔عموماً دیکھا گیا ہے کہ کئی اسلامی بھائی بے چارے غسل خانے میں بہت دیر لگاتے ہیں۔ پھر وضو میں اتنی دیر لگا دیتے ہیں کہ بعض اوقات جماعت نکل جاتی ہے۔ اور بعض بیچاروں کی تو نماز ہی قضا ہو جاتی ہے۔اور بعض افراد تو نیت کرنے میں اتنی دیر لگا دیتے ہیں کہ ان کی رکعت نکل جاتی ہے۔ پھر ہمت کر کے بندہ نماز شروع کر ہی لیتا ہے تو دنیا جہاں کے خیالات آنے شروع ہو جاتے ہیں۔ بلکہ بعض افراد کو تو ایسے گندے گندے خیالات آتے ہیں۔ کہ بے چارے زبان سے ادا کرتے ہوئے شرم محسوس کرتے ہیں اور بعض افراد کو تین اور چار رکعتوں میں پھنسا دیتا ہے۔ پتہ نہیں تین ہوئی ہیں یا چار۔ جب بندہ اس منزل کو بھی عبور کر لیتا ہے۔تو دل میں دکھاوا۔ ریا کاری پیدا کر دیتا ہے۔یا امام صاحب کے بارے میں بدگمانی پیدا کر دیتا ہے۔تا کہ پڑھی ہوئی نماز بھی ضائع ہو جائے۔

وسوسوں کے علاج کے لئے چند باتیں یاد رکھنا بہت ضروری ہے۔

1- وسوسوں کا آنا یہ بیماری نہیں بلکہ شیطان کی طرف سے ہیں۔

2- شیطان ہمارا کھلا ہوا دشمن ہے۔اور دشمن کی بات مان کر ہم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔

3- شیطان کو ہم کسی صورت بھی نیک اعمال سے مطمئن نہیں کر سکتے۔

4- شیطان بڑا مکار ہے‘ چالاک ہے‘ ہوشیار ہے‘ علم میں بھی بڑا ہے اور طاقت میں

marfat.com

بھی بڑا ہے۔لہٰذا اس کے ساتھ مقابلہ نہ کرو۔

5- ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ اے بندے تو شیطان کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔اس لئے کہ یہ تجھے دیکھتا ہے اور تو اس کو نہیں دیکھتا ہے۔لہٰذا تو اس کو مدد کے لئے پکار جو اس کو دیکھتا ہے۔اور یہ اس کو نہیں دیکھتا (یعنی اللہ عزوجل کی ذات) اسی لئے پڑھتے ہیں۔لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

6- مسلمان کا مقصد اللہ عزوجل اور اس کے پیارے حبیب ﷺ کو راضی کرنا نہ کہ شیطان کو راضی کرنا ہونا چاہیے۔

7- شیطان کا کہا مانو گے تو بار بار آپ کے پاس آئے گا۔اور اگر اس کی مخالفت کرو گے تو اس کی حوصلہ شکنی ہوگی۔امید ہے کہ اس طرح پیچھا چھڑانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

وسوسوں کا علاج

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ الْمَآءَ طَهُوْرًا۔

سب تعریفیں اللہ عزوجل کے لئے جس نے پانی کو ہمارے لئے پاکیزگی کا سبب بنایا۔یاد رکھیں وضو میں تین مرتبہ پانی بہانے سے سنت ادا ہو جاتی ہے۔اور بندہ پاک بھی ہو جاتا ہے۔لیکن اگر تین مرتبہ دھونے سے عضو خشک رہ گیا ہے تو مزید پانی بہائے تاکہ اچھی طرح تر ہو جائے ویسے شک کی بناء پر اس سے زائد مرتبہ پانی بہائیں گے تو اسراف ہوگا۔قیامت کے روز حساب دینا پڑے گا۔

پیارے اسلامی بھائیو! تین مرتبہ پانی بہالیا سمجھو پاک ہو گئے۔اللہ عزوجل اور اس کے پیارے حبیب ﷺ راضی ہو گئے۔اگر شیطان کو راضی کرنا چاہتے ہیں تو سارا دن پانی بہاتے رہیں۔وہ راضی نہیں ہوگا۔تو ہم نے پہلے ہی فیصلہ کرلیا ہے کہ ہم نے شیطان کو راضی نہیں کرنا۔لہٰذا تین مرتبہ پانی بہادیا۔پاک ہو گئے۔شیطان کہے کہ تو پاک نہیں ہوا۔تو آپ کہیں میں نے تجھے راضی نہیں کرنا۔ جہاں تک تعلق ہے۔نیت

marfat.com

کرنے کا تو نیت آپ کی وہی ہے جو دل میں ہے۔ اگر زبان سے ادا نہ بھی کریں یا زبان سے ادا کرنے میں غلطی ہو گئی تو نماز نہ توڑیں بلکہ نماز پڑھتے رہیں۔ آپ کی نماز قبول ہو گی۔ کیونکہ نیت دل کے ارادے کو کہتے ہیں۔

دوران نماز خیالات کا آنا

پیارے اسلامی بھائیو! نماز پڑھنا جہاد اکبر ہے۔ میدان جنگ میں تو کفار کے ساتھ لڑائی ہوتی ہے۔ جو کہ جہاد اصغر ہے۔ اور نماز میں نفس اور شیطان سے جنگ ہو رہی ہوتی ہے۔ اور یہ جہاد اکبر ہے۔

جس طرح میدان جنگ میں ہر ایک کی کوشش ہوتی ہے۔ کہ دوسرے کو زیر کر لے اسی طرح جہاد اکبر میں شیطان کی کوشش ہے کہ بندے کو نیکی نہ کرنے دے اور مسلمان کی کوشش ہے۔ کہ جنت میں جانے کیلئے اور دوزخ سے بچنے کے لئے نیک اعمال کرے۔

اگر مسلمان ان وسوسوں سے تنگ آ کر نماز اور دیگر نیک اعمال ترک کر دیتا ہے تو پھر شیطان جیت گیا اور مسلمان ہار گیا۔ اگر شیطان کی تمام تر کوششوں کے باوجود مسلمان نماز ادا کرنے میں کامیاب ہو گیا تو سمجھو شیطان ہار گیا اور مسلمان جیت گیا۔ لہٰذا روایات میں آتا ہے کہ جب بندہ سجدہ کرتا ہے۔ تو شیطان اپنے سر پر خاک ڈالتا ہے۔ اور کہتا ہے اے مسلمان. یہی سجدہ تھا۔ جسے نہ کرنے سے میں ملعون ہوا اور تم سجدہ کر کے اللہ عزوجل کے قریب ہو گئے۔ لہٰذا ایک مسلمان کو پہلے سے ہی جہاد والا ذہن بنا لینا چاہیے۔

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کیمیائے سعادت میں ایک بہت پیاری مثال تحریر کرتے ہیں۔ کہ ایک بندہ اپنے گھر جانا چاہتا ہے۔ راستہ بھی ایک ہی ہے۔ اور کوئی راستہ اس کے گھر نہیں جاتا۔ اسی راستے پر ایک کتا بیٹھا ہوا ہے۔ اس صورت میں بندے کے سامنے چار (آپشن) صورتیں ہیں۔

marfat.com

1- کتے کو دیکھ کر واپس آ جائے۔

2- کتے سے لڑائی کرے۔

3- کتے کی پرواہ کئے بغیر گزر جائے کتا چاہے بھونکتا رہے۔

4- کتا جتنا بھونکے یہ اپنی رفتار اتنی تیز کر دے۔

پہلی صورت میں تو بندہ اپنی منزل پر پہنچنے سے قاصر رہے گا۔ دوسری صورت میں کتے سے الجھے گا۔ تو بھی منزل پر پہنچنے سے قاصر رہے گا۔ تیسری صورت میں یہ کامیاب ہو جائے گا۔ اور چوتھی صورت میں کتا مایوس بھی ہوگا اور پچھتائے گا بھی کہ یہ میرے بھونکنے سے جلدی اپنی منزل پر پہنچ گیا ہے۔

بالکل اسی طرح سمجھو کہ مسلمان نے جنت میں جانا ہے۔ اور راستہ بھی ایک ہی ہے۔ صراط مستقیم راستے میں شیطان لعین بیٹھا ہوا ہے۔ اگر شیطان سے ڈر کر واپس آ گئے تو ہم جنت سے محروم رہیں گے۔ دوسری صورت میں اگر شیطان کو مطمئن کرنے اور مقابلہ کرنے میں لگے رہے۔ اسی کے ساتھ الجھتے رہیں گے۔ منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکتے۔ شیطان اس میں بھی خوش ہوتا ہے۔ کہ میرے ساتھ الجھا ہوا ہے۔ جنت میں تو نہیں جا رہا ہے۔

تیسری صورت میں شیطان کی پرواہ نہ کرے۔ یہ پڑا وسوسے ڈالتا رہے۔ یہ توجہ ہی نہ دے۔ اپنی منزل کی طرف رواں دواں رہے۔ جنت میں پہنچ جائے گا اور چوتھی صورت میں مسلمان اگر ایک تسبیح پڑھ رہا ہے۔ شیطان وسوسہ ڈالتا ہے۔ دو تسبیح کر دیتا ہے۔ پھر وسوسہ ڈالتا ہے۔ تو نماز چھوڑنے کی بجائے ساتھ نفلی عبادت بھی شروع کر دیتا ہے۔ مثلاً ظہر کی نماز میں بارہ رکعتیں ہیں۔ اگر وسوسہ ڈالے تو بارہ رکعت ظہر کے ساتھ بارہ نفل ادا کرتا ہے۔ اس طرح شیطان پچھتاتا ہے۔ کہ میرے چلانے اور وسوسے ڈالنے سے اس نے نیکیوں کی رفتار اور تیز کر دی ہے۔ اور اس طرح تو یہ جنت میں جلدی چلا جائے گا۔ منزل مقصود پر جلدی پہنچ جائے گا۔ کامیاب مسلمان وہی ہے۔ جو تیسری اور چوتھی صورت اختیار کرتا ہے۔

marfat.com

وسوسے آنے پر شکریہ ادا کرنا

پیارے اسلامی بھائیو! چور ہمیشہ وہیں آتا ہے۔ جہاں خزانہ ہوگا۔ جس گھر میں دولت نہیں چور وہاں نہیں آتا۔ شیطان ہمارے مال کا چور نہیں بلکہ وہ تو ہمارے ایمان کا چور ہے۔ جب ہم نماز ادا کریں یا نیک اعمال کریں شیطان وسوسہ ڈالنے آئے تو ہمیں اللہ عزوجل کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔ کہ ہمارے پاس ایمان کی دولت ہے۔ تو یہ لعین آیا ہے۔ اگر دولت ایمان نہ ہوتی تو یہ لعین کبھی بھی نہ آتا۔

جیسے ایک مرزائی سے پوچھا گیا کہ تجھے مرزائی ہونے سے کیا فائدہ ہوا؟ کہنے لگا اور تو میں کچھ نہیں بتلا سکتا لیکن اتنا ضرور ہے کہ جب سے میں مرزائی ہوا ہوں نماز بڑے سکون سے ادا کرتا ہوں کوئی وسوسہ نہیں آتا۔ مسلمان کہنے لگا بدبخت تیرے پاس دولت ایمان ہی نہیں شیطان تیرے پاس کاہے کے لئے آئے گا۔ اس نے اپنا وقت کیوں ضائع کرنا ہے۔

اگر وسوسے آنے پر ہم اللہ عزوجل سے تعلق توڑنے کی بجائے اور زیادہ مضبوط کریں اس کے آگے جھکیں سجدہ شکر ادا کریں۔ تو شیطان اس سے بھی پریشان ہوگا۔ کہ میں نے تو سارا جال اس لئے بچھایا تھا کہ اس کا تعلق اللہ عزوجل سے توڑا جائے۔ اس نے تو اور زیادہ تعلق مضبوط کرلیا ہے۔

وسوسوں کا ایمان پر اثر

وسوسے جتنے مرضی گندے کیوں نہ آئیں۔ ایمان پر کوئی اثر نہیں ہوگا۔ اس کی مثال کچھ اس طرح ہے۔ کہ ایک بندے کے دل میں خیال آتا ہے کہ میں فلاں بندے کو قتل کردوں گا۔ ظاہر بات ہے کہ صرف خیال آنے سے اس پر قتل کا مقدمہ درج نہیں ہوگا۔ جب تک وہ اپنے خیال کو عملی جامہ نہ پہنچائے۔

خیال تو بندہ خود لاتا ہے اور وسوسے خود نہیں لاتا۔ بلکہ خود ہی آنا شروع ہوجاتے ہیں تو ان کے آنے سے بندہ مجرم کس طرح ہوسکتا ہے؟ دوسری بات یہ ہے کہ

marfat.com

وسوسوں کے آنے سے بندہ خوش نہیں ہوتا نہ ہی مطمئن ہوتا ہے۔ بلکہ پریشان ہوتا ہے۔ تو اس کا پریشان ہونا اس بات کی علامت ہے کہ وہ ان وسوسوں سے راضی نہیں۔ لہٰذا وسوسوں سے بندے کے ایمان پر بالکل کوئی اثر نہیں ہوگا۔ بہت سارے اسلامی بھائی میرے پاس آکر کہتے ہیں کہ ہم تو دائرہ اسلام سے خارج ہو گئے۔ جب وجہ پوچھی جاتی ہے تو بتلاتے ہیں کہ ہمیں اتنے گندے خیالات آتے ہیں۔ کہ زبان سے ادا کرنا بھی ہم گوارہ نہیں کرتے اس لئے ہم سمجھتے ہیں کہ ہم اسلام سے خارج ہو گئے تو میں بتلاتا ہوں کہ ایسی کوئی بات نہیں۔ وسوسے جتنے مرضی بُرے آجائیں۔ بندے کے ایمان پر بالکل اثر نہیں ہوگا۔

جیسے ایک بندہ کسی اللہ عزوجل کے نیک بندے کے پاس اس سلسلے میں کیا کہ مجھے نماز کے دوران خیالات بہت آتے ہیں۔ میں کیا کروں؟ وہ زمیندار تھے کہنے لگے پہلے میرے گھوڑے کو کنویں سے پانی پلا کر لاؤ۔ پھر علاج بتلاؤں گا۔ اتفاق کی بات ہے کہ وہ کنواں (ٹنڈوں والا کھوہ) تھا۔ جس کی بہت بڑی چرخوی اس کے اوپر پانی کے ڈبوں کی چین ہوتی ہے۔ جب چرخوی گھومتی ہے۔ تو یہ ڈبوں کی چین نیچے سے پانی بھر کر اوپر لاتی ہیں۔ اور پھر پانی انڈیل کر واپس خالی نیچے چلی جاتی ہے۔ اس سے شور کافی ہوتا ہے۔ جب یہ آدمی گھوڑے کو پانی پلانے کے لئے گیا۔ تو شور کی وجہ سے گھوڑا قریب نہیں جاتا تھا۔ لہٰذا یہ واپس آگیا۔ بزرگوں نے کہا کہ پہلے پانی پلاؤ۔ پھر مسئلہ بتاؤں گا۔ بہر حال یہ کنویں پر پھر گیا۔ اور وہاں موجود آدمی سے کہنے لگا کنویں کو روک دو۔ میں نے گھوڑے کو پانی پلانا ہے۔ آدمی نے جواب دیا کہ اگر کنواں رک گیا تو پانی آنا بھی بند ہو جائے گا۔ کہنے لگا کہ پھر میں کیا کروں کہنے لگا۔ گھوڑے کو کھینچ کر پانی کے قریب کرو۔ یہ خود ہی پانی پی لے گا۔ اس نے کوشش کر کے گھوڑے کو پانی کے قریب کیا۔ گھوڑے نے پانی پینا شروع کر دیا۔ یہ بڑا خوش ہوا کہ اب میرا مسئلہ حل ہو جائے گا واپس بزرگوں کے پاس آیا۔ اور کہنے لگا کہ میں گھوڑے کو پانی پلا لایا ہوں۔ اب مسئلہ

marfat.com

بتائیں بزرگ فرمانے لگے تیرا مسئلہ تو حل ہو گیا۔کہ بھائی کنویں کا شور بند ہو گیا تو پانی آنا بند ہو جائے گا۔یہ شور آتا رہے تم کوشش کر کے اپنا کام پورا کرو۔اسی طرح نماز میں وسوسہ کا شور آتا رہے گا۔تم نماز پڑھتے رہو۔اسی میں کامیابی ہے۔

شیطان کو کیوں بنایا؟

بعض اسلامی بھائی پوچھتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے شیطان کو بنایا ہی کیوں؟اس کا جواب عرض کرتا ہوں۔کہ جس طرح دوڑنے کے مقابلے ہوتے ہیں۔اور دوڑنے والوں کے راستے میں رکاوٹیں کھڑی کی جاتی ہیں۔دوڑنے والے ان رکاوٹوں کو عبور کر کے منزل پر پہنچتے ہیں۔تو انعام کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔اگر ایک دوڑنے والا ان رکاوٹوں کو عبور کرنے کی بجائے سائیڈ سے ہو کر گزر جائے۔اور سب سے پہلے منزل پر پہنچ جائے۔انعام کا مستحق نہیں ہو گا۔انعام کا مستحق وہی ہو گا۔جو ان رکاوٹوں کو عبور کر کے منزل پر پہنچے۔

بالکل اسی طرح سمجھو کہ اللہ عزوجل نے ہمارے راستے شیطان،نفس،پیٹ، بیوی،بچے اسی طرح حرام اشیاء وغیرہ وغیرہ رکاوٹیں کھڑی کر دی ہیں۔جو مسلمان ان رکاوٹوں کو عبور کر کے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں ایک سجدہ کرتا ہے۔اس کا ایک سجدہ فرشتوں کے ہزار سجدوں سے افضل ہو جاتا ہے اس لئے کہ فرشتوں کے لئے یہ رکاوٹیں نہیں اور پھر جب بندہ ان رکاوٹوں کو عبور کر کے اللہ عزوجل کی عبادت کرتا ہے۔تو جنت اس کا مقام ہوتا ہے۔

لہٰذا ان رکاوٹوں اور وسوسوں سے گھبرائیں مت۔بلکہ اللہ عزوجل کی مدد سے ان کا مقابلہ کریں۔اگر آپ مقابلے میں کامیاب ہو گئے تو جنت آپ کی منتظر ہو گی۔

تو نیت کے الفاظ ادا کرنے میں اگر وسوسے ڈالے تو صرف تکبیر اولیٰ کہیں اور نماز شروع کر دیں۔اس لئے کہ نیت آپ کی وہی ہو گی۔جس کا ارادہ آپ دل سے کر کے گھر سے آئے ہیں۔اور اگر رکعتوں میں شک ہو جائے۔عموماً تین یا چار اسی میں

marfat.com

زیادہ شک پڑتا ہے۔تو اس کا علاج ہے۔کہ اگر تین کی طرف گمان زیادہ جاتا ہے تو تین ہی سمجھے اور چوتھی رکعت ملالے اور اگر چار پر گمان زیادہ جاتا ہے تو چار ہی سمجھے اور اگر تین پر نہ چار پر گمان غالب آتا ہے۔تو پھر تین سمجھے اور چوتھی رکعت ملا کر نماز مکمل کرے۔اب شیطان لاکھ وسوسے ڈالے تیری نماز نہیں ہوئی۔تو اس کا جواب یہ ہے کہ نماز تو اللہ عزوجل نے قبول کرنی ہے۔شیطان نے تھوڑی قبول کرنی ہے۔لہٰذا شیطان کی باتوں میں نہ آئیں۔اور اپنا کام پورا کرلیں۔

طہارت کے بارے میں وسوسے کو دور کرنے کے لئے پیارے آقا ﷺ نے بڑا پیارا نسخہ بتلایا۔

وسوسے کا علاج

پیارے آقا ﷺ نے ایک مرتبہ استنجے سے فارغ ہوکر اپنے تہبند پر پانی کے چھینٹے ڈالے۔اس میں بے شمار حکمتیں تھیں۔

علماء کرام ارشاد فرماتے ہیں کہ جس شخص کو پیشاب کے قطرے آنے کا مرض لاحق ہو اسے چاہیے کہ استنجاء پانی سے فارغ ہوکر اپنی شلوار کے درمیان والے حصے پر پانی کے چھینٹے چھڑک لے۔اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ جب شیطان وسوسہ ڈالے کہ تیرے جسم سے قطرہ نکلا ہے۔اور نمی بھی محسوس کروائے تو بندہ یہ کہہ کر وسوسے کی کاٹ کرے کہ یہ نمی تو ان چھینٹوں کی ہے جو میں نے خود کپڑوں پر گرائے تھے۔

بہر حال یہ مسئلہ یادرکھیں کہ نماز معاف نہیں چاہے بیمار ہے۔یا تندرست ہر عاقل وبالغ مسلمان مرد وعورت پر نماز پنجگانہ فرض ہے۔

معذور کی نماز

ایسا بندہ جس کو واقعی پیشاب کے قطرے آنے کا مرض ہے۔اس کو چاہیے کہ پیشاب کرنے کے بعد پیشاب کی نالی کو اچھی طرح سے دبا کر قطرے خارج کرے۔اس کے علاوہ کھڑے ہوکر چند قدم چلے۔یا اپنے پاؤں کو زمین پر زور زور سے مارے

marfat.com

یا تھوڑا اوپر نیچے بھی ہو جائے۔اس طرح قطرے خارج ہو جائیں گے۔ایسا مریض پانی زیادہ استعمال کرے اور گرم اشیاء سے پرہیز کرے انشاءاللہ عزوجل فائدہ ہوگا۔

مندرجہ بالا عمل کرنے کے باوجود بھی اگر پیشاب کے قطرے،خون یا پیپ نہیں رکتی یا ریح خارج ہوتی رہتی ہے۔یہاں تک کہ اگر ایک کامل نماز کا وقت اسی حالت میں گزر جائے۔کہ اسے اس عذر سے فراغت حاصل کر کے نماز ادا کرنے کا موقع نہ ملے۔ تو وہ معذور ہوگا اور یاد رکھیں! وقت نماز گزرنے کا تعین اس طرح ہوگا کہ نماز کا وقت فقط اس قدر رہ جائے کہ وہ وضو کر کے فرائض ادا کر سکے۔اور نماز کا تعین نہیں ہے۔پانچوں نمازوں میں سے اگر کسی ایک نماز میں بھی ایسا ہوا تو معذور ہونے کے لئے کافی ہے۔اور یہ عذر اتنی دیر تک براقرار رہے گا جب تک کسی بھی نماز کے وقت کم از کم ایک مرتبہ وہ عذر آتا ہو۔لہٰذا اگر معذور پر کسی نماز کا وقت اسی طرح گزر جائے کہ اس نماز کے پورے وقت میں ایک دفعہ بھی عذر نہ آیا۔تو اب وہ صحیح کہلائے گا۔معذور نہ رہے گا۔معذور نہ کہلائے گا حتیٰ کہ دوبارہ وہی معذور ہونے کی شرط پائی جائے جو کہ بیان کی گئی۔

ایسے مریض کے لئے حکم ہے کہ وہ ہر نماز کے لئے تازہ وضو کرے یعنی اگر ظہر کی نماز کے لئے وضو کیا۔تو عصر سے پہلے اس کا وضو برقرار رہے گا۔چاہے جتنے مرضی قطرے خارج ہو جائیں۔یا ریح خارج ہو یا خون یا پیپ نکلے۔اس کا وضو برقرار رہے گا اگر معذور کو پیشاب کے قطرے آنے کا مرض ہے تو یہ قطرے چاہے جتنے بھی آئیں بندے کا وضو براقرار رہے گا۔لیکن اس کے علاوہ اگر کوئی ایسا عمل ہوا جس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔تو اس کا وضو براقرار نہ رہے گا۔مثلاً اگر ایک بندے کو قطرے آنے کا مرض لاحق ہو تو اس کی ریح خارج ہو گئی۔تو اب اس کا وضو ٹوٹ گیا۔ایک عذر کی وجہ سے سب میں رخصت نہ ہوگی اور جیسے ہی عصر کا وقت شروع ہوگا اس کا وضو جاتا رہے گا۔لہٰذا عصر کے لئے دوبارہ وضو کرے۔اس طرح ہر نماز کے لئے اس کو وضو کرنا

marfat.com

پڑے گا۔معذور آدمی امامت نہ کروائے۔

دین اسلام میں آسانی ہے

بعض اسلامی بھائی غسل یا وضو کا پانی پاک کرنے کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ کہ جب ہم غسل کرتے ہیں تو ہمارے جسم سے قطرے ٹپک کر واپس ٹب میں موجود پانی میں گرتے ہیں۔اس سلسلے میں عرض ہے کہ ہمارا دین بڑا ہی آسان ہے۔اگر نجاست جو کہ جسم پر لگی ہے اس کو چھو کر پانی گرا ہے تو وہ پانی مستعمل کہلائے گا۔جبکہ دھلے ہوئے جسم سے پانی مس کر کے گرے تو وہ مستعمل بھی نہیں کہلائے گا۔اور ناپاک بھی نہ ہوگا۔اگر مستعمل پانی ٹب میں گرے تو پانی کو ناپاک نہیں کرے گا۔البتہ احتیاط کی جائے تو بہتر ہے ہاں اگر ناپاک پانی ٹب میں گرے تو اس کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پانی کا نل کھول دیں پانی کناروں سے بہہ جائے گا۔باقی پانی پاک ہو جائے۔

اسی طرح اگر جسم یا کپڑوں پر ناپاکی لگ جائے۔یا ناپاک پانی کی چھینٹ پڑ جائے تو اس کی مقدار دیکھیں۔اگر درہم کے برابر یا درہم سے بڑی ہے تو دھولیں اور اگر درھم سے چھوٹی ہے تو بغیر دھوئے نماز پڑھ لی تو ہو جائے گی۔ اور اگر زیادہ چھینٹیں پڑ جائیں۔ان کا مجموعہ درھم سے کم ہو تب بھی نماز ہو جائے گی۔اور اگر ان کا مجموعہ درھم سے بڑھ جائے۔تو پھر اس کو دھو کر نماز ادا کریں۔

تقویٰ اور فتویٰ میں فرق

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ کہیں تشریف لے جا رہے تھے۔اچانک آپ کے کپڑوں پر ایک سوئی کے ناکے کے برابر ناپاکی کی چھینٹ پڑ گئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کو دھونے کیلئے دریائے دجلہ تشریف لے گئے۔وہاں سے دھو کر پھر نماز ادا کی۔مرید اور عقیدت مند عرض کرنے لگے حضرت صاحب آپ ہی نے تو فتویٰ دیا تھا کہ اگر ناپاکی کی مقدار ایک درھم سے چھوٹی ہو تو بغیر دھوئے نماز پڑھ سکتے ہیں۔جبکہ آپ کے کپڑوں پر تو بالکل معمولی یعنی سوئی کے ناکے کے برابر چھینٹ پڑی۔آپ

marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ دھونے کے لئے دریائے دجلہ تشریف لے گئے۔

امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ میں نے جو کہا تھا کہ وہ میرا فتویٰ تھا اور جو میں نے کیا ہے وہ میرا تقویٰ ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! اگر پیشاب یا پاخانہ کرنے کے بعد ڈھیلا استعمال کیا۔ تو پانی بھی استعمال کریں کہ یہ افضل ہے اور اگر ایسا نہ کیا بلکہ ڈھیلے سے ہی نجاست صاف کرلی اور پانی استعمال نہیں کیا بھولے سے نماز ادا کرلی۔ تو نماز ہو جائے گی دھرانے کی ضرورت نہیں۔ اس لئے کہ ناپاکی کی حد ایک درھم سے زیادہ نہیں۔ اگر زیادہ ہو تو دھو کر نماز ادا کی جائے گی۔

نماز ادا کرنے کے لئے پہلی شرط طہارت ہے۔ اس سے مراد ہے کہ انسان کا جسم پاک ہو۔ کپڑے پاک ہوں۔ اور جگہ پاک ہو۔

کپڑے پاک کرنے کا طریقہ

کپڑے کو اچھی طرح دھو کر پوری طاقت سے نچوڑیں۔ یہ عمل تین مرتبہ کریں کپڑا پاک ہو جائے گا۔ جبکہ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ کپڑے کو دھونے کے بعد ٹب میں ڈبو دیا جائے اوپر سے پانی کا نل کھول دیا جائے۔ جب پانی کناروں سے باہر گرنے لگے۔ ٹب میں موجود کپڑے پاک ہو جائیں گے۔

اور جس جگہ نماز ادا کرنی ہے۔ وہ جگہ بھی پاک ہونی چاہیے۔ بعض ایسے افراد ہیں جو شک کی بیماری میں مبتلاء ہوتے ہیں۔ وہ نماز ادا کرتے وقت سوچتے رہتے ہیں۔ کہ یہ جگہ معلوم نہیں پاک ہے یا نہیں۔ تو اس سلسلے میں یاد رکھیں کہ وہ چیز جو جلنے سے متغیر (تبدیل) نہ ہو۔ وہ خشک ہونے سے پاک ہو جاتی ہے۔ جیسے پتھر۔ زمین وغیرہ جب یہ خشک ہو جائیں۔ تو پاک ہو جاتے ہیں ان پر نماز ادا کی جا سکتی ہے۔ البتہ کپڑا، لکڑی، وغیرہ جلنے سے ان کی شکل تبدیل ہو جاتی ہے۔ ان کو خالی خشک کرنے سے نہیں بلکہ دھونے سے پاک ہوں گے۔

marfat.com

میت کو غسل کیسے دیا جائے

روزہ مرہ زندگی میں پیش آنے والے مسائل کا جاننا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔ جس میں میت کو غسل دینا شامل ہے۔ لہٰذا ہمیں اس کا بھی علم ہونا چاہیے کیونکہ نہ جانے کب ضرورت پڑ جائے۔ ایک مرتبہ عید کے روز مجھے کہیں جانا پڑا۔ جب میں رشتہ داروں کے گھر داخل ہوا تو تھوڑی دیر کے بعد دروازے پر دستک ہوئی۔ جب میں باہر نکلا ایک بوڑھا آدمی کھڑا رو رہا تھا۔

مجھے کہنے لگا کہ میرا جوان بیٹا فوت ہو گیا ہے عید کا روز ہے غسل دینے والا کوئی نہیں مل رہا بڑا پریشان ہوں۔ آپ کے چہرے پر داڑھی دیکھی سوچا غسل دے سکتے ہوں گے۔ لہٰذا میں آپ سے التجاء کرتا ہوں کہ میری مدد کرو۔ میرے بیٹے کو غسل دو۔

بہر حال میں نے اس کے بیٹے کو غسل دیا وہ اس قدر متاثر ہوا کہ الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ ظاہر بات ہے کہ جو غسل دینا جانتا ہو گا وہی غسل دے سکے گا۔ اور دوسری طرف یہ بھی یاد رکھیں کہ میت کو غسل دینا فرض کفایہ ہے۔ اور افضل یہ ہے کہ میت کے عزیز و اقرباء میں سے کوئی غسل دے۔ یہ بات بھی حقیقت پر مبنی ہے کہ جس عقیدت و احترام کے ساتھ میت کے رشتہ دار میت کو غسل دے سکتے ہیں کوئی دوسرا ہرگز نہیں دے سکتا۔ ہمیں اس بات کا ڈر ہوتا ہے کہ میت کو غسل دیا تو کہیں یہ ہمیں نہ چمٹ جائے۔ شاید یہی وجہ ہو گی کہ میت کے کپڑے اور جس برتن سے غسل دیا جاتا ہے اس کو مسجد میں بھیج دیتے ہیں تا کہ میت اگر چمٹے تو مولوی کو چمٹے۔ البتہ میت کے استعمال والی گاڑی، اس کا بیڈ مولوی صاحب کو نہیں بھیجتے۔ ایسی کوئی بات نہیں ہمیں ڈرنا نہیں چاہیے۔ یاد رکھیں ایک دن ہمارے اوپر بھی یہ وقت آنے والا ہے۔ اور اس بات کا بھی ڈر ہوتا ہے نہ جانے میت کو غسل دیتے وقت کیا کیا پڑھتے ہیں تو آیئے میت کو غسل دینے کا طریقہ عرض کرتا ہوں۔

مختصراً عرض ہے کہ جس طرح ہم اپنے آپ کو غسل دیتے ہیں۔ بالکل اسی طرح

marfat.com

میت کو غسل دیا جاتا ہے۔فرق صرف چند باتوں کا ہے۔باقی کوئی مشکل بات نہیں۔
افضل یہ ہے کہ جہاں میت کو غسل دینا ہے وہاں کوئی خوشبو وغیرہ کا اہتمام کیا جائے۔اس لئے کہ میت میں سے بدبو کا آنا خارج از امکان نہیں۔بدبو کے آنے سے دل میں بدگمانی نہ پیدا ہو۔لہٰذا پہلے ہی خوشبو سلگا دی جائے۔میت کو تختے پر لٹا کر اس کے کپڑے اتارے جائیں۔بلاضرورت کپڑے پھاڑنا اسراف ہے۔اور اگر ضرورت ہو تو اس طرح کاٹے جائیں کہ بعد میں سل کر قابل استعمال ہو سکیں۔پھر ناف سے گھٹنوں تک کوئی موٹا کپڑا ڈال دیا جائے۔تاکہ بے پردگی نہ ہو۔اگر کپڑا باریک ہے تو ڈبل تہہ کر دی جائے۔پانی نیم گرم کر لیا جائے۔اگر بیری کے پتے میسر ہوں تو پانی میں جوش دلا کر اس پانی سے غسل دیا جائے۔اگر بیری کے پتے میسر نہ ہوں تو نیم گرم پانی ہی کافی ہے۔(بیری کے پتے صابن کا کام دیتے تھے۔آج کل صابن عام ہے)سب سے پہلے میت کو مٹی کے ڈھیلے سے استنجاء کرایا جائے۔پھر ناف سے نیچے والے حصے کو اچھی طرح دھو دیا جائے۔خبردار ناف سے لے کر گھٹنوں تک ستر عورت کہلاتا ہے۔یعنی چھپانے کی جگہ۔اتنے حصہ کو بلاضرورت دیکھنا اور بلاضرورت ہاتھ لگانا حرام ہے۔لہٰذا غسل دینے والا کپڑے کی تھیلی چڑھا کر اتنے حصے کو دھوئے گا۔پھر میت کا مکمل وضو کروایا جائے۔ میت کے وضو سے مراد وضو کے فرائض ہیں۔لہٰذا اگر فرائض ہی پورے کر لئے جائیں تو کافی ہے۔اور اگر کوئی سنت طریقے سے وضو کروانا چاہے تو منع نہ کیا جائے۔تو سنت طریقے سے وضو کروانے کے لئے پہلے ہاتھ دھوئے جائیں۔پھر گیلی روئی یا کپڑا منہ میں داخل کر کے پھینک دیا جائے۔اسی طرح ناک میں بھی۔یہ کلی اور ناک میں پانی چڑھانے کا قائم مقام ہوگا۔پھر تین مرتبہ چہرہ دھویا جائے۔اسی طرح تین مرتبہ دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھوئے جائیں پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو گیلا کر کے میت کے سر کا مسح کروا دیا جائے۔پھر پاؤں دھو دیئے جائیں۔اس طرح میت کا وضو ہو جائے گا۔

marfat.com

اب میت کو بائیں کروٹ اس طرح لٹائیں کہ دائیاں حصہ اوپر ہو جائے۔ اس حصے پر خوب پانی بہایا جائے۔ صابن لگائیں۔ مَل مَل کے نہلائیں۔ یہاں تک کہ یقین ہو جائے۔ کہ پانی نیچے تک پہنچ چکا ہے۔ اب میت کو دائیں کروٹ لٹائیں۔ کہ بائیاں حصہ اوپر ہو جائے۔ اب اس حصے پر بھی خوب پانی بہائیں۔ یہاں تک کہ یقین ہو جائے کہ پانی نیچے تک پہنچ چکا ہے۔ اب میت کو سیدھا چت لٹا دیں۔ اور دونوں کندھوں سے پکڑ کر تھوڑا سا اٹھائیں۔ اس طرح کہ جیسے کسی کو بٹھایا جاتا ہے۔ اب اس کے پیٹ پر تھوڑا سا ہاتھ سے وزن ڈال کر پاؤں کی طرف ہاتھ لے جائیں۔ تاکہ پیشاب یا پاخانے کی نالی میں کوئی چیز رکی ہوئی ہے۔ تو نکل جائے۔ کچھ خارج ہو یا نہ ہو دوبارہ استنجاء کروا دیا جائے۔ دوبارہ وضو کرانے کی ضرورت نہیں۔ اب میت کو چت لٹا کر اوپر پانی اچھی طرح بہا دیا جائے۔ یہ میت کا غسل ہو گیا۔ اب اس کو خوشبو لگائی جائے۔ مشک بو رعرق گلاب وغیرہ لگایا جائے۔ مرد کے لئے کفن کے تین کپڑے اور عورت کے لئے پانچ کپڑے سنت ہیں۔ جس میں ایک سینے بند اور ایک سر بند زائد ہوتا ہے۔ باقی تین کپڑے مرد اور عورت کے لئے مشترک ہوتے ہیں۔ 1-الفی 2-تہہ بند 3-بڑی چادر جسے لفافہ کہتے ہیں) جنازے کی چارپائی پر اس ترتیب سے بچھائے جائیں۔ کہ جو سب سے اوپر آنے والی چادر ہے۔ اس کو سب سے نیچے بچھایا جائے۔ اس کے اوپر الفی اور پھر تہہ بند میت کو چارپائی پر رکھ کر سب سے پہلے تہہ بند پہلے بائیاں پلڑا پھر دائیاں پلڑا لپیٹا جائے۔ پھر الفی میں سے میت کا سر نکال کر سینے پر ڈال دی جائے۔ مرد کی الفی (قمیض) کندھوں سے چڑھائی جائے جب کہ عورت کی سینے کی طرف اسی طرح بڑی چادر جسے لفافہ بھی کہتے ہیں۔ پہلے بائیاں پلڑا اور پھر دائیاں پلڑا اوپر ڈال دیا جائے۔ پھر تین بند ایک درمیان ایک پاؤں کی طرف اور ایک سر کی طرف باندھ دیئے جائیں۔

marfat.com

تیمم کا بیان

سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ ایک مرتبہ ایک قافلے میں جلوہ افروز تھے۔ پانی ختم ہو گیا۔ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم قریبی گاؤں میں پانی موجود ہے۔ صبح نماز فجر سے پہلے اٹھ کر قریبی گاؤں میں جا کر وضو کر کے نماز فجر ادا کریں گے۔ اب آرام کرو۔ لہٰذا نماز فجر سے پہلے جب قافلہ کوچ کرنے لگا۔ تو حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا عرض کرنے لگیں۔ یارسول اللہ ﷺ میرا ہار گم ہو گیا ہے۔ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ہار تلاش کیا جائے۔ ہار تلاش کرتے کرتے فجر کا وقت وہیں ہو گیا۔ نماز ادا کرنا چاہتے ہیں تو پانی موجود نہیں اور اگر گاؤں میں جائیں تو نماز کا وقت گزر جائے گا۔ اسی اثناء میں حضرت جبرائیل امین علیہ السلام حاضر ہوئے۔ اور عرض کرنے لگے یارسول اللہ ﷺ اللہ عزوجل نے جہاں آپ کی امت پر بہت سارے خصوصی انعامات فرمائے۔ وہاں ایک انعام یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ اگر پانی موجود نہ ہو تو تیمم ہی کر لیا جائے۔ جب یہ انعام مل گیا تو اونٹنی کو اٹھایا گیا۔ تو اس کے نیچے سے ہار مل گیا۔ بعض افراد کہتے ہیں کہ اگر علم غیب ہوتا تو پیارے آقا ﷺ بتلا دیتے کہ ہار اونٹ کے نیچے ہے۔ اور عاشق کہتے ہیں کہ اگر بتلا دیتے تو تیمم کا انعام کیسے ملتا۔ اور یہ بات حقیقت پر مبنی ہے کہ تیمم بہت بڑا انعام ہے۔ کہ اگر ایک بندے پر غسل فرض ہو گیا ہے۔ یا وضو کرنا ہے تو پانی نہیں یا پانی ہے استعمال کی قدرت نہیں یا پانی پر موذی جانور کا پہرہ ہے۔ یا پھر پانی صرف پینے کے لئے ہے۔ اگر وضو میں استعمال کر لیا تو پیاسا مر سکتا ہے۔ ان صورتوں میں صرف تیمم کرے گا تو پاک ہو جائے گا۔

تیمم کے فرائض

تیمم کے تین فرائض ہیں۔ 1- نیت کرنا 2- چہرے کا مسح کرنا 3- دونوں ہاتھ کا کہنیوں سمیت مسح کرنا

marfat.com

تیمم کرنے کا طریقہ: اگر وضو کی ضرورت ہے۔ تو وضو کی نیت سے اگر غسل کی ضرورت ہے تو غسل کی نیت اور اگر دونوں کی ضرورت ہے تو دونوں کی نیت سے تیمم کرے۔ طریقہ سب کا ایک جیسا ہی ہوگا۔ مثلاً اس طرح نیت کرے کہ اے اللہ عزوجل میں وضو یا غسل یا وضو اور غسل دونوں کی نیت سے پاکی حاصل کرنے کی نیت سے تیمم کرتا ہوں۔

پھر مٹی یا جنس مٹی مثلاً پتھر۔ چونا گچ وغیرہ جو جلانے سے نہ جلے۔ اس پر دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کشادہ کر کے مارے (اگر انگوٹھی یا گھڑی ہے تو اتار لیں کیونکہ پانی تو ان کے نیچے چلا جائے گا مگر مسح کے دوران ہاتھ نہیں پہنچے گا۔ لہٰذا ان کو اتار لینا چاہیے) پھر پورے چہرے پر اس طرح مسح کریں کہ جس طرح وضو کے دوران چہرے کا کوئی حصہ خشک نہیں رہنا چاہیے۔ بالکل اسی طرح چہرے کا کوئی حصہ نہ رہے۔ جہاں ہاتھ نہ پھیرے۔ اس کے بعد پھر پتھر پر دونوں ہاتھ مارے۔ اور دونوں ہاتھوں کا مسح کرے۔ اس طرح کہ کوئی حصہ ایسا نہ رہے جہاں ہاتھ نہ پھرے۔

تیمم میں پاؤں کا مسح نہیں مندرجہ بالا طریقہ اختیار کریں تو چاہے نجاست بظاہر لگی رہے مگر بندہ پاک ہو جائے گا آپ خود ہی اندازہ لگائیں کہ تیمم کتنا بڑا انعام ہے۔

بتلانا یہ بھی مقصود ہے کہ نماز کتنی ضروری ہے۔ اور اہم ہے۔ کہ اگر پانی میسر نہیں یا پانی موجود ہے۔ استعمال کی قدرت نہیں رکھتا تو اس حالت میں بھی نماز معاف نہیں۔ بلکہ تیمم کر کے بھی نماز ادا کرے۔

نماز کی شرائط میں پہلی شرط طہارت ہے۔ دوسری شرط ہے۔

ستر عورت

مرد کے لئے ناف سے لے کر گھٹنوں تک اور عورت کے لئے پورا بدن سوائے چہرے کی ٹکلی۔ دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کے علاوہ سارا بدن چھپانا شرط ہے۔ عموماً اسلامی بہنیں باریک دوپٹے اور باریک لباس پہنتی ہیں۔ جس سے بالوں کی سیاہی

marfat.com

اور بدن کی سفیدی نظر آتی ہے۔ایسالباس پہن کر نماز نہیں ہوگی۔لہٰذا اسلامی بہنوں کو اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔جبکہ مرد کے لئے پورا بدن چھپانا سنت ہے۔تیسری شرط

وقت کا پہچاننا

جو نماز ادا کرنا چاہتا ہے۔اس کا وقت ہونا شرط ہے۔اگر ظہر کی نماز کے وقت عصر ادا کرے گا۔تو نہیں ہوگی۔

قرآن مجید میں اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتۡ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ کِتٰبًا مَّوۡقُوۡتًا ﴿۱۰۳﴾ (النساء، پارہ ۵)

ترجمہ کنزالایمان: بے شک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے۔

جب نماز کا وقت داخل ہوگا تو نماز فرض ہو جائے گی۔

عوام الناس میں عموماً سمجھا جاتا ہے کہ جماعت ہوگئی۔تو اب نماز قضا ہوگئی۔ جبکہ ایسا نہیں جب تک دوسری نماز کا وقت شروع نہ ہو اتنی دیر تک آپ پہلی نماز ادا کر سکتے ہیں۔مثلاً نماز مغرب کا وقت غروب آفتاب سے شروع ہو جاتا ہے۔اگر عشاء کا وقت شام سات بجے شروع ہوتا ہے تو سات بجے سے پہلے پہلے آپ نماز مغرب ادا کر سکتے ہیں۔پھر فجر کا وقت اگر صبح 5 بجے شروع ہوتا ہے۔تو 5 بجے سے پہلے پہلے آپ نماز عشاء ادا کر سکتے ہیں۔پھر طلوع آفتاب تک نماز فجر کا وقت ہے۔سورج نکلنے کے 20 منٹ بعد تک زوال کا وقت ہے۔اس دوران کوئی سجدہ نہیں کرنا چاہیے۔

اگر سجدہ تلاوت بھی آجائے تو سجدہ بعد میں کر لیا جائے۔افسوس اسلامی بھائی اس کا خیال نہیں رکھتے۔بعض تو زوال کے وقت بھی نماز پڑھتے رہتے ہیں۔خصوصاً حرم شریف میں دیکھا گیا ہے کہ زوال کے وقت بھی نماز ادا کر رہے ہوتے ہیں۔سورج نکلنے کے 20 منٹ بعد نماز ادا کی جا سکتی ہے۔پھر دوپہر تقریباً ساڑھے گیارہ بجے سے سوا بارہ بجے تک زوال کا وقت ہے۔اس دوران بھی نماز ادا نہیں کرنی چاہیے۔

marfat.com

جب زوال کا وقت ختم ہو جائے تو ظہر کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ اگر کسی کو مجبوری ہے۔ مثلاً بندہ سفر پر روانہ ہونا چاہتا ہے۔ جیسا کہ راستے میں نماز ادا کرنا مشکل ہوتی ہے۔ تو وہ بندہ زوال کا وقت ختم ہوتے ہی ظہر کی نماز ادا کر سکتا ہے۔ چاہے ابھی اذان نہ دی گئی ہو۔ اسی طرح اگر عصر کا وقت 4 بجے شروع ہوتا ہے۔ تو چار بجے سے پہلے پہلے ظہر ادا کر سکتا ہے۔ افضل یہ ہے کہ غروب آفتاب سے 20 منٹ پہلے ہی عصر ادا کر لے۔ کیونکہ یہ واجب ہے۔ بلا ضرورت شرعی اتنی تاخیر کرنا کہ مکروہ وقت شروع ہو جائے۔ مکروہ تحریمی ہے۔ اور نماز بھی مکروہ تحریمی ادا ہوگی۔ اسی طرح نماز مغرب میں بلا ضرورت اتنی تاخیر کرنا کہ آسمان پر ستارے ظاہر ہو جائیں مکروہ تحریمی ہے۔

یہ اوقات میں نے سمجھانے کے لئے بتلائے ہیں۔ یہ وقت کے ساتھ ساتھ بدلتے رہتے ہیں۔ عموماً مساجد میں دائمی اوقات نماز کے کیلنڈر لگے ہوتے ہیں۔ یہ بڑے کام کے ہوتے ہیں۔ ان کو بغور پڑھیں تو بہت سارے مسئلے حل ہو جاتے ہیں۔ مثلاً رمضان المبارک میں تو سحری اور افطاری کے اوقات کے کیلنڈر چھپ جاتے ہیں۔ اگر آگے پیچھے نفلی روزہ یا قضاء روزے رکھنے چاہیں۔ تو سحری افطاری کا وقت کیسے پتہ چلے؟ تو یہ کیلنڈر اس وقت ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ اس کیلنڈر میں بارہ ماہ یعنی جنوری سے دسمبر تک لکھے ہوتے ہیں۔ ہر ماہ کا پہلا خانہ تاریخ کا پھر اگلا خانہ ابتداء فجر اور ختم سحری کا۔ اسی طرح اگلا خانہ طلوع آفتاب ہے۔

اس کے 20 منٹ بعد تک کوئی نماز نہ پڑھی جائے۔ اسی طرح ضحوہ کبریٰ کا خانہ ہے۔ یعنی اس وقت دوپہر کا زوال شروع ہو جاتا ہے۔ ضحوہ کبریٰ سے مراد زوال کا وقت مراد لیا جاتا ہے ورنہ شرعاً زوال سے وہ وقت مراد ہے جبکہ وہ وقت ختم ہو جائے اور ظہر کا وقت شروع ہو جائے۔ پھر ابتداء ظہر کا خانہ ہے۔ اس وقت زوال کا وقت ختم ہو جائے گا۔ اور ظہر کا وقت شروع ہو جائے گا۔

اس کیلنڈر کی مدد سے آپ ہر نماز کے شروع ہونے کے اوقات اور سحری و افطاری کے اوقات معلوم کر سکتے ہیں۔

marfat.com

4-استقبال قبلہ

نماز کے لئے قبلہ کی جانب رخ ہونا یہ شرط ہے۔ لہٰذا نماز ادا کرنے سے پہلے قبلہ کی سمت معلوم کرنی چاہیے۔ اگر قبلہ کی سمت معلوم کرنا مشکل ہو تو کسی سے پوچھ لے۔ اگر بتلانے والا موجود نہیں تو قریبی مسجد یا قبرستان سے قبلہ کی سمت کا پتہ چل سکتا ہے۔ اگر ایسا بھی ممکن نہیں۔ نہ بتلانے والا ہے۔ اور نہ ہی کسی کی مدد سے پتہ چل سکتا ہے تو ایسی صورت میں جس طرف ظن غالب ہوتا ہے۔ اسی طرف منہ کر لے۔ یہاں تک کہ اگر پہلی رکعت میں ایک طرف منہ کیا دوسری رکعت میں دوسری طرف ذہن جاتا ہے تو دوسری طرف منہ کر لے اس طرح چاروں اطراف بھی باری باری منہ کر لے گا تو نماز پھر بھی ہو جائے گا۔

چلتی گاڑی میں نماز

ایسی گاڑی جو زمین پر چلتی ہو اور اس کو روکنے پر قادر ہو۔ تو ایسی چلتی گاڑی میں فرض نماز اور واجبات اور فجر کی سنتیں کیونکہ علماء کے نزدیک واجب کے قریب تر ہیں اس لئے ادا نہیں کر سکتا اگر گاڑی نہیں رکتی اور نماز کا وقت تھوڑا رہتا جا رہا ہے۔ تو ایسی صورت میں چلتی گاڑی میں ہی نماز پڑھ لے اور پھر جب اپنے مقام پر پہنچے۔ تو نماز دوبارہ لوٹا لے۔ چلتی گاڑی میں اگر ممکن ہو سکے تو قبلہ سمت منہ کر کے اور اگر ممکن نہ ہو تو معاف ہے۔ البتہ نوافل میں قبلہ منہ ہونا شرط نہیں۔ جس سمت جا رہی ہے۔ چہرہ اسی طرف کر لے۔ چاہے وہ قبلے کی مخالف سمت ہی کیوں نہ چل رہی ہو۔

البتہ ہوائی جہاز اور بحری جہاز اس کو روکنے پر قدرت نہیں۔ بحری جہاز اگر کھڑا کر بھی لیا جائے تو ہلتا ہی رہے گا۔ تو ایسی صورت میں چلتے ہوائی جہاز اور بحری جہاز میں نماز ادا کر لیں ہو جائے گی۔ چلتی گاڑی میں نماز ادا کرنے کے ساتھ ساتھ مسافر کی نماز کا بھی ذکر کیا جاتا ہے۔ تاکہ سفر کے دوران نماز ادا کرنے میں آسانی ہو۔

marfat.com

مسافر کی نماز

ویسے تو اس دنیا میں ہم سب مسافر ہی ہیں۔ یہاں کوئی ہمیشہ رہنے کے لئے نہیں آیا۔ لیکن شریعت میں مسافر اس کو کہا جائے گا۔ جس کا سفر ساڑھے ستاون 57.5 میل (تقریباً 92 کلومیٹر) یا اس سے زیادہ ہو۔ وہ مسافر کہلائے گا۔ چاہے وہ پیدل سفر کرے گاڑی میں یا جہاز میں وہ بندہ مسافر ہی کہلائے گا۔ اس سے کم فاصلے کا سفر کرنے والا مسافر نہیں کہلائے گا۔ مسافر جب اپنے گاؤں یا علاقے سے باہر آجائے تو راستے میں جتنی نمازیں چار فرائض والی مثلاً ظہر۔ عصر اور عشاء ان میں قصر واجب ہے۔ یعنی چار فرض کی جگہ دو فرض ادا کرے گا۔ مغرب اور فجر میں قصر نہیں۔ مغرب کے تین اور فجر کے دو فرض ہی ادا کئے جائیں گے۔

خبردار

قصر صرف فرائض میں ہے نہ کہ واجبات، سنت اور نوافل میں بعض حضرات سمجھتے ہیں کہ جب فرائض میں معافی ہوگئی تو سنت و نوافل کیوں ادا کریں۔ یہ اس کی اپنی سوچ ہے۔ ہمیں دین میں اپنی عقل کے گھوڑے نہیں دوڑانے چاہیں ہاں البتہ کوئی مجبوری ہو تو سنت اور نوافل عام حالت میں بھی چھوڑے جاسکتے ہیں۔ مگر یہ سمجھنا کہ اگر سفر میں سنت اور نوافل پڑھے تو گنہگار ہوگا یہ بالکل غلط ہے۔ قصر صرف فرائض میں ہے۔ اگر کوئی مجبوری نہ ہو تو سنت اور نوافل بھی ادا کرنے چاہیں۔

دوران سفر اگر باجماعت نماز ادا کرنے کا موقع مل جائے تو اگر امام مقیم ہوگا تو مسافر مقتدی کو بھی امام کے پیچھے چار فرض پڑھنے ہوں گے۔ کیونکہ امام کی اتباع مقتدی پر واجب ہے۔ اگر جو ہیئت امام کی ہوگی وہی مقتدی کی ہوگی۔ اگر امام دو رکعتیں پڑھ چکا ہے مسافر آخری دو رکعتوں میں شامل ہوا ہے تو اس کو بقایا دو رکعتیں کھڑے ہو کر پڑھنی ہوں گی۔ یہ مت سوچئے کہ میں تو مسافر ہوں لہٰذا دو پڑھ لیں تو سلام پھیر دے۔ ایسا نہیں کرنا بلکہ دو رکعتیں اور پڑھنی ہوں گی۔ تا کہ پوری

marfat.com

چار ہو جائیں۔اور اگر امام مسافر ہے تو اس کو چاہیے کہ پہلے بتا دے کہ میں مسافر ہوں تو اس کے پیچھے جتنے بھی مسافر ہوں گے۔ امام کے ساتھ دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیں گے۔اور جو مقیم مقتدی ہوں گے۔ وہ دو رکعتیں خود کھڑے ہو کر بعد میں پڑھیں گے۔لیکن ان کے ادا کرنے کا طریقہ ایسا ہی ہوگا جیسے امام کے پیچھے ہی ہیں۔یعنی ان دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ یا تین مرتبہ سبحان اللہ پڑھنے کی مقدار خاموش کھڑے رہیں گے۔ رکوع وسجود کرنے کے بعد سلام پھیریں گے۔ یعنی ان رکعتوں میں قراۃ نہیں کریں گے۔

مسافر مقیم کب ہوگا؟

پیارے اسلامی بھائیو! ایک مثال عرض کرتا ہوں یوں سمجھیں کہ جیسے ایک بندہ لاہور سے راولپنڈی جا رہا ہے جب لاہور شہر سے باہر نکل جائے گا۔اب راولپنڈی پہنچنے تک جتنی بھی نمازیں آئیں گی ان میں بھی قصر کرے گا۔ جو طریقہ اوپر بتلایا گیا ہے۔ جب راولپنڈی پہنچ گیا۔تو اب دیکھے کہ یہاں اس کا اپنا یا بیٹے کا یا باپ کا گھر ہے۔تو یہاں مقیم ہو جائے گا چاہیے ایک گھنٹے کے لئے ہی رکا ہے۔ یہاں پوری نماز ادا کرے گا۔اور اگر ان تینوں میں سے کسی کا گھر نہیں مثلاً ہوٹل ہے۔ یا کسی اور رشتہ دار کا گھر ہے۔تو اگر یہاں پندرہ دن یا پندرہ دن سے زائد ٹھہرنا ہے۔تو مقیم ہو جائے گا۔ پوری نماز ادا کرے گا۔اور اگر اس سے کم مدت کے لئے ٹھہرا ہے تو مسافر ہی کہلائے گا۔قصر کرے گا۔ اگر نیت ہے کہ دو چار دن ٹھہرنا ہے۔ مگر کام نہیں ہوتا۔چند دن اور رک جاتا ہے۔ پھر نیت کرتا ہے۔دو چار دن بعد چلا جاؤں گا۔تو اس طرح چاہے ایک سال بھی ٹھہرا رہے مگر مسافر ہی کہلائے گا۔قصر کرے گا۔اور اگر نیت پندرہ دن کی ہے۔یا پندرہ دن سے زیادہ رکنے کی ہے۔مگر جانا چار دن کے بعد ہو جاتا ہے۔تو اس صورت میں بھی مقیم ہی ہوگا۔ پوری نماز ادا کرے گا۔اور اگر مقیم امام کے پیچھے نماز ادا کرے گا تو پوری نماز پڑھے گا۔

marfat.com

اگر کوئی اس نیت سے نماز ہی پڑھنی ہے میں قصر نہیں کرتا پوری ہی پڑھ لیتا ہوں تو وہ بندہ گنہگار ہوگا۔ کہ اللہ عزوجل کی عطا کردہ رعائت کو ٹھکرا رہا ہے۔ اس لئے علماء کرام نے ارشاد فرمایا کہ مسافر کے لئے نماز میں قصر کرنا واجب ہے۔

تو استقبال قبلہ سے مراد ہے کہ قبلہ کی سمت معلوم کرلیں۔ اور قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز ادا کی جائے

5-نیت کرنا

سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ

ترجمہ: بے شک اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

نیت کہتے ہیں دل سے کسی کام کے کرنے کے پختہ ارادہ کرنا۔

لٰہذا جب بندہ اپنے گھر سے کام کاج چھوڑ کر نماز کے لئے جاتا ہے۔ تو اس کی نیت نماز کی ہی ہوتی ہے۔ اور وہ کون سی نماز کے لئے جا رہا ہے۔ اسی کو نیت کہتے ہیں۔

زبان سے نیت کرنا:

نماز ادا کرنے سے پہلے جو نیت کے الفاظ زبان سے ادا کرتا ہے۔ یہ مستحب ہیں۔ اصل نیت دل کی ہی ہوتی ہے۔ اسی لئے اگر نماز ظہر ادا کرنے آیا۔ اور نیت کے الفاظ ادا کرتے ہوئے وقت نماز عصر کہہ دیتا ہے۔ بعض اسلامی بھائی نماز توڑ کر پھر نیت کرتے ہیں۔ ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ اصل نیت وہی ہوگی۔ جو آپ کے دل میں ہے۔ زبان سے ادا کرنے میں غلطی ہوگئی۔ تو کوئی حرج نہیں۔

بلکہ ایک حدیث مبارکہ میں ہے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی سواری جس پر سامان ضروریات لدا ہوا تھا۔ گم ہوگئی۔ بڑے پریشان ہوئے تلاش شروع کی مگر ناکامی ہوئی جب بالکل مایوس ہوگئے تو ایک درخت کے نیچے سو گئے۔ جب آنکھ کھلی تو دیکھا سواری بھی حاضر ہے اور سارا سامان بھی ویسے کا ویسے موجود ہے۔ ان کی خوشی کی انتہاء نہ رہی

marfat.com

چاہتے تو یہ تھے کہ کہیں یا اللہ عزوجل تیرا شکر ہے۔ میں تیرا بندہ اور تو میرا خدا لیکن خوشی کے عالم میں یہ کہتے جا رہے ہیں کہ یا اللہ عزوجل تیرا شکر ہے کہ تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا خدا۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل اس سے بہت خوش ہو رہا ہے۔
اس سے پتہ چلا کہ اصل نیت دل کے ارادے کو کہتے ہیں۔ بلکہ زبان سے نیت کے الفاظ بعض مقامات پر نہ ادا کرنا بہتر ہوتا ہے۔ مثلاً جماعت کھڑی ہے۔ امام صاحب رکوع میں ہیں ایسی صورت میں اگر نیت کے الفاظ ادا کرنے میں لگ گئے۔ تو رکعت چھوٹ سکتی ہے۔ ایسی صورت میں صرف تکبیر تحریمہ کہے قیام کرے یعنی سیدھا کھڑا رہے۔ ایسا نہ ہو کہ امام رکوع میں ہے۔ اور یہ جھکے جھکے ہی تکبیر تحریمہ کہے اس طرح قیام نہ ہوگا بلکہ سیدھا کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہے یہ ایک مرتبہ سبحان اللہ کہنے کا قائم مقام ہوگا۔ قیام کا رکن ادا ہو جائے گا اور اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں چلا جائے اگر ایک مرتبہ تسبیح کہنے کی مقدار رکوع میں جھکا رہا پھر امام صاحب نے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ کہا تو یہ رکعت کامل ہوگئی۔ کیونکہ ایک مرتبہ سبحان اللہ کہنے کی مقدار جھکے رہنا واجب ہے۔ اور اگر صرف امام کو رکوع میں پا لیا چاہے کامل رکوع کی حالت میں یا ادنیٰ شرکت ہو جائے گی۔ فرض ادا ہو جائے گا اور رکعت بھی ادا ہو جائے گی۔ اگر مقتدی کے جھکنے سے پہلے ہی امام اٹھ گیا تو یہ رکعت نہ ہوگی۔ بعد میں پڑھنی پڑے گی۔

نماز ادا کرنے کے لئے اللہ عزوجل کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کی نیت ہونی چاہیے۔ اگر دکھاوا۔ ریاکاری۔ یا ورزش کی نیت سے نماز ادا کرے گا تو نماز صحیح نہ ہوگی۔ یعنی فرض تو ادا ہو جائے گا مگر ثواب حاصل کرنے کی بجائے گنہگار رہو گا۔

6-تکبیر تحریمہ:

اس کو تکبیر اولیٰ بھی کہتے ہیں۔ یعنی پہلی تکبیر۔ اور تکبیر تحریمہ اس لئے کہتے ہیں کہ

marfat.com

اس تکبیر کے کہنے سے بہت سارے کام جو کہ حلال تھے۔ اب حرام ہو گئے۔ مثلاً کھانا پینا، سلام دعا کرنا۔ کاروبار کرنا۔ وغیرہ وغیرہ یہ حلال تھے مگر تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد ہم یہ کام نہیں کر سکتے۔ اگر کریں گے تو نماز ٹوٹ جائے گی۔ اسی طرح حج یا عمرہ کرنے والے احرام باندھتے ہیں۔ اس کو بھی احرام اس لئے کہتے ہیں کہ احرام کی نیت کرنے سے پہلے بہت سارے کام حلال تھے اب وہ حرام ہو گئے۔ مثلاً خوشبو لگانا شکار کرنا۔ صحبت کرنا وغیرہ

درحقیقت تکبیر تحریمہ شرائط نماز میں سے ہے مگر نماز کے افعال سے بالکل ملی ہوئی ہے اس لئے اسے نماز کے فرائض میں شمار کیا گیا ہے (غنية المستملی ص ۲۵۳) تکبیر تحریمہ بیک وقت شرط بھی ہے۔ اور فرض بھی۔ شرط اس لئے کہ اس تکبیر کے کہے بغیر آپ نماز میں داخل ہی نہیں ہو سکتے۔ اور فرائض میں اس لئے شامل ہے۔ کہ اس کے بغیر نماز ہی نہیں ہوتی۔ دوران نماز اور بھی تکبیریں کہی جاتی ہیں۔ مگر وہ سنت ہیں۔ اگر رہ جائیں تو نماز ہو جائے گی۔ جبکہ تکبیر اولیٰ کہے بغیر نماز نہیں ہو گی۔

درے لگائیے

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بازار تشریف لے گئے ایک دوکاندار سے پوچھنے لگے کہ بیع حرام کب ہو جاتی ہے۔ اس نے جواب دیا کہ مجھے معلوم نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ اس کو درے لگائے جائیں۔ وہ عرض کرنے لگا اے امیر المومنین میرا قصور کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ جب تجھے پتہ ہی نہیں کہ بیع حرام کب ہو جاتی ہے تو تو اس سے بچتا کیسے ہو گا۔ مقولہ ہے کہ

فَمَنْ لَّمْ يَصْرِفِ الشَّرَّ فَيُوْمًا يَقَعُ فِيْهِ

ترجمہ: جو برائی کو نہیں پہچانتا کسی نہ کسی دن اس میں مبتلاء ہو ہی جائے گا۔

پیارے اسلامی بھائیو! جب ہمیں پتہ ہی نہیں کہ نماز میں فرض کیا ہے۔ واجب کیا ہے۔ سنت کیا ہے۔ اور ان کے چھوٹ جانے سے کیا کرنا چاہیے۔ تو ہماری نماز

marfat.com

کیسے درست ہوتی ہوگی۔ لہٰذا ہمیں یہ مسائل ضرور جاننے چاہیں۔ بزرگوں سے سنا ہے کہ قرآن کے حافظ بہت مل جائیں گے مگر نماز کا حافظ کوئی کوئی ملے گا۔

مسائل کی کتب میں عموماً تحریر ہوتا ہے کہ نماز میں فرائض اتنے ہیں اور اتنے واجبات جن کو یاد رکھنا ہر ایک کے لئے آسان نہیں ہوتا ہے۔

میرے دل میں خواہش ہے کہ نماز کی ابتداء سے لے کر آخر تک ہر رکن کے بارے میں بتلایا جائے۔ تاکہ جب ہم نماز ادا کر رہے ہوں تو ہمیں علم ہو کہ جو بھی رکن ہم ادا کر رہے ہیں۔ شریعت میں اس کی کیا حیثیت ہے۔

نماز شروع کرنے سے پہلے نیت کی جاتی ہے۔ یہ شرط ہے اور نیت کے الفاظ زبان سے ادا کرنا مستحب ہیں۔ (درمختار کتاب الصلوٰۃ باب شروط الصلوٰۃ جلد۲ صفحہ ۱۱۳ بہار شریعت ص۴۹۲ حصہ ۳)

تکبیر اولیٰ

نماز میں سنت ہے کہ تکبیر تحریمہ کہنے کے لئے دونوں ہاتھ کانوں تک اس طرح اٹھائیں کہ ہتھیلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہو۔ اور دونوں انگوٹھے کانوں کی لو کے ساتھ مس کریں۔ (الدرمختار مع ردالمختار کتاب الصلوٰۃ باب صفۃ الصلوٰۃ'' مطلب فی قولھم الاساءۃ دون الکراھۃ جلد۲ صفحہ ۲۰۸ فتاویٰ ہندیہ جلد۱ صفحہ ۷۲ غنیۃ المتملی) عورتوں کے لئے صرف کندھوں تک ہاتھ اٹھانا سنت ہے۔ پھر اللہ اکبر کہنے کے بعد ہاتھ باندھ لیں۔

خبردار: تکبیر اولیٰ کہنے سے آپ کی نماز شروع ہوگئی۔ اور دوران نماز دونوں ہاتھوں سے کوئی ایسی فضول حرکت نہ کریں کہ جس سے دیکھنے والا سمجھے کہ یہ نماز میں نہیں ہے کیونکہ ایسے عمل سے نماز فاسد ہو جائے گی۔ (درمختار مع ردالمختار جلد۲ صفحہ ۴۶۴) جس طرح عموماً تکبر اولیٰ کے بعد ہاتھوں کو باندھنے سے پہلے دونوں ہاتھ نیچے لے جاتے ہیں۔ اور پھر باندھتے ہیں۔ ایسا کرنے سے نماز تو نہیں ٹوٹے گی یہ عمل

marfat.com

کیشر نہیں بلکہ خلاف سنت ہے۔ یہ فضول حرکت ہے۔ بلکہ تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد ہاتھ باندھ لئے جائیں ان کو نیچے نہ لے جایا جائے۔

مرد کے لئے زیر ناف اور عورت کے لئے سینے پر ہاتھ باندھنا سنت ہے۔

مرد ہاتھ اس طرح باندھے کے بائیں ہاتھ کی کلائی پر دائیں ہاتھ کی ہتھیلی رکھیں۔ پھر انگوٹھے اور چھنگلی سے بائیں ہاتھ کی کلائی کے گرد حلقہ بنائیں۔ اور درمیان کی تین انگلیاں بازو کی پیٹھ پر سیدھی رکھیں۔ ان کو ڈھیلا چھوڑ دیں۔ یہ خود بخود زیر ناف آجائیں گے۔ (غنیۃ المستملی صفحہ ۲۹۴)

قیام:

نماز میں قیام فرض ہے۔ اگر کوئی جان بوجھ کر بلا اجازت شرعی بیٹھ کر نماز ادا کرے گا اس کی نماز نہیں ہوگی۔ سوائے نفل نماز کے جس میں قیام نفل ہے۔ اور بیٹھ کر نماز نفل پڑھے گا تو ثواب آدھا رہ جائے گا۔ اگر نفل میں بھی کھڑے ہو کر پڑھے تو ثواب دگنا ہو جائے گا۔

عموماً دیکھا گیا ہے کہ گھر سے چل کر آجاتے ہیں۔ کافی دیر تک کھڑے باتیں کرتے رہتے ہیں۔ لیکن جب نماز کی باری آتی ہے۔ تو بیٹھ کر پڑھتے ہیں۔ یاد رکھیں بلا عذر علاوہ نوافل بیٹھ کر نماز ادا کریں گے تو نہ ہوگی۔

قیام کے دوران احتیاطیں

نماز کے لئے جب کھڑے ہونے لگیں تو اپنے دونوں پاؤں کا درمیانی فاصلہ 4 یا 6 انگلیوں کے برابر ہونا چاہیے۔ اگر جسم بھاری ہے ایسے کھڑا ہونا مشکل ہو تو دونوں پاؤں کا درمیانی فاصلہ ایک بالشت کرلیں۔ اس سے زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔ اور یہ بھی خیال رکھیں۔ کہ جتنا فاصلہ پاؤں کے انگوٹھوں کے درمیان ہے۔ اتنا ہی ایڑیوں کے درمیان ہونا چاہیے۔ اس طرح دونوں پاؤں کا رخ بھی کعبہ کی سمت رہے گا۔ بعض اسلامی بھائی اس کا خیال نہیں رکھتے۔ یا تو درمیانی فاصلہ بہت زیادہ کرلیتے ہیں۔

marfat.com

حالانکہ اس طرح کھڑا ہونا ادب کے بھی خلاف لگتا ہے اور بعض اسلامی بھائی ایڑیوں کا درمیانی فاصلہ تو ٹھیک رکھتے ہیں۔مگر ان کے انگوٹھوں کا درمیانی فاصلہ اتنا بڑھا ہوا ہوتا ہے۔کہ پاؤں کا رخ بھی کعبہ سے ہٹ جاتا ہے۔

دوسری اہم بات یہ ہے کہ دوران نماز نگاہوں کی حفاظت کرنی چاہیے۔نماز کے دوران آنکھوں کو بند رکھنے سے اگر یکسوئی اور توجہ الی اللہ ہوتی ہے۔تو ایسی صورت میں آنکھیں بند کر کے نماز ادا کرنا افضل ہے۔اور اگر آنکھیں بند کرنے سے خطرہ لاحق ہوتا ہے جیسے کسی موذی جانور کا نکل آنا۔تو ایسی صورت میں آنکھیں کھول کر نماز ادا کرنا افضل ہوگا۔ویسے نماز کے دوران مسلسل آنکھیں بند نہ رکھے۔بعض اسلامی بھائی نماز کے دوران نگاہوں کو دائیں بائیں یا اوپر نیچے گھماتے رہتے ہیں۔ایسا کرنے سے انسان کی توجہ بٹتی ہے۔حالانکہ نماز میں توجہ الی اللہ ہونی چاہیے۔ایک حدیث مبارکہ میں ہے کہ جو بندہ دوران نماز آسمان کی طرف دیکھتا ہے۔اللہ عزوجل اس سے اس قدر ناراض ہوتا ہے۔کہ خطرہ ہے کہ کہیں اس کی بینائی نہ چھین لی جائے۔

لہٰذا جب قیام کی حالت میں ہوں تو نگاہ سجدہ گاہ کی طرف ہونی چاہیے۔اور جب رکوع کی حالت میں ہوں تو نگاہ دونوں پاؤں کے انگوٹھوں کی طرف ہونی چاہیے۔اور جب سجدے کی حالت میں ہوں تو نگاہ ناک کی جگہ پر ہونی چاہیے۔اور جب قعدہ میں بیٹھے ہوں تو نگاہ سینے پر یا جھولی میں ہونی چاہیے۔

حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ کی سوچ

کسی نے حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا۔حضرت صاحب ہمیں اس کی حکمت بتلائیں۔کہ سجدے کی حالت میں سجدہ گاہ اور رکوع میں پاؤں کے انگوٹھوں کی طرف اور سجدے میں ناک کی جگہ اور قعدے میں سینے پر نظر رکھنے میں کیا حکمت ہے؟ حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کیا پیارا جواب دیا۔آپ ؒ ارشاد فرمانے لگے کہ قیام کی حالت میں سجدہ گاہ کی جانب نظر اس لئے رکھیں کہ اپنے تن کو سمجھائے کہ اے

marfat.com

بندے تو نے عنقریب اس خاک میں دفن ہونا ہے۔اور پھر جب رکوع میں جائے تو نگاہ دونوں پاؤں کے انگوٹھوں پر اس لئے رکھے کہ جب بندے پر موت طاری ہونے لگتی ہے تو اس کی روح پاؤں کی طرف سے کھینچی جاتی ہے۔سب سے پہلے مرنے والے کے پاؤں ٹھنڈے ہوتے ہیں۔ بتلایا کہ رکوع کے درمیان اس کیفیت کو یاد رکھ۔کہ تیری روح بھی ایک دن قبض کی جائے گی۔

سجدے کی حالت میں ناک کی جگہ نگاہ رکھنے میں حکمت یہ بتلائی کہ اس ناک کی خاطر بندہ بہت کچھ کر گزرتا ہے۔اور چاہتا ہے کہ ناک رہ جائے چاہے باقی کچھ بھی نہ رہے۔تو بتلایا جارہا ہے کہ اے انسان تیری یہ ناک جس پہ تو مکھی نہیں بیٹھنے دیتا یہ ناک تو تیری خاک میں مل جانے والی ہے۔تجھے اپنی ناک کی نہیں بلکہ ایمان کی فکر ہونی چاہیے۔

جب قعدے میں بیٹھیں تو نظر سینے پر اس لئے رکھیں کہ جب انسان کی روح نکالی جاتی ہے تو آخر میں سینے پر آ کر اٹک جاتی ہے۔جس کی وجہ سے انسان کو بے حد تکلیف ہوتی ہے۔ بتلایا جارہا ہے کہ اے انسان تو اس منظر کو بھی یاد رکھ اور اس تکلیف سے بچنے کے لئے نیک اعمال کر اور گناہوں سے پرہیز کر۔

نبی ﷺ کو اپنے جیسا مت سمجھو

نماز کی حالت میں جو بندہ آسماں کی طرف نظر اٹھاتا ہے۔تو اللہ عزوجل اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔یہاں تک کہ اس کی بینائی سلب ہو جانے کا خطرہ ہے۔لیکن جب اس کے پیارے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے عین نماز کی حالت میں اپنا چہرہ مبارک آسماں کی طرف اٹھایا۔اللہ عزوجل نے وہ منظر قرآن مجید کا حصہ بنا دیا ارشاد رب العالمین عزوجل ہے

قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا ص فَوَلِّ

marfat.com

وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ط (البقرة: پارہ ۲)

ترجمہ کنزالایمان: ہم دیکھ رہے ہیں تمہارا بار بار آسماں کی طرف منہ کرنا تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے۔ ابھی اپنا منہ پھیر دو مسجد حرام کی طرف۔

محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ انور آسمان کی طرف اٹھا اللہ عزوجل نے قانون بدل دیا۔ بلکہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی کے مطابق قبلہ تبدیل کر دیا۔

سورج مغرب سے نکل آیا

اللہ عزوجل کا قانون ہے کہ وہ سورج کو مشرق سے نکالتا ہے۔ اور مغرب میں غروب کرتا ہے۔ لیکن جب حضرت مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کی نماز عصر قضا ہوگئی۔ تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں فوراً اللہ تعالیٰ نے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر قانون تبدیل فرما دیا۔ ڈوبا ہوا سورج واپس عصر کے مقام پر آیا۔ یعنی سورج مغرب سے طلوع ہوا۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز عصر ادا کی تو سورج پھر اپنے مقام پر پہنچ گیا۔ (المعجم الکبیر ج ۲۴ صفحہ ۱۴۴۔۱۴۵، شفاء شریف جلد ۱ صفحہ ۲۸۴)

تیری مرضی پا گیا سورج پھرا الٹے قدم
تیری انگلی اٹھ گئی مہ کا کلیجہ چر گیا

سورج الٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک
اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسول اللہ کی

اسی طرح اگر بندہ نماز ادا کر رہا ہے سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم جس کو بلائیں تو نماز چھوڑ کر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو جائے۔

نبی پاک صاحب لولاک سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم جو حکم ارشاد فرما دیں۔ اس کی تعمیل

marfat.com

کرے۔ پھر واپس آ کر وہیں سے نماز شروع کرے جہاں سے چھوڑ کر آیا تھا۔

قرآن مجید میں ارشاد رب العالمین ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا یُحْیِیْكُمْ

(الانفال:۲۴: پارہ نمبر 9)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو۔ جب رسول تمہیں اس چیز کے لئے بلائیں جو تمہیں زندگی دے۔

توجہ طلب:

قیام کی تعریف یہ ہے کہ اس حالت میں کھڑا ہونا کہ کمر بالکل سیدھی ہو اور قیام کی ادنیٰ حالت یہ ہے کہ ہاتھ چھوڑے جائیں تو گھٹنوں سے اوپر رہیں۔ یہ کمی کی جانب ہے۔ اور پورا قیام یہ ہے کہ سیدھا کھڑا ہو (درمختار مع ردالمحتار کتاب الصلوٰۃ باب صفۃ الصلوٰۃ ج ۲ ص ۱۴۳، بہار شریعت حصہ ۳ ص ۱۵۰۹) اگر کمر ہی جھکی ہوئی ہے۔ تو وہ معذوری ہے۔ ورنہ سیدھا کھڑا اس طرح ہو کہ ہاتھ چھوڑے جائیں تو گھٹنوں سے اوپر رہیں۔

عموماً دیکھا گیا ہے کہ اگر امام صاحب رکوع میں ہوں تو جماعت میں شامل ہونے کے لئے دوڑ لگا دیتے ہیں۔ مسجد میں دوڑنا ادب کے خلاف ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جھکتے جھکتے ہی اللہ اکبر کہتے ہیں۔ اور ساتھ ہی رکوع میں چلے جاتے ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس طرح نماز نہیں ہوگی۔ کیونکہ قیام نماز میں فرض ہے وہ تو ادا ہوا ہی نہیں۔ لہٰذا اگر رکعت چھوٹتی ہے۔ تو وہ بعد میں پڑھی جا سکتی ہے۔ اس لئے اللہ اکبر کہہ کر سیدھے کھڑے رہیں۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں جائیں۔ اگر آپ

marfat.com

نے امام صاحب کے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ کہنے سے پہلے ایک مرتبہ بھی تسبیح پڑھ لی یا ایک مرتبہ تسبیح پڑھنے کی مقدار جھکے رہے یا صرف امام کی کمر کے ساتھ آپ کی کمر رکوع میں مل گئی تو آپ کی وہ رکعت ہو جائے گی اور اگر ابھی آپ جھکے ہی نہیں کہ امام صاحب نے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ کہہ دیا اب آپ چاہے تین مرتبہ تسبیح کہہ لیں آپ کی وہ رکعت نہ ہوگی۔

قیام کی حالت میں قرأت کرنا

نماز میں تیسرا فرض قیام کی حالت میں قرآن پاک کی تلاوت کرنا ہے۔

جب ہم تکبیر کہہ لیتے ہیں ہاتھ باندھنے کے بعد ثناء پڑھی جاتی ہے۔ یہ سنت ہے کیونکہ یہ قرآن پاک کی آیت نہیں لہٰذا اس سے پہلے بسم اللہ شریف نہ پڑھی جائے۔ اور اگر امام صاحب رکوع میں ہیں تو تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد بغیر ثناء پڑھے رکوع میں چلے جائیں۔

امام کے پیچھے قرأۃ نہ کرو

قرآن مجید میں اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا

وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۲۰۴﴾

(الاعراف:۲۰۴ پارہ ۹)

ترجمہ کنز الایمان: اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو کہ تم پر رحم ہو۔

قرآن مجید میں واضح طور پر حکم ہے کہ جب قرآن پڑھا جائے اس کو غور سے سنو اور خاموش ہو جاؤ۔ امام کے پیچھے نماز شروع کی تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد ثناء شروع کی اگر اسی دوران امام نے قرأت شروع کر دی تو حکم یہ ہے کہ خاموش ہو جائے اور قرآن

marfat.com

پاک کی تلاوت سنے۔ اگر ثناء کو مکمل کرنا چاہتا ہے تو اس وقت مکمل کرے جس وقت امام قرأت میں وقفہ کرتا ہے۔ مثلاً امام نے پڑھا الحمدللہ رب العالمین پھر وقفہ کیا اس دوران پڑھ لے اگر ثناء پڑھنے کا موقع نہیں بھی ملتا تو نماز ہو جائے گی۔ مقصد یہ ہے کہ جب امام تلاوت شروع کر دے تو پیچھے مقتدی نہ ثنا پڑھے اور نہ تلاوت کرے بالکل خاموش رہے۔ اب اگر امام کے پیچھے قرأۃ کریں گے تو اللہ عزوجل کی نافرمانی ہو گی۔ اس لئے سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا امام کا قرآن پڑھنا ہی مقتدی کا قرآن پڑھنا ہے۔

لہٰذا جب ہم اکیلے نماز پڑھیں تو قرأت کے بغیر نماز نہیں ہو گی اور جب امام کے پیچھے نماز ادا کریں گے۔ تو چاہیے امام بلند آواز سے تلاوت کرے جیسے فجر، مغرب اور عشاء کی پہلی دو رکعت میں یا آہستہ تلاوت کرے جیسے ظہر، عصر میں اور مغرب عشاء کی تیسری اور چوتھی رکعت میں مقتدی کو امام کے پیچھے سورہ فاتحہ اور دوسری سورتیں نہیں پڑھنی۔ ہاں آخری قعدے میں رَبِّ اجْعَلْنِیْ بھی قرآن پاک کی آیت ہے مگر اس کو دعا کے طور پر پڑھا جاتا ہے۔

قیام کی حالت میں سورۃ فاتحہ مکمل پڑھنا واجب ہے۔ اور فرض کی پہلی دو رکعتوں اور سنت واجب اور نفل کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد قرآن پاک کی کم از کم چھوٹی تین آیات یا بڑی ایک آیت جو کہ چھوٹی تین کے برابر ہو پڑھنی واجب ہے۔ اگر چھوٹی ایک آیت کو تین مرتبہ دھرا لیا۔ تب بھی واجب ادا ہو جائے گا جبکہ قیام کی حالت میں مطلقاً قرآن پاک کی تلاوت کرنا فرض ہے۔ یعنی ایک آیت بھی پڑھ لے گا۔ تو فرض ادا ہو جائے گا۔ قرآن پاک کی تلاوت سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھنا سنت ہے۔ لہٰذا پہلی رکعت میں سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ پڑھنے کے بعد اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اور پھر بِسْمِ اللّٰہِ پڑھے۔ اور اس کے

marfat.com

بعد سورۃ فاتحہ شریف مکمل پڑھنی واجب ہے۔(بہارشریعت حصہ ۳ صفحہ ۵۱۸)

ترتیب سے قرآن پڑھو

اگر چار رکعت نماز کی نیت کی ہے۔یا دو کی تو اس دوران سورہ فاتحہ کے بعد جو قرآن پاک کی تلاوت کی جائے۔ان سورتوں کی ترتیب وہی رکھی جائے جو قرآن پاک میں درج ہے۔

بعض اسلامی بھائی پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص اور دوسری رکعت میں سورہ کوثر پڑھ لیتے ہیں۔جبکہ قرآن مجید میں سورہ کوثر پہلے آتی ہے اور سورہ اخلاص بعد میں لہٰذا پہلی رکعت میں سورہ الکوثر اور دوسری میں سورہ اخلاص پڑھنی چاہیے۔

اسی طرح اگر چار رکعت سنت ہے ان چار رکعتوں میں چار سورتیں پڑھی جائیں گی۔ان کی بھی ترتیب یہی ہونی چاہیے۔جس ترتیب سے قرآن مجید میں درج ہیں۔

اگر ترتیب غلط ہوگئی تو نماز تو ہو جائے گی البتہ اگر قصداً ایسا نہ کرے ورنہ گنہگار ہوگا۔

اسی طرح چھوٹی دو سورتوں کے درمیان ایک چھوٹی سورت نہیں بلکہ کم از کم دو چھوٹی سورتیں چھوڑنی چاہیں۔مثلاً اگر پہلی رکعت میں سورہ الفیل پڑھی تو دوسری رکعت میں یا تو سورہ قریش پڑھے یا پھر سورہ الکوثر یا اس کے بعد والی سورت تلاوت کرے سورہ ماعون نہ پڑھے۔

ہوشیار:

قراۃ کی تعریف یہ ہے کہ حروف کو مخارج سے ادا کرنا۔ظاہر ہے کہ جب حروف مخارج سے ادا ہوں گے تو ہماری زبان ہمارے ہونٹ حرکت میں آئیں گے تو وہ افراد جو نماز کے دوران منہ بالکل بند رکھتے ہیں صرف دل میں ہی پڑھتے ہیں ان کی قرأت

marfat.com

نہ ہوگی۔ اوراس طرح ان کی نماز بھی نہ ہوگی۔

بلکہ اکیلے میں نماز پڑھ رہا ہوتو اتنی آواز سے پڑھے کہ خود سن سکے دوسرے نہ سنیں تا کہ ان کی نماز میں خلل نہ آئے۔

سورہ فاتحہ کے بعد فرضوں کی پہلی دو رکعتوں میں اور واجب نفل اور سنتوں کی ہر رکعت میں سورت ملانا واجب ہے۔ اگر سورت ملانی بھول جائے تو سجدہ سہو واجب ہوگا ادا کرنے سے نماز ہو جائے گی۔ اور اگر فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورت ملالی ہوتو سجدہ سہو واجب نہ ہوگا نماز ہو جائے گی۔

یہ اس صورت میں ہے جب کہ پہلی دو رکعتوں میں سورت ملا چکا ہے۔ اور اگر پہلی دوسری رکعتوں میں سورت نہیں ملائی چاہے بھولے سے یا جان بوجھ کر تو ایسی صورت میں تیسری اور چوتھی رکعت میں جان بوجھ کر چھوڑنے سے نماز دوبارہ ادا کرنی ہوگی۔ جبکہ بھولے سے نہ پڑھنے پر سجدہ سہو واجب ہو۔ یادرکھیں فرضوں کی مطلقاً دو رکعتوں میں قرأت فرض ہے۔ جبکہ فرضوں کی پہلی دو رکعتوں میں واجب ہے۔

رکوع کرنا

اتنا جھکنا کہ دونوں ہاتھ گھٹنوں تک آجائیں۔ افضل یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں گھٹنے کو گھیرے سر کو پیٹھ کے برابر اس طرح کرے کہ کمر بالکل سیدھی ہو جائے۔ یہاں تک کہ اگر پانی کا پیالہ پشت پر رکھا جائے تو پانی گرنے نہ پائے۔

رکوع میں ایک مرتبہ تسبیح پڑھنے کی مقدار جھکے رہنا واجب ہے۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت صفحہ ۲۴۴) اگر کوئی اس سے کم مقدار جھکے گا تو واجب ادا نہ ہوگا۔ تین مرتبہ تسبیح کہنا سنت ہے۔ امام کے لئے مناسب ہے کہ تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ تسبیح پڑھے ایسا کرنا امام کے لئے مستحب ہے۔ اس سے زیادہ طول نہ دے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ مقتدیوں میں

marfat.com

کوئی مریض بھی ہو۔البتہ اکیلے نماز پڑھ رہا ہے تو جتنی مرتبہ چاہے تسبیح پڑھ لے اگر دس سے کم تعداد ہے تو طاق عدد رکھے اور اگر دس سے زیادہ ہو جائے تو طاق عدد میں پڑھنا ضروری نہیں۔البتہ افضل ہے کہ طاق ہی ہو۔

اگر نماز میں رکوع رہ گیا تو نماز بالکل نہیں ہوگی کیونکہ یہ فرض ہے۔اور اگر ایک رکعت میں دو رکوع کئے تو تکرار فرض ہو گیا۔یعنی ایک فرض دو مرتبہ ادا ہو گیا۔اس صورت میں بھی سجدہ سہو کرے گا۔تو نماز ہو جائے گی۔(جبکہ قصداً نہ ہو)

تعدیل ارکان

ارکان نماز میں وقفہ کرنا۔یعنی ہر رکن کو ٹھہر ٹھہر کر اچھی طرح ادا کرنا۔عموماً دیکھا گیا ہے کہ رکوع سے جب اٹھتے ہیں تو کمر سیدھی نہیں کرتے۔اسی طرح دونوں سجدوں کے درمیان بھی کمر کو سیدھا نہیں کرتے۔سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ نے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کو اس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا نماز پڑھو تمہاری نماز نہیں ہوئی۔انہوں نے دوبارہ نماز پڑھی پھر سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ نماز پڑھو تمہاری نماز نہیں ہوئی۔انہوں نے پھر تیسری مرتبہ پڑھی پیارے آقا ﷺ نے پھر ارشاد فرمایا نماز پڑھو تمہاری نماز نہیں ہوئی۔آخر وہ صحابی رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالت میں عرض کرنے لگے۔یارسول اللہ ﷺ آپ خود ہی ارشاد فرمادیں کہ نماز کیوں نہیں قبول ہو رہی ہے۔تو پیارے آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تو تعدیل ارکان کا خیال نہیں رکھتا۔امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تعدیل ارکان فرض ہیں۔لیکن امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تعدیل ارکان واجب ہیں۔(بہار شریعت جلد نمبر ۱ ص ۵۱۸)

لہٰذا جب نماز ادا کریں تو ان کا خاص خیال رکھیں۔کہ رکوع سے جب اٹھیں تو سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے ہوئے اٹھیں۔اور رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کھڑے

marfat.com

کھڑے کہیں۔اس طرح کہ بغیر تکلیف کے اصل حالت میں کھڑے ہو جائیں۔ اور پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں جائیں۔اسی طرح دونوں سجدوں کے درمیان کمر بالکل سیدھی اصل حالت پر ہونی چاہیے۔اور کم از کم ایک مرتبہ تسبیح کہنے کی مقدار رکے رہیں۔

دونوں سجدے فرض ہیں

دونوں سجدوں میں سے اگر ایک سجدہ بھی رہ گیا تو نماز نہیں ہوگی۔(درمختار ورد المختار ج ۲ صفحہ ۱۶۷، فتاویٰ رضویہ قدیم جلد نمبر ۳ صفحہ ۵۷) ہاں اگر دو کی بجائے تین سجدے کر لئے بھولے سے تو فرض کی تکرار ہوگئی تو تکرار فرض پر سجدہ سہو واجب ہوگا۔ سجدہ سہو کرنے سے نماز ہو جائے گی۔(بہار شریعت مکتبۃ المدینہ ج ۱ ص ۵۲۰ درمختار ج ۲ ص ۲۰۱) سجدہ میں ایک تسبیح کی مقدار ٹھہرنا فرض ہے۔ تین مرتبہ تسبیح کہنا سنت ہے۔اس سے زائد مرتبہ کہنا مستحب ہے۔(ملفوظات اعلیٰ حضرت ص ۶۴، بہار شریعت ج ۱ صفحہ ۵۱۳)

پانچ واجبات

سجدے میں پانچ واجبات ہیں۔ 1-دونوں پاؤں کی چھ انگلیوں کا پیٹ لگنا۔ دسوں انگلیوں کا پیٹ لگنا سنت ہے۔2-دونوں گھٹنوں کا لگنا 3-دونوں ہاتھوں کا لگنا 4-ناک کی سخت ہڈی کا لگنا 5-پیشانی کا لگنا۔

عموماً دیکھا گیا ہے کہ سجدے میں جاتے ہیں تو پیچھے سے پاؤں کی انگلیوں کو اٹھا لیتے ہیں۔اس طرح سجدے کی حالت میں ناک اٹھائے رکھتے ہیں۔انگلیوں کا پیٹ لگانے سے مراد ہے کہ انگلیوں کا اندرونی حصہ زمین پر لگے۔اور یہ جب ہی ممکن ہوگا۔

marfat.com

کہ جب پاؤں پر وزن ڈالا جائے۔اس طرح کہ انگلیاں مڑ کر قبلہ رخ ہو جائیں۔اسی طرح ناک پر تھوڑا سا وزن ڈال کر اس کی ہڈی لگے نہ کہ کھال۔

بلکہ سجدہ کرنے کا طریقہ اس طرح ہو کہ دونوں پاؤں کی دسوں انگلیوں کا پیٹ لگا ہو۔گھٹنے، ہاتھ، ناک اور پیشانی ایک ساتھ لگے رہیں۔عورتیں سمٹ کر سجدہ کریں۔ اپنے پیٹ کو ران سے جدا نہ ہونے دیں۔ اور مرد جتنا کھل کر سجدہ کریں بہتر ہوگا۔ کہنیوں کو نہ زمین پر بچھائیں نہ جسم کے کسی حصے سے چھوئے اور نہ ہی اتنی کشادہ ہوں کہ ساتھیوں کو تکلیف ہو اور اس طرح تو ہمارے ہاتھوں کی انگلیوں کا رخ بھی قبلہ سے پھر جائے گا۔

غور کا مقام

تمام مسالک کے علماء کا اس بات پر اتفاق ہے۔ کہ سجدے میں پانچ واجبات ہوتے ہیں۔اگر ایک واجب بھی رہ جائے تو سجدہ نہیں ہوگا۔افسوس صد افسوس کہ جب کسی مزار شریف پر حاضری دی جائے۔ چوکھٹ کو بوسہ دیں تو شور مچ جاتا ہے۔کہ سجدہ ہو گیا ادھر ایک واجب رہ جائے کہتے ہیں سجدہ نہیں ہوا۔ یہاں ایک واجب بھی ادا نہیں ہوتا تو شور مچ جاتا ہے سجدہ ہو گیا۔حالانکہ حجر اسود کو بھی تو بوسہ دیا جاتا ہے۔ بلکہ حدیث مبارکہ میں ہے کہ جس نے اپنی ماں کے قدم چومے ایسا ہے کہ جیسا اس نے کعبہ کی چوکھٹ کو بوسہ دیا۔ظاہر بات ہے کہ ماں کے قدم جھک کر ہی چومے جائیں گے۔اس کے علاوہ نہ جانے کن کن چیزوں کو چوما جاتا ہے۔اس وقت شاید سجدہ یاد نہیں آتا۔البتہ علماء کرام فرماتے ہیں کہ مزارات مقدسہ پر حاضری کے وقت ایسی صورت نہ بنائی جائے کہ سجدہ معلوم ہو۔تا کہ اعتراض کا موقع ہی نہ ملے نہ ہی اہلسنت کی بدنامی ہو۔

ہم آہ بھی کر دیں تو ہو جاتے ہیں بدنام   وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

marfat.com

دوسری رکعت میں جب کھڑے ہوں تو بسم اللہ سے شروع کریں۔ پھر سورۃ فاتحہ اور کوئی سورت ملائیں۔ اسی طرح رکوع کریں اور پھر دو سجدے کریں

درمیانی قعدہ

اگر تین یا چار رکعت کی نیت کی ہو تو دو رکعت کے بعد قعدہ میں بیٹھنا درمیانی قعدہ کہلاتا ہے۔ اور یہ نماز میں واجب ہے۔ اگر بیٹھنا بھول گئے تو اگر بیٹھنے کے قریب تھے یاد آ گیا بیٹھ جائیں اور اگر کھڑے ہونے کے قریب تھے یا کھڑے ہو گئے۔ تو واپس نہ لوٹیں اس لئے کہ درمیانی قعدہ واجب ہے۔ اور قیام فرض۔ جب فرض اور واجب اکٹھے ہو جائیں تو واجب چھوڑ کر فرض ادا کرنا چاہیئے۔

انگلی اٹھانا

قعدہ میں اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ پر شہادت کی انگلی کھڑی کی جاتی ہے۔ اور اِلَّا اللّٰہِ پر نیچے کر لی جاتی ہے۔ انگلی کھڑی کرنے کا طریقہ اس طرح ہونا چاہیے کہ مٹھی کو اس طرح بند کیا جائے۔ کہ دائیں ہاتھ کی درمیانی انگلی کا سرا انگوٹھے کی جڑ سے ملے۔ پھر شہادت کی انگلی اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ پر کھڑی کرے اور اِلَّا اللّٰہَ پر گرا دے پھر ہاتھ سیدھا کرے۔ (فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۳ صفحہ ۴۸)

انگلی کھڑی کرنے کی حکمت علماء کرام نے یہ بتلائی کہ جب بندہ لَآ اِلٰہَ کہتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ کوئی معبود نہیں۔ یعنی سب معبودوں کی نفی کر دی اور یہ کلمہ کفر ہے۔ شیطان چاہتا ہے کہ اس حالت میں بندے کو موت آ جائے۔ تا کہ اس کا خاتمہ کفر پر ہو۔ اب شہادت کی انگلی کھڑی کی جاتی ہے۔ کہ اگر اس حالت میں موت آ بھی جائے۔ تو شہادت کی انگلی اس بات کی گواہی دے گی کہ ابھی اس کی بات مکمل نہیں ہوئی تھی۔ یہ آگے کچھ کہنا چاہتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ جب ہم اِلَّا اللّٰہِ کہہ لیتے ہیں تو انگلی کو نیچے

marfat.com

کر لیتے ہیں کہ ہماری بات مکمل ہو چکی ہے۔ یعنی پہلے ہم نے اقرار کیا کہ کوئی اِلٰہ نہیں پھر کہا سوائے اللہ عزوجل کے۔

درمیانی قعدہ عبدہٗ ورسولہ تک پڑھا جاتا ہے۔ اگر بھولے سے درود پاک پڑھ لیا یاد آ جائے کھڑے ہو جائیں۔ اس صورت میں واجب میں تاخیر ہوگئی۔ تو تاخیر واجب پر سجدہ سہو واجب ہوگا۔

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بے خیالی میں

امام اعظم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ درمیانی قعدے میں اگر بھولے سے درود پاک شروع کر دیا اگر اَللّٰھُمَّ پڑھا یاد آ گیا۔ کھڑا ہو جائے کوئی سجدہ سہو نہیں اگر اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی تک پڑھا یاد آ گیا کھڑا ہو جائے کوئی سجدہ سہو نہیں نماز ہو جائے گی۔ اور اگر کسی نے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ تک یا اس سے زائد پڑھ لیا تو سجدہ سہو واجب ہوگا۔ اس لئے کہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی تک پڑھنے سے سجدہ سہو واجب نہ ہوگا۔ اور جب اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ پڑھا تو کہ اے اللہ درود بھیج اور پر محمد کے تو تیسری رکعت کے قیام میں تاخیر اصل ہوگئی وجہ یہ ہے کہ یہاں پر تاخیر کی مقدار پوری ہوگئی۔ اب سجدہ سہو واجب ہو گیا۔

ایک مرتبہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے ابوحنیفہ تم نے میرے نام پر سجدہ سہو کیوں واجب کیا۔ عرض کرنے لگے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان جائیں۔ سجدہ سہو اس لئے واجب کیا کہ اس نے بے خیالی میں آپ کا نام کیوں لیا۔ (بہار شریعت ج ا ص ۱۳ ۷ درمختار جلد ۲ صفحہ ۶۵۷)

سنت غیر مؤکدہ

ایسی سنت جس کی تاکید نہ کی گئی ہو جس طرح عصر کی پہلی چار رکعت سنتیں اور عشاء کی

marfat.com

پہلی چار سنتیں یہ غیر مؤکدہ ہیں۔ان کی ادائیگی نوافل کی طرح ہے۔جس طرح چار نفل ایک سلام سے پڑھے جاتے ہیں۔سنت غیر مؤکدہ بھی اسی طرح ادا کی جاتی ہیں۔

ان میں درمیانی قعدہ میں التحیات کے ساتھ درود پاک اور دعا بھی پڑھی جاتی ہے۔اور تیسری رکعت میں کھڑے ہوں تو سُبْحَانَکَ اللّٰہُ سے رکعت شروع کی جاتی ہے۔اگر بھولے سے درمیانی قعدے میں درود پاک اور دعا پڑھنا بھول گئے اور تیسری میں سبحانک اللہ بھی پڑھنا بھول گیا تو کوئی سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا۔نماز ہو جائے گی۔اس لئے کہ درود پاک اور دعا اور ثناء پڑھنا سنت ہے۔اور ترک سنت پر سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا۔

دن میں چار رکعت نفل ایک سلام سے ادا کر سکتے ہیں۔طریقہ ان کا ایک جیسا ہی ہوگا۔کہ ہر دو رکعت کے بعد التحیات کے ساتھ درود پاک اور دعا پڑھیں گے۔اور اگلی رکعت ثناء سے شروع کی جائے گی۔بالکل اسی طرح جیسے دو دو رکعت پڑھتے ہیں فرق صرف یہ ہے کہ نیت ایک مرتبہ کریں گے اور سلام ایک مرتبہ پھیریں گے۔جبکہ رات میں آٹھ رکعت نفل تک ایک سلام سے پڑھ سکتے ہیں۔طریقہ وہی ہوگا جیسے چار رکعت نفل ایک سلام سے ادا کئے جاتے ہیں۔

فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھنا سنت ہے۔یہ واجب نہیں اگر جلدی ہو یا کوئی مجبوری ہو تو تین مرتبہ سبحان اللہ پڑھ کر رکوع میں چلے جائیں آپ کی رکعت ادا ہو جائے گی۔

دعائے قنوت

وتروں کی تیسری رکعت سورہ فاتحہ اور سورت ملانے کے بعد اللہ اکبر کہہ کر کانوں تک ہاتھ اٹھاتے ہیں۔پھر ہاتھ باندھ کر دعا پڑھی جاتی ہے۔یہ نماز میں

marfat.com

واجب ہے۔اگر بھول جائیں تو سجدہ سہو کرنے سے نماز ادا ہو جائے گی۔

قنوت کا مطلب بھی دعا ہی ہوتا ہے۔بہر حال مشہور ہے۔اس لئے دعائے قنوت یاد کرنی چاہیے۔اگر دعائے قنوت یاد نہ ہو تو کوئی بھی دعا پڑھ لی جائے۔چاہیے رب اجعلنی یا ربنا اتنا فی الدنیا......بعض حضرات دعائے قنوت کی جگہ سورہ اخلاص تین مرتبہ پڑھ لیتے ہیں۔ جبکہ افضل دعا پڑھنا ہے۔اس لئے کوئی بھی دعا پڑھیں گے واجب ادا ہو جائے گا

اگر دعائے قنوت پڑھنے کی بجائے اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں چلے گئے تو اب واپس نہ آئیں آخر میں سجدہ سہو کرلیں تو نماز ہو جائے گی۔اس لئے کہ دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے۔اور رکوع نماز میں فرض ہے۔تو فرض کو چھوڑ کر واجب کی طرف واپس آنا درست نہیں۔

قعدہ اخیرہ

اگر آپ نے دو رکعت کی نیت کی تو دو رکعت کے بعد اور اگر تین رکعت کی نیت کی تو تین رکعت کے بعد اور اگر چار رکعت کی نیت کی تو چار رکعت کے بعد قعدہ اخیرہ کہلائے گا۔اور یہ نماز میں فرض ہے۔

اگر قعدہ اخیرہ میں بیٹھنے کی بجائے کھڑا ہو گیا۔ تو اس کا کھڑا ہونا نفل ہو گا۔ لہٰذا فرض چھوڑ کر نفل کی طرف آیا ہے۔ جب بھی یاد آئے واپس آ جائے۔ یہاں تک کہ اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کرلیا تو فرض باطل ہو جائیں گے اگر چہ ایک ہی کیا ہو۔بعض افراد کے نزدیک اگر ایک رکعت زیادہ پڑھ لی تو ایک رکعت اور ملائے تو دو رکعت زائد نفل ہو جائیں گے۔ تو یہ اس صورت میں ہے کہ جب قعدہ اخیرہ میں بیٹھ گیا۔ پھر عبدہٗ و رسولہ تک پڑھ کر غلطی سے اگلی رکعت میں کھڑا ہو گیا۔اب فرض تو ادا ہو گیا۔ اگر ایک رکعت نفل ادا کرلی تو اب دوسری رکعت بھی ملا لے۔ تاکہ زائدہ دو رکعت نفل ہو جائیں گے۔لیکن یہ معاملہ فجر،ظہر،عصر اور عشاء میں تو ہو سکتا ہے۔لیکن مغرب اور

marfat.com

وتروں میں نہیں کیونکہ پانچ رکعت کوئی نماز نہیں۔

سجدہ سہو کا طریقہ

ترک واجب۔تکرار واجب یا تکرار فرض یا تاخیر فرض پر سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے۔اس کے ادا کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ قعدہ اخیرہ میں عبدہ ورسولہ تک پڑھ کر دائیں طرف سلام پھیریں پھر دو سجدے کریں۔پھر قعدے میں بیٹھ کر التحیات درود پاک اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دیں۔اگر عبدہٗ ورسولہ تک پڑھا۔سجدہ سہو کرنا بھول گیا۔تو آخری سلام پھیرنے سے پہلے پہلے سجدہ سہو کرلے پھر دوبارہ التحیات درود پاک اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے۔(بہار شریعت جلد نمبر ا صفحہ ۷۰۸)

سجدہ سہو رہ جائے تو

اگر اکیلے نماز پڑھ رہا ہے تو سجدہ سہو کرنا بھول گیا ہے۔اگر کوئی عمل جو نماز کو توڑ دیتا ہے نہ کیا ہو تو سجدہ سہو کرلے اور اگر ایسا عمل کر چکا ہے جس کے کرنے سے نماز سے باہر آجاتا ہے تو نماز دوبارہ دہرائے۔اب دوبارہ نماز پڑھ لے۔اور اگر نماز با جماعت پڑھ رہے ہیں۔امام سے اگر بھول ہوگئی اور سجدہ سہو کرنا بھی بھول گیا تو اب دوبارہ نماز ادا کی جائے گی۔(بہار شریعت جلد نمبر ا صفحہ ۷۰۸)اگر منافی الصلوٰۃ (ایسا عمل جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے) کے پائے جانے سے پہلے یاد آجائے تو سجدہ سہو کرلے نماز ہو جائے گی۔اور اگر منافی الصلوٰۃ پایا گیا تو اس صورت میں فرض تو ادا ہو چکے ہیں لیکن واجب کی ادائیگی کیلئے نماز دہرائی جائے گی۔۔لہٰذا بعد میں شامل ہونے والے مقتدی کی نماز اب اس جماعت کے ساتھ نہیں ہوگی۔کیونکہ نیا آنے والا فرض ادا کرنا چاہتا ہے۔اور جو جماعت کھڑی ہے۔ان کے فرض تو ادا ہو چکے اب واجب کی ادائیگی کے لئے نماز دہرائی جا رہی ہے۔اس لئے کوشش کریں کہ دروازے بند کرکے نماز ادا کی جائے۔تاکہ کوئی نیا آنے والا شامل نہ ہو سکے۔اور اگر شامل ہو بھی گیا تو بعد میں اعلان کر دیا جائے۔کہ وہ اپنی نماز دوبارہ پڑھے۔

marfat.com

امام کے پیچھے نمازادا کرتے ہوئے اگر مقتدی درود پاک پڑھ رہا تھا۔ امام صاحب سلام پھیر دیتے ہیں اسی صورت میں مقتدی کو چاہیے کہ امام کے ساتھ سلام پھیر دے اس لئے کہ درود پاک اوردعا پڑھنا سنت ہے۔ اورامام کی اتباع واجب ہے۔ یہ اس صورت میں ہے کہ جبکہ مقتدی پہلی رکعت سے ہی امام کے ساتھ شامل ہو۔ اوراگر بعد میں شامل ہوا تو جتنی رکعتیں رہتی ہیں۔ عبدہ ورسولہ تک پڑھ کر خاموش ہو جائے۔ اور جب امام سلام پھیرے تو یہ کھڑا ہو کر بقیہ رکعتیں ادا کرے۔

خروج بصنعہٖ

ارادۃً نماز سے باہر آنا۔ یہ آخری فرض ہے۔ جب نماز ہو جائے تو ارادۃً نماز سے باہر آ جائے۔ اگر بغیر ارادے کر اٹھ کر چل دیا تو اس کی نماز نہ ہوگی۔ نماز سے باہر آنے کے لئے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے الفاظ ادا کئے جاتے ہیں۔ یہ سنت ہے۔ (بہار شریعت ج ا صفحہ ۵۱۶)

نسخہ کیمیاء

اگر یہ کتاب آپ کو پسند آئی ہو تو اس کو عام کرنے کے لئے بلکہ اپنے مرحومین کے ایصال ثواب کی نیت سے زیادہ تعداد میں لے کر تقسیم کریں۔ آپ کی دی ہوئی کتاب سے اگر ایک بندہ بھی نمازی بن گیا تو یہ آپ کے لئے صدقہ جاریہ ہو جائے گا۔ عین ممکن ہے کہ آپ کے لئے جنت میں جانے کا یہی سبب بن جائے۔ اگر آپ اپنی دوکان کی مشہوری چاہتے ہیں تو ہم اس سلسلے میں آپ سے تعاون کے لئے تیار ہیں۔ آپ کا نام اور ایڈریس پرنٹ کروا کر اس کتاب میں شامل کر دیں گے۔

برائے رابطہ: ابوالمدنی حافظ حفیظ الرحمن قادری

0321/0300-9461943, 0321-9226463

marfat.com

نفل نماز کا بیان

اگر بندے کے فرائض وواجبات پورے ہو جائیں تو نفلی عبادت بہت فائدہ پہنچاتی ہے۔یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا میرا بندہ نفلی عبادت سے میرا قرب حاصل کرلیتا ہے۔اس لئے ہمیں چاہیئے کہ نوافل کی کثرت کریں۔(صحیح بخاری ج۴ص ۲۴۸)

چند ایک نوافل اوران کے فضائل ذکر کردیئے جاتے ہیں تاکہ بندے کے دل میں ذوق وشوق پیدا ہو تو عبادت کرنا آسان ہو جائے گا۔

1-تحیة الوضوء

وضو کرنے کے بعد اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نفل اعضاء وضو خشک ہونے سے پہلے ادا کریں۔یہ تحیۃ الوضو کہلاتے ہیں۔(بہار شریعت ج۱ صفحہ ۶۷۵) حدیث مبارکہ میں ہے کہ نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے بلال رضی اللہ عنہ معراج شریف کی رات تیرے قدموں کی آہٹ میں نے جنت میں سنی ہے۔تجھے یہ مرتبہ کس عمل کی وجہ سے ملا۔عرض کرنے لگے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے جو کچھ ملا آپ کے صدقے ملا باقی میں جب وضو کرلیتا ہوں تو دو رکعت تحیۃ الوضو پڑھ لیتا ہوں۔
(صحیح ابن خزیمہ ج ۲ صفحہ ۲۱۳)

اچھی طرح وضو کرنے کے بعد جو شخص دو رکعت نفل ادا کرے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس شخص کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔(الترمذی ج ۱ صفحہ ۳۶۵)

تحیة المسجد

حدیث مبارکہ میں ہے کہ نبی پاک صاحب لولاک سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نفل ادا کرلیا کرو۔یہ

marfat.com

مسجد کا حق ہے۔اس کو تحیۃ المسجد کہتے ہیں یادرکھیں کہ مکروہ وقت نہیں ہونا چاہیے۔(رد المختار ج ۲ صفحہ ۵۵۵)

صلوٰۃ الحاجات

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نابینا شخص نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ میری بینائی واپس لوٹا دے۔تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کیا میں تیرے لئے دعا کروں؟ اس نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بصارت کا چلا جانا مجھ پر بہت شاق گزرتا ہے۔آپ نے فرمایا کہ جاؤ وضو کرو اور پھر دو رکعتیں ادا کرو۔اس کے بعد یہ دعا مانگو

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَةِ یَامُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ اِلٰی رَبِّیْ بِكَ اَنْ یَّكْشِفَ لِیْ عَنْ بَصَرِیْ اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِیْ وَشَفِّعْنِیْ فِیْ نَفْسِیْ۔

ترجمہ:اے اللہ عزوجل میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے متوجہ ہوتا ہوں جو رحمت والے نبی ہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب عزوجل کی بارگاہ میں عرض کرتا ہوں کہ وہ میری بینائی سے پردہ ہٹا دے یا اللہ عزوجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش میرے حق میں قبول فرما اور میری مراد پوری فرما۔

راوی فرماتے ہیں کہ جب وہ شخص وہاں سے ہٹا تو اللہ عزوجل نے اس کی بینائی واپس لوٹا دی۔(الترغیب والترہیب جلد ۱ صفحہ ۲۷۲)

marfat.com

نماز اشراق

نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز فجر با جماعت ادا کرے اور پھر عبادت میں مشغول رہے یہاں تک کہ سورج اچھی طرح نکل آئے۔(طلوع آفتاب سے 20 منٹ بعد) پھر دو رکعت نفل ادا کرے اللہ عزوجل اس کو پورے ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب عطا فرمائے گا۔(ترمذی ج۲ص۱۰۰)اس کی کم سے کم دو رکعتیں اور زیادہ سے زیادہ چار رکعتیں ہیں۔

نماز چاشت

بندے کے جسم میں کل 360 جوڑ ہیں۔ ہر جوڑ کے لئے صدقہ ہے۔ جو چاشت کی دو رکعت نفل ادا کرتا ہے۔اس کی برکت سے ہر جوڑ کی طرف سے صدقہ ادا ہو جاتا ہے۔اگر کوئی چاشت کی بارہ رکعت نفل ادا کرتا ہے۔تو اللہ عزوجل اس کے لئے جنت۔ میں سونے کا ایک محل بنا دیتا ہے۔ چاشت کا وقت دوپہر کا زوال شروع ہونے سے پہلے تک ہے۔(جامع الترمذی جلد۲ صفحہ ۱۷)اس کی کم سے کم دو اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت نفل ہیں۔

نماز اوابین

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیارے آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص نماز مغرب کے بعد چھ رکعت اس طرح ادا کرے کہ ان کے درمیان کوئی بری بات نہ کہے تو یہ چھ رکعتیں بارہ سال کی عبادت کے برابر ہوں گی۔اس کو نماز اوابین کہتے ہیں۔(سنن ابن ماجہ جلد دوئم صفحہ ۴۵)

نماز تہجد

نماز عشاء پڑھ کر سو جائے اور اٹھ کر کم از کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ بارہ

marfat.com

رکعت نفل ادا کرے۔ یہ نماز تہجد کہلاتی ہے۔ایک حدیث مبارکہ میں اس کی بہت فضیلت آئی ہے۔ یہاں تک کہ یہ نماز نبی پاک ﷺ پر فرض تھی۔اور امت کے لئے نفل ہے۔ حدیث مبارکہ میں ہے کہ پچھلی رات اللہ عزوجل اپنی رحمت سے آسمان دنیا کی طرف توجہ فرماتا ہے۔ اور فرماتا ہے کہ ہے کوئی مجھ سے مانگنے والا میں اس کو عطا فرماؤں۔

اس کو یوں سمجھیں کہ کہ جیسے ایک فقیر صدا لگاتا ہے کہ مجھے اللہ عزوجل کے نام پر کچھ دو۔اب غنی کی مرضی ہے۔دے یا نہ دے اور اگر غنی ہی صدا لگائے کہ ہے تو کوئی مجھ سے مانگنے والا تو فقیروں کی موج ہو جائے گی۔تو رات کے پچھلے پہر اللہ عزوجل کی رحمت سے صدائیں آتی ہیں۔کہ ہے کوئی مجھ سے مانگنے والا میں اس کی حاجت پوری کردوں۔فرض نمازوں کے بعد سب سے فضیلت والی نفلی نماز نماز تہجد ہے۔

صلوٰۃ التسبیح

نبی پاک ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا جو شخص روزانہ یا ہفتے میں ایک بار یا مہینے میں ایک بار یا سال میں ایک بار یا زندگی میں ہی ایک بار یہ نماز ادا کرے گا تو اللہ عزوجل اس کی بخشش فرمادے گا۔چاہیے اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

اس نماز کی چار رکعت ہیں ہر رکعت میں ۷۵ مرتبہ تسبیح پڑھی جاتی ہے۔تسبیح مندرجہ ذیل ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ وَلَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

اس طرح چاروں رکعتوں میں 300 مرتبہ پڑھی جاتی ہے۔

15 مرتبہ قرأت کرنے سے پہلے 10 مرتبہ رکوع میں جانے سے پہلے دس مرتبہ رکوع میں دس مرتبہ رکوع سے اٹھ کر قومہ میں اور دس مرتبہ سجدے میں دس مرتبہ سجدے سے اٹھ کر جلسہ میں اور دس مرتبہ دوسرے سجدے میں اس طرح ایک رکعت 75 مرتبہ

marfat.com

اور چار رکعتوں میں 300 مرتبہ تسبیح پڑھی جائے گی۔ اگر کہیں بھول جائے تو دوسری جگہ ڈبل پڑھ لے۔

مثلاً اگر رکوع میں تسبیح پڑھنا بھول گیا تو رکوع سے اٹھ کر 20 مرتبہ پڑھ لے۔

اللہ عزوجل اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقے ہمیں نماز کی پابندی اور نوافل کی کثرت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (بہار شریعت جلد ا صفحہ ۲۸۳)

1- جب میری امت میں بے حیائی سرعام ہوگی تو اللہ عزوجل ان کو ایسی بیماریوں میں مبتلاء فرمائے گا جسکے نام اور تذکرے پہلے لوگوں نے نہ سنے ہوں گے۔

2- جب میرے امتی اسلام کو چھوڑ کر کوئی اور نظام حکومت اپنالیں گے تو ان کے ملک میں خانہ جنگی شروع ہوجائے گی۔

3- جب میرے امتی ناپ تول میں کمی کریں گے تو ان پر قحط مسلط کردیا جائے گا۔

4- جب میرے امتی زکوٰۃ دینا بند کردیں گے۔ تو اللہ عزوجل ان پر باران رحمت نازل فرمانا بند کردے گا۔ اگر اللہ عزوجل کے پیش نظر چوپائے بہائم نہ ہوتے تو ایک قطرہ بھی ان پر نہ برساتا۔ جو مال میں سے زکوٰۃ ادا نہیں کرتے۔

5- جب میرے امتی وعدہ خلافی شروع کردیں گے تو غیر مسلم حکمران ان پر مسلط کردیئے جائیں گے۔

پیارے اسلامی بھائیو! مندرجہ بالا احادیث مبارکہ پر غوروفکر کریں۔ اور اپنی اور ساری دنیا کی اصلاح کی کوشش کریں اپنی اصلاح کے لئے امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کے عطا کردہ 72 مدنی انعامات پر عمل کریں۔ اور ساری دنیا کی اصلاح کی کوشش کے لئے مدنی قافلوں میں سفر کریں۔

marfat.com

خطبہ جمعہ

خطبہ اولیٰ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ اَمَّابَعْدُ فَاَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط یٰٓاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓااِذَانُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْااِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوْاالْبَیْعِ ذَالِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ فَاِذَاقُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْافِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْامِنْ فَضْلِ اللّٰہِ وَاذْکُرُوااللّٰہَ کَثِیْرًالَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ٥ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ ط اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُبِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ط بَارَکَ اللّٰہُ لَنَاوَلَکُمْ فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَنَفَعْنَاوَاِیَّاکُمْ بِالْاٰیَاتِ وَالذِّکْرِ الْحَکِیْمِ اِنَّہٗ تَعَالٰی مَلِکٌ کَرِیْمٌ جَوَّادٌ بَرٌّرَّؤُفٌ الرَّحِیْمِ ٥ط

خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِاَنْفُسِنَاوَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَامَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَامُضِلَّ لَہٗ

marfat.com

وَمَنْ یُّضْلِلْهُ فَلَاهَادِیَ لَہٗ ط وَنَشْهَدُاَنْ لَّااِلٰـهَ اِلَّااللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْكَ لَہٗ

وَنَشْهَدُاَنَّ سَیِّدَنَاوَمَوْلٰنَامُحَمَّدًاعَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ اَرْسَلَهٗ ط

صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اَبَدًا ط

خُصُوْصًاعَلٰی اَفْضَلِ النَّاسِ بَعْدَ الْاَنْبِیَاءِ بِالتَّحْقِیْقِ سَیِّدِنَااَبِیْ بَكْرِنِ الصِّدِّیْقِ

وَعَلٰی اَعْدَلِ الْاَصْحَابِ مُزَیِّنِ الْمِنْبَرِ وَالْمِحْرَابِ سَیِّدِنَاعُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ

وَعَلٰی جَامِعِ الْقُرْاٰنَ كَامِلِ الْحَیَآءِ وَالْاِیْمَانِ سَیِّدِنَاعُثْمَانَ بْنِ الْعَفَّانَ وَعَلٰی

اَسَدِاللّٰهِ الْغَالِبِ الْمَشَارِقِ وَالْمُغَارِبِ سَیِّدِنَاوَمَوْلٰنَاعَلِیِّ اِبْنِ اَبِیْ طَالِبِ وَعَلٰی

الْحَسَنَیْنِ الْكَرِیْمَیْنِ وَعَلٰی سَیِّدَةِ النِّسَآءِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ وَعَلٰی عَمَّیْهِ

الْمُكَرَّمَیْنِ الْحَمْزَةِ وَالْعَبَّاسِ وَعَلٰی كُلِّ مَنِ اخْتَارَهُ اللّٰهُ بِصُحْبَةِ نَبِیِّهِمْ

بِالْاِیْمَانِ وَعَلَیْنَامَعَهُمْ یَااَهْلُ التَّقْوٰی وَاَهْلَ الْمَغْفِرَةِ ط عِبَادَاللّٰهِ رَحِمَكُمُ

اللّٰهُ ط اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُبِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ

وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْیِ ط یَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ط وَلَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰی اَعْلٰی

وَاَوْلٰی وَاَجَلُّ وَاَعَزُّ وَاَتَمُّ وَاَهَمُّ وَاَعْظَمُ وَاَكْبَرُ ط

☆☆☆

marfat.com

خطبہ عید الفطر

خطبہ اولیٰ

اول ۹ مرتبہ تکبیر تشریق پڑھے

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِہِ الْکِتَابَ وَلَمْ یَجْعَلْ لَّہٗ عِوَجًا ط وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ خَیْرُ الْوَرٰی ط اَمَّابَعْدُ فَقَدْ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْھُدٰی وَالْفُرْقَانِ ط فَمَنْ شَھِدَ مِنْکُمُ الشَّھْرَ فَلْیَصُمْہُ ط وَمَنْ کَانَ مَرِیْضًا اَوْعَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ط یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَایُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ وَلِتُکْمِلُوا الْعِدَّۃَ وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَاھَدٰکُمْ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ۔

وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَکٰوۃَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمَرٍ اَوْصَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ عَلَی الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّکَرِ وَالْاُنْثٰی وَالصَّغِیْرِ وَالْکَبِیْرِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَاَمَرَبِھَا اَنْ تُؤَدّٰی قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَاتَمُوْتُنَّ اِلَّاوَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ

الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

خطبہ ثانیہ

۷ مرتبہ تکبیر تشریق

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ لَانَبِيَّ بَعْدَهٗ اَمَّابَعْدُ فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي الْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِيْدِ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً وَّسَلَامًا عَلَيْكَ يَاسَيِّدِيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ خُصُوْصًا عَلٰى اَفْضَلِ النَّاسِ بَعْدَالنَّبِيِّيْنَ بِالتَّحْقِيْقِ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ وَعَلٰى عُمَرَنِ الْفَارُوْقِ وَعُثْمَانَ ذِي النُّوْرَيْنِ وَعَلِيِّنِ الْمُرْتَضٰى وَالْمُجْتَبٰى (كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ الْكَرِيْمَ) وَعَلَى الْحَسَنَيْنِ الْكَرِيْمَيْنِ وَعَلٰى اُمِّهِمَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا) وَعَلٰى عَمَّيْهِ الْمُكَرَّمَيْنِ الْحَمْزَةَ وَالْعَبَّاسِ وَعَلٰى سَآئِرِ فِرَقِ الْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ يَااَهْلَ التَّقْوٰى وَاَهْلَ الْمَغْفِرَةِ ط بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ، وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ط اِنَّهٗ تَعَالٰى مَلِكٌ كَرِيْمٌ، جَوَّادٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ الرَّحِيْمُ اَقُوْلُ قَوْلِيْ هٰذَا اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ وَلِسَآئِرِ

الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ رَّحِیْمٌ۔

۱۴ مرتبہ تکبیر تشریق آخر پر پڑھئے

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

☆☆☆

خطبہ عید الاضحیٰ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ط وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ خَیْرُ الْوَرٰی ط اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ لَاشَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ مَقَامٍ اٰخَرَ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْیَ قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیْٓ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی قَالَ یٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ۝ فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ ۝ وَنَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰٓاِبْرٰهِیْمُ ۝ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْیَا ج اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

marfat.com

اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ○ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ○ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ○ بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ، وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ط اِنَّهٗ تَعَالٰی مَلِكٌ كَرِيْمٌ، جَوَّادٌ بَرٌّ رَّؤُوْفٌ الرَّحِيْمُ○

خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ فَضَّلَ سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمْ عَلَی الْعٰلَمِيْنَ جَمِيْعًا ط وَاَقَامَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِلْمُذْنِبِيْنَ الْمُتَلَوِّثِيْنَ الْخَطَّائِيْنَ الْهَالِكِيْنَ شَفِيْعًا ط فَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط بِالْهُدٰی وَدِيْنِ الْحَقِّ اَرْسَلَهٗ ط اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِيْدِ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً وَّسَلَامًا عَلَيْكَ يَاسَيِّدِیْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ خُصُوْصًا عَلٰی اَفْضَلِ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِيِّيْنَ بِالتَّحْقِيْقِ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا اَبِیْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ وَعَلٰی عُمَرَ نِ الْفَارُوْقِ وَعُثْمَانَ ذِی النُّوْرَيْنِ وَعَلِیِّ نِ الْمُرْتَضٰی وَالْمُجْتَبٰی (كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ الْكَرِيْمَ) وَعَلَی الْحَسَنَيْنِ

marfat.com

الْكَرِيْمَيْنِ وَعَلٰى اُمِّهِمَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا) وَعَلٰى عَمَّيْهِ الْمُكَرَّمَيْنِ الْحَمْزَةَ وَالْعَبَّاسِ وَعَلٰى سَائِرِ فِرَقِ الْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ يَااَهْلَ التَّقْوٰى وَاَهْلَ الْمَغْفِرَةِ ط بَارَكَ اللّٰهُ لَنَاوَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ، وَنَفَعَنَاوَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ط اِنَّهٗ تَعَالٰى مَلِكٌ كَرِيْمٌ، جَوَّادٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ط

☆☆☆☆☆

خطبہ نکاح

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِاَنْفُسِنَاوَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَامُضِلَّ لَهٗ وَ مَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَاهَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُاَنْ لَّااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط اَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يٰۤاَيُّهَاالنَّاسُ اتَّقُوْارَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَاوَبَثَّ مِنْهُمَارِجَالًا كَثِيْرًاوَّنِسَآءً ط وَاتَّقُوااللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ط يٰۤاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوااللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَاتَمُوْتُنَّ

marfat.com

اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا ○ بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ، وَنَفَعَنَا وَاِیَّاكُمْ بِالْاٰیٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِیْمِ ○ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ ط سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ○ وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

نسخہ کیمیاء

اگر یہ کتاب آپ کو پسند آئی ہو تو اس کو عام کرنے کے لئے بلکہ اپنے مرحومین کے ایصال ثواب کی نیت سے زیادہ تعداد میں لے کر تقسیم کریں۔ آپ کی دی ہوئی کتاب سے اگر ایک بندہ بھی نمازی بن گیا تو یہ آپ کے لئے صدقہ جاریہ ہو جائے گا۔ عین ممکن ہے کہ آپ کے لئے جنت میں جانے کا یہی سبب بن جائے۔ اگر آپ اپنی دوکان کی مشہوری چاہتے ہیں تو ہم اس سلسلے میں آپ سے تعاون کے لئے تیار ہیں۔ آپ کا نام اور ایڈریس پرنٹ کروا کر اس کتاب میں شامل کر دیں گے۔

برائے رابطہ: ابوالمدنی حافظ حفیظ الرحمٰن قادری

0321/0300-9461943, 0321-9226463

marfat.com

ابو المدنی حافظ حفیظ الرحمن قادری رضوی کی تصانیف

عقائد اور اعمال کی اصلاح کے لئے ان کتابوں کا بھی مطالعہ کریں۔

جن کے مطالعہ سے بے شمار لوگوں کی زندگیوں میں مدنی انقلاب برپا ہوا۔

AL WAHAB
PRINTER
Ghulam Mustafa Attari
0301-4473883